امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی علیہ ما یستحق کے قلم سے

احادیث کی روشنی میں

مترجم

علامہ مفتی حافظ شفقات احمد مجددی

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ لاہور

امام الوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی علیہ ما یستحق کے قلم سے

احادیث کی روشنی میں

مترجم
علامہ مفتی حافظ شفقات احمد مجددی

قادری رضوی کتب خانہ گنج بخش روڈ۔ لاہور
Phone
0333-4383766
042-7213575

☆......☆......☆

نام عربی کتاب ••••-----•••• احکام تمنی الموت

تالیف ••••-----•••• امام ابوالوہابیہ محمد بن عبدالوہاب نجدی

نام کتاب اُردو ••••-----•••• قبروں کے حالات

نام مترجم ••••-----•••• علامہ مفتی حافظ شفقات احمد مجددی

صفحات ••••-----•••• 192

اشاعت اوّل ••••-----•••• 2006ء

اشاعت دوم ••••-----•••• 2009ء

تعداد ••••-----•••• 1100

زیرنگرانی ••••-----•••• چوہدری محمد خلیل قادری

تحریک ••••-----•••• چوہدری محمد ممتاز احمد قادری

ناشر ••••-----•••• چوہدری عبدالمجید قادری

قیمت ••••-----•••• 90/= روپے

ملنے کے پتے

مکتبہ حنفیہ گنج بخش روڈ لاہور

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ لاہور

Hello: 042-7213575, 0333-4383766

اس کتاب کے ترجمہ کی ضرورت کیوں پیش آئی

موجودہ دور میں اکثر و بیشتر ایسے لوگ فوت شدگان کے متعلق کئی طرح کے مسائل میں بڑی شدت سے مخالفت کرتے ہیں۔حتی کہ ان مسائل کو اسلام اور کفر کی بنیاد بنالیا جاتا ہے۔مثلاً فوت شدگان کے متعلق۔میت کے پاس قرآن پاک پڑھنا، ذکراذکار کرنا، میت کو تلقین کرنا ،میت کا حاضرین کو جاننا اور پہچاننا، نماز جنازہ پر دعا کرنا، میت کا جنازہ پڑھنے والوں کو جاننا اور پہچاننا، میت کا زندوں کی بات چیت سننا اور سمجھنا، میت کو پہلے سے فوت شدگان کی طرف کوئی پیغام دینا، اور اس کا اس پیغام کو فوت شدگان تک پہنچا دینا۔فوت شدگان کی روحوں کا زندہ افراد کے خواب میں یا بعض دفعہ بیداری میں آکر حقیقت حال سے باخبر کر دینا۔حتی کہ آئندہ ہونے والے واقعات کے متعلق بھی صحیح صحیح معلومات دے دینا، فوت شدگان کے عذابوں کو زندوں کا بچشم ظاہر دیکھ لینا، فوت شدگان کے ذریعہ سے پہلے سے فوت شدگان کے لیے کوئی چیز بھیجنا، فوت شدگان کے نام پر دنیا میں کوئی چیز دینا اور اس کا فوت شدگان تک پہنچ جانا، فوت شدگان کے نام پر ذکراذکار، صدقہ و خیرات کرنا، ان کا اس سے مستفیض ہونا، فوت شدگان کا زندوں کے ساتھ ہم کلام ہونا وغیرہ۔لیکن ان مسائل کے انکار کرنے والے لوگ تقریباً تمام کے تمام ہی صاحب کتاب ہذا محمد بن عبدالوہاب (نجدی) کو اپنا مقتدا اور پیشوا، مجدد، شیخ الاسلام اور امام مانتے ہیں۔اس لیے یہ کتاب جو کہ مارکیٹ میں تقریباً نایاب ہے۔کا اردو میں ترجمہ کر کے شائع کیا جا رہا ہے تا کہ وہ حضرات اگر ہماری نہیں مانتے تو کم از کم اپنے مجدد ہی کی بات مان لیں جو کہ انہوں نے تمام کا تمام احادیث ہی سے لیا ہے ۔احتیاطاً عربی کتاب بھی ساتھ لف کر دی گئی ہے تا کہ کسی کو کوئی شک نہ رہے۔

میرا نہیں بنتا نہ بن۔ اپنا تو بن (مترجم کتاب ہذا۔ حافظ شفقات احمد نقشبندی مجددی عفی عنہ)

فہرست ترجمہ کتاب احکام تمنی الموت

ب

ن

بسم اللہ الرحمن الرحیم

سب تعریف اللہ تعالیٰ کے لئے جو تمام جہانوں کا پروردگار ہے۔ اے اللہ درود بھیج محمد ﷺ پر اور آپ ﷺ کی آل پر اور آپ ﷺ کے اصحاب پر اور سلام۔

موت کی تمنا کرنا

روایت ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے آپ نے فرمایا۔ کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے تم میں سے کوئی بھی کسی تکلیف آنے کی وجہ سے موت کی آرزو نہ کرے۔ اور اگر کہنا ہی ہو تو یوں کہے۔ اے اللہ جب تک زندگی میرے لئے بہتر ہے مجھے زندہ رکھ اور جب وفات میرے لئے بہتر ہو تو مجھے فوت کر لے۔ اور مسلم شریف میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔ تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے۔ اور موت آنے سے پہلے موت کی دعا نہ کرے۔ کیونکہ جب تم میں سے کوئی مرتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے اور مومن کی عمر بھلائی ہی زیادہ کرے گی۔ اور بخاری شریف میں مرفوعاً حضرت ابو ہریرہ سے روایت ہے کہ تم میں سے کوئی بھی موت کی آرزو نہ کرے۔ اگر وہ نیک ہے تو امید ہے کہ اسکی نیکی اور زیادہ ہوگی۔ اور اگر وہ گناہ گار ہے تو شاید اس کو توبہ نصیب ہو جائے۔ اور احمد اور حاکم کی جابر رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔ موت کی تمنا نہ کرو۔ کیونکہ یہ منظر بڑا ہولناک ہے۔ اور یہ بات نیک بختی میں سے ہے کہ آدمی کی عمر لمبی ہو۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو نیکی کی توفیق عطا کر دے۔ اور حضرت انس رضی اللہ عنہ نے فرمایا اگر حضور ﷺ نے ہمیں موت کی تمنا کرنے سے منع نہ فرمایا ہوتا تو ہم ضرور اسکی تمنا کرتے۔ اور احمد کی روایت میں حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مروی ہے "مگر یہ کہ اس کو اپنے عمل پر پورا بھروسہ ہو" اور

حضرت ابوبکر صدیق رضی اللہ عنہ سے روایت ہے کہ ایک شخص نے عرض کیا۔ یارسول اللہ ﷺ لوگوں میں سے بہتر کون ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور عمل اچھا ہو۔ اس نے عرض کیا کہ لوگوں میں سے بدتر کون ہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا جس کی عمر لمبی ہو اور عمل برا ہو۔ امام ترمذی نے اسکو صحیح کہا ہے۔ حضرت ابوہریرہ رضی اللہ عنہ سے احمد کی روایت میں ہے کہ بنی قضاعہ کی شاخ بلی سے دو مرد رسول اللہ ﷺ پر ایمان لائے پس ان میں سے ایک شہید ہوگیا اور دوسرا ایک سال بعد تک زندہ رہا۔ طلحہ بن عبید اللہ نے کہا میں نے جنت دیکھی تو میں نے دیکھا کہ بعد میں مرنے والا شہید ہونے والے سے جنت میں پہلے داخل کیا گیا ہے۔ پس مجھے اس سے تعجب ہوا۔ پس صبح کو میں نے اپنا خواب رسول اللہ ﷺ سے عرض کیا تو سرکار ﷺ نے فرمایا کیا بعد میں مرنے والے نے ایک رمضان کے روزے زیادہ نہیں رکھے اور کئی ہزار رکعت زیادہ نہیں پڑھیں۔ یعنی پورے ایک سال کی نمازیں اور روزے۔ اور احمد کی جناب طلحہ سے مرفوع روایت ہے کہ اس مومن سے کوئی شخص افضل نہیں ہے جو اسلام میں لمبی عمر دیا جائے بوجہ اسکی تسبیح اور تکبیر اور تہلیل کے۔ اور حدیث الرؤیا میں ہے۔ یا اللہ تو جب کسی قوم کے ساتھ آزمائش کا ارادہ کرے تو مجھے اس فتنہ سے پہلے ہی اپنی طرف اٹھالینا۔ اور مالک نے حضرت عمر سے روایت کی ہے کہ آپ نے دعا کی۔ اے اللہ میری قوت ضعیف ہو چکی ہے اور میری عمر بڑی ہو چکی ہے اور میری رعیت بہت پھیل چکی ہے پس مجھے اپنی طرف بلا لے اس حال میں کہ میں اپنے فرائض کو ضائع کرنے والا اور کوتاہی کرنے والا نہ ہوں۔ بس ایک مہینہ نہ گزرا تھا کہ آپ شہید ہو گئے۔ اور احمد نے علیم کندی سے روایت کی ہے کہ میں ابی عبس غفاری کے ساتھ ایک بلند جگہ پر تھا تو آپ نے ایک قوم کو دیکھا کہ وہ طاعون کے خوف

سے وہاں سے کوچ کر رہے تھے پس آپ نے کہا۔اے طاعون۔ مجھے اپنی طرف پکڑ لے۔آپ نے تین بار یہ الفاظ کہے۔ میں نے کہا آپ یہ کیوں کہتے ہیں ۔کیا رسول اللہ ﷺ نے یہ نہیں فرمایا کہ تم میں سے کوئی بھی موت کی تمنا نہ کرے۔ کیونکہ موت سے عمل منقطع ہو جاتا ہے اوراس کو توبہ کا موقعہ بھی نہیں ملتا پس ابوعبس نے کہا میں نے جناب رسول اللہ ﷺ نے سنا ہے کہ چھ چیزوں سے موت کی طرف جلدی کرو (1) بے وقوفوں کی امارۃ سے ۔(2) اور کثرۃ شرط (3) اور بیع الحکم ،(4) اور خون ریزی کو ہلکا سمجھنا (5) اور قطع رحمی (6) اور وہ گروہ جس نے قرآن کو مزامیر بنالیا ہے۔وہ ایک مرد کو آگے کرتے ہیں تا کہ وہ انہیں غنا کے ساتھ قرآن سنائے۔اگر چہ فقاہت کے لحاظ سے وہ سب سے کم ہو۔اور حاکم نے بھی حسن عن ابن عمر کے ساتھ یہی روایت بیان کی ہے۔اور ابن سعد نے ابو ہریرہ سے بھی یہی روایت بیان کی ہے۔لیکن اس میں خون ریزی کی جگہ گناہوں کو معمولی سمجھنا ہے۔اور طبرانی نے عمرو بن عبسہ سے روایت کی ہے کہ تم میں سے کوئی موت کی تمنا نہ کرے۔ ہاں مگر وہ جس کو اپنے عمل کی صحت پر یقین ہو۔پس جب تم اسلام میں چھ چیزیں دیکھو تو موت کی آرزو کرو۔اگر تیری جان تیرے ہاتھ میں ہو تو اسکو چھوڑ دے پھر مذکورہ بالا چھ چیزیں ذکر فرمائیں۔اور حاکم نے مستدرک میں حضرت ابن عمر سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ مومن کا تحفہ موت ہے۔اور احمد اور سعید نے محمود بن لبید سے مرفوعاً روایت کیا ہے کہ دو چیزیں ایسی ہیں جن کو انسان ناپسند کرتا ہے۔انسان موت کو ناپسند کرتا ہے حالانکہ موت فتنہ سے اس کے لئے بہتر ہے۔اور آدمی مال کی کمی کو بھی ناپسند کرتا ہے حالانکہ جب مال قلیل ہوگا۔تو حساب بھی قلیل ہوگا۔اور ابو نعیم نے عمر بن عبدالعزیز سے نقل کیا ہے کہ تم ہمیشہ کیلئے پیدا کئے گئے ہو۔ ہاں مگر ایک عالم سے دوسری

عالم کی طرف منتقل ہو جاؤ گے۔

والنازعات غرقا کا معنی

اور سعید نے اپنی سنن میں حضرت علی رضی اللہ عنہ سے " **والنازعات غرقا** " کا معنی روایت کیا ہے۔ فرمایا یہ فرشتے ہیں جو کفار کی روحوں کو کھینچ کر نکالتے ہیں اور " **والناشطات نشطا** " وہ فرشتے ہیں جو ارواح کفار کو ناخنوں اور جلد کے درمیان سے کھینچتے ہیں۔ یہاں تک کہ ان کو نکال لیتے ہیں اور " **والسابحات سبحا** " وہ فرشتے ہیں جو مومنوں کی روحوں کو آسمان اور زمین کے درمیان لے کر پرواز کرتے ہیں اور " **فالسابقات سبقا** " وہ فرشتے ہیں جو مومنوں کی روحوں کو بارگاہ خداوندی میں پیش کرنے کے لئے ایک دوسرے پر سبقت کرتے ہیں۔ اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے نقل کیا ہے کہ " **والنازعات غرقا والناشطات نشطا** " یہ کفار کے ارواح ہیں جو کھینچی جاتی ہیں۔ پھر ان کے بند کھولے جاتے ہیں۔ پھر وہ آگ میں ڈال دی جاتی ہیں۔ ان دونوں آیتوں کے متعلق ربیع بن انس کا قول ہے کہ یہ دونوں آیتیں کفار کے متعلق ہیں۔ ان میں کفار کے نزع کی حالت بیان کی گئی ہے۔ ان کی جانیں سختی کے ساتھ نکالی جاتی ہیں۔ جیسے لوہے کی کنگی کو صوف میں کھینچا جائے۔ پس انکی جانیں بڑی سختی سے نکالی جائیں گی اور " **والسابحات سبحا فالسابقات سبقا** " یہ دونوں آیتیں مومنوں کیلئے ہیں۔ اور سدی نے " **والنازعات غرقا** " کے متعلق کہا ہے کہ یہ جان ہے۔ جب وہ سینے میں ڈوب رہی ہو۔

مومن اور کافر کی روح

اور مسلم نے ابن مسعود سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ کو معراج ہوا تو جب

آپ سدرۃ المنتہی تک پہنچے تو آپ سے کہا گیا۔ یہ سدرۃ المنتہی ہے جو لوگ آپ کی پیروی کرتے ہوئے فوت ہوئے ہیں ان کی ارواح یہاں تک پہنچتی ہیں۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے بھی یہ روایت کی ہے۔ اور مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ آپ نے فرمایا جب مومن کی روح بدن سے نکلتی ہے تو دو فرشتے اس کو لے کر اوپر جاتے ہیں پس آپ نے اسکی خوشبو کا ذکر فرمایا کہ آسمان والے کہتے ہیں یہ وہ پاکیزہ روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے۔ اے روح تجھ پر اللہ کی رحمت ہو اور جس جسم میں تو رہی ہے اس پر بھی اللہ کی رحمت ہو۔ پس فرشتے اس کو رب تعالیٰ کی طرف لے جاتے ہیں تو فرمان خداوندی ہوتا ہے اس کو آخری حد تک لے جاؤ۔ اور جب کافر کی روح نکلتی ہے اور آپ نے اسکی بدبو کا ذکر بھی فرمایا اور لعنت کا ذکر بھی فرمایا اور فرمایا کہ آسمان والے کہتے ہیں یہ وہ پلید روح ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے۔ پس کہا جاتا ہے اس کو اس کی آخری حد تک لے جاؤ۔ احمد اور ابن حبان اور حاکم نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ نبی اکرم ﷺ نے فرمایا جب مومن کی موت آتی ہے تو اسکے پاس رحمت کے فرشتے سفید ریشم کا کپڑا لے کر آتے ہیں اور اس کو کہتے ہیں نکل اس حال میں کہ تو بھی راضی ہے اور تجھے راضی بھی کیا جائیگا اللہ تعالیٰ کی رحمت اور خوشیوں کی طرف اور رب کی طرف جو تجھ پر ناراض نہیں ہے۔ پس وہ جان نہایت پاکیزہ کستوری کی خوشبو کی طرح نکلتی ہے۔ یہاں تک کہ اس کو فرشتے ہاتھوں ہاتھ لیتے ہیں اور اس کو سونگھتے ہیں یہاں تک کہ وہ اس کو آسمان کے دروازے پر لاتے ہیں۔ پس وہ کہتے ہیں۔ کیا پاکیزہ خوشبو ہے جو زمین کی طرف سے آئی ہے جب بھی فرشتے کسی آسمان پر پہنچتے ہیں تو ہر آسمان والے یہی کلمات کہتے ہیں یہاں تک کہ اسکو مومنین کے ارواح کے پاس لے جاتے ہیں۔ پس وہ مومن

اس کے آنے سے ایسے خوش ہوتے ہیں جیسے کوئی غائب شدہ آدمی واپس آجائے۔ پس وہ اس سے پوچھتے ہیں فلاں کی کیا حالت ہے۔تو وہ کہتا ہے۔اس کو چھوڑو۔ یہاں تک کہ راحت حاصل کرے۔ کیونکہ وہ تو دنیا کے غم میں محو تھا۔ جب انہیں کہا جائے کہ وہ تمہارے پاس نہیں آیا۔ وہ تو مر چکا ہے۔تو وہ کہنے لگتے ہیں۔ وہ اپنے ٹھکانے ہاویہ میں چلا گیا ہے۔اور کافر کے پاس ٹاٹ لے کر عذاب کے فرشتے آتے ہیں۔ پس اس کو کہتے ہیں۔ نکل آ۔اس حالت میں کہ تو بھی ناراض ہے اور تجھ پر ناراضگی کی جائے گی۔ اللہ کے عذاب کی طرف اور اسکی ناراضگی کی طرف۔ پس وہ نکلتی ہے مردار کی بدترین بدبو کی طرح پس فرشتے کہتے ہیں۔ کیا بدبودار ہوا ہے۔ جب بھی وہ کسی زمین پر آتے ہیں تو یہی کہتے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کو کفار کے ارواح کے پاس پہنچا دیتے ہیں۔ اور ھنا د اور عبد نے اپنی تفسیر میں اور طبرانی نے اپنی سند کے ساتھ۔ جس کے راوی ثقہ ہیں۔ روایت کی ہے کہ عبداللہ بن عمرو نے فرمایا۔ جب کوئی بندہ اللہ کے راستہ میں قتل کیا جاتا ہے۔ پس زمین پر جب پہلا قطرہ اسکے خون کا گرتا ہے اس کے ساتھ ہی اللہ تعالیٰ اسکے تمام گناہ معاف کر دیتا ہے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس کے لیے جنت سے ایک نفیس کپڑا بھیجتا ہے پس اس میں اس کی جان قبض کی جاتی ہے۔ پھر اس روح کو جنتی وجود دیا جاتا ہے۔ پھر وہ فرشتوں کے ساتھ یوں پرواز کرتا پھرتا ہے۔ گویا کہ وہ پیدائش کے دن سے ہی انکے ساتھ تھا۔ یہاں تک کہ اس کو رحمان کے پاس لایا جاتا ہے۔ پس وہ فرشتوں سے پہلے سجدہ کرتا ہے۔ پھر فرشتے سجدہ کرتے ہیں۔ پھر اس کو بخش دیا جاتا ہے۔ اور اس کو پاک کر دیا جاتا ہے۔ پھر حکم ہوتا ہے کہ اس کو شہدا کے پاس پہنچا دو۔ پس وہ شہیدوں کو تروتازہ باغوں اور ریشمی قبوں میں دیکھے گا۔ اور ان کے پاس ایک بیل اور ایک مچھلی دیکھے گا۔ ان کو ہر روز وہ کھانا ملتا ہے جو

پہلے روزانہ ملا کرتا تھا۔ مچھلی جنت کی نہروں میں تیرتی پھرے گی۔ پس جب دوسرا دن ہوگا تو بیل مچھلی کو اپنے سینگوں سے شکار کردے گا پس شہدا اس کا گوشت کھائیں گے اور اس کے گوشت میں جنت کی ہر خوشبو پائیں گے۔ اور بیل رات کو جنت میں چرتا رہے گا وہ جنت کے پھل کھائے گا۔ پس جب صبح ہوگی تو مچھلی اس کو اپنی دم سے مار ڈالے گی۔ پس شہدا اس کا گوشت کھائیں گے۔ پس اس کے گوشت میں جنت کے ہر پھل کا ذائقہ پائیں گے۔ وہ اپنی منازل کی طرف دیکھیں گے اور اللہ تعالیٰ سے قیامت قائم ہونے کی دعا کریں گے۔ اور جب کوئی مومن بندہ فوت ہوتا ہے تو اسکی طرف جنتی کپڑے کا ایک ٹکڑا لے کر دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں۔ اور جنتی پھول اور خوشبو بھی۔ پس وہ دونوں کہتے ہیں۔ اے پاکیزہ جان اللہ کی رحمت اور پھولوں کی طرف نکل آ۔ اور اپنے رب کی طرف۔ جو تجھ پر ناراض نہیں۔ نکل آ۔ پس بہت اچھا ہے جو تو نے آگے بھیجا ہے۔ پس وہ جان ایسے نکلتی ہے جیسا کہ بہترین کستوری کی خوشبو جو تمہارے ناک سونگھتے ہیں۔ اور آسمان کے کناروں پر فرشتے ہوں گے جو کہیں گے۔ سبحان اللہ۔ زمین سے پاکیزہ خوشبو آئی ہے۔ وہ جس دروازہ پر بھی گزرے گا وہ دروازہ اس کیلئے کھول دیا جائے گا اور جو فرشتے بھی اسے ملیں گے۔ اور وہ اس کیلئے رحمت کی دعا کریں گے۔ اور اسکے حق میں شفاعت کریں گے۔ یہاں تک کہ اس کو بارگاہ خداوندی عزوجل میں پیش کیا جائے گا تو فرشتے پہلے سجدہ کریں گے۔ پھر عرض کریں گے۔ اے ہمارے پروردگار۔ یہ تیرا فلاں بندہ ہے۔ یہ فوت ہوگیا ہے۔ اور تو اس کو بہتر جانتا ہے۔ پس رب تعالیٰ فرمائے گا۔ اس کو سجدہ کرنے کا امر کرو۔ پس وہ جان سجدہ کرے گی۔ پھر میکائیل کو بلایا جائے گا۔ پس اس کو کہا جائے گا کہ اس جان کو مومنین کی جانوں کے ساتھ ملا دو۔ پھر میں قیامت کے دن اسکے متعلق تجھ سے

سوال کروں گا۔ پس اس کی قبر کے متعلق حکم ہوتا ہے کہ اس کو وسیع کیا جائے ستر گز لمبائی میں اور ستر گز چوڑائی میں۔ اور اس میں پھول پھینکے جاتے ہیں اور اس میں ریشم کا بستر بچھایا جاتا ہے۔ اور اگر اس کے پاس قرآن میں سے کچھ ہو تو وہ قرآن اس کی قبر کو منور کر دیتا ہے۔ اور اگر اس کے پاس قرآن میں سے پاس کچھ نہ ہو تو اس کے لئے سورج کی طرح کا نور دیا جاتا ہے۔ پھر اس کے لئے جنت کا دروازہ کھول دیا جاتا ہے۔ پس وہ صبح وشام جنت میں اپنا ٹھکانا ملاحظہ کرتا ہے۔ اور جب اللہ تعالیٰ کسی کافر بندہ کو فوت کرتا ہے تو اس کی طرف دو فرشتے بھیجے جاتے ہیں۔ اور اس کی طرف ایک سخت قسم کا کپڑا بھیجا جاتا ہے جو ہر بدبودار شے سے زیادہ بدبودار اور ہر سخت چیز سے زیادہ سخت ہوتا ہے۔ پس وہ فرشتے کہتے ہیں۔ اے خبیث جان۔ جہنم اور عذاب الیم کی طرف نکل۔ اور اس رب کی طرف۔ جو تجھ پر ناراض ہے۔ نکل۔ پس بہت برا ہے جو تو نے آگے بھیجا ہے۔ پس وہ جان ایسے نکلتی ہے جیسے سخت بدبودار شے۔ جو تمہارے ناک نے سونگھی ہے۔ اور آسمان کے کناروں پر فرشتے ہیں۔ جو کہتے ہیں۔ سبحان اللہ۔ زمین کی طرف سے ایک مردار اور خبیث جان آئی ہے۔ اس کے لئے آسمان کا دروازہ نہیں کھولا جائے گا۔ پس اس کے جسم کے متعلق حکم کیا جائے گا۔ پس قبر میں اس پر تنگی کی جائے گی پس اس پر بختی اونٹوں کی طرح کی گردنوں والے سانپ مسلط کئے جائیں گے جو اس کا گوشت نوچیں گے۔ پس وہ اسکی ہڈیوں تک چبا جائیں گے۔ پھر اللہ تعالیٰ اس پر ایسے فرشتے مسلط کرے گا جو گونگے اور بہرے ہوں گے۔ جن کے پاس بڑے بڑے لوہے کے ہتھوڑے ہوں گے۔ وہ اس کو نہ تو دیکھیں گے کہ اس پر رحم کریں۔ اور نہ ہی اس کی آواز سنیں گے کہ رحم کریں۔ پس وہ اس کو سخت ماریں گے اور اس کو مخبوط الحواس کر دیں گے۔ اور اس کے لئے دوزخ کا دروازہ

کھول دیا جائے گا۔ پس وہ صبح وشام دوزخ والا اپنا ٹھکانا دیکھے گا۔ تو وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرے گا کہ مجھے اسی عذاب میں رکھ۔ اور جہنم کے عذاب سے بچا۔ اور بیہقی وغیرہ نے ابو موسیٰ سے روایت کی ہے کہ مومن کی جان اس حالت میں نکلتی ہے کہ وہ کستوری سے زیادہ خوشبودار ہوتی ہے۔ ابوداؤد نے اس حدیث کا اخراج کیا ہے اور اس میں یہ بھی ہے کہ وہ اس دروازہ سے اوپر جائے گی جس دروازہ سے اس کا عمل اوپر جاتا تھا۔ اور آخر میں کافر کے متعلق ذکر ہے۔ کہ اس کو سب زمینوں سے نیچے ''ثری'' میں لوٹا دیا جائے گا۔ اور جناب ابن عباس سے ابن ابی حاتم وغیرہ نے ''**وقیل من راق**'' کے متعلق کہا ہے۔ کہ کہا جائے گا۔ اس بندہ کی روح کو کون اوپر لے جائے گا۔ ملائکہ عذاب یا ملائکہ رحمت۔ اور بخاری اور مسلم میں بھی اس مرد کی حدیث ہے جس کے بارہ میں ملائکہ رحمت اور ملائکہ عذاب کا تنازع مذکور ہے۔

ارواح کی آپس میں ملاقات

اور سعید نے اپنی سنن میں جناب حسن سے روایت کیا ہے کہ جب مومن پر موت آتی ہے تو اس کے پاس پانچ سو فرشتے حاضر ہوتے ہیں۔ پس وہ اس کی روح کو قبض کرتے ہیں اور اس کو لے کر آسمان کی طرف چڑھتے ہیں۔ تو ان سے پہلے فوت شدہ مومنین کے ساتھ ان کی ملاقات ہوتی ہے۔ پس وہ ارادہ کرتے ہیں کہ ان سے کوئی خبر حاصل کریں۔ پس فرشتے ان سے کہتے ہیں۔ اس سے نرمی کرو۔ کیونکہ ابھی ابھی وہ کرب عظیم سے نکلا ہے۔ پھر وہ اس سے خبریں دریافت کرتے ہیں۔ کوئی اپنے بھائی کی خبر دریافت کرتا ہے۔ کوئی اپنے ساتھی کی خبر دریافت کرتا ہے۔ تو وہ کہتا ہے کہ وہ حسب سابق حال پر ہی ہے۔ پھر وہ ایسے انسان کے متعلق پوچھتے ہیں جو اس سے پہلے مر چکا ہے۔ وہ کہتا ہے وہ تمہارے پاس

نہیں آیا؟ تو وہ کہتے ہیں کیا وہ ہلاک ہو چکا ہے؟ پس وہ کہتا ہے ہاں اللہ کی قسم۔ پس وہ کہتے ہیں۔ وہ اپنے ٹھکانے ہاویہ میں چلا گیا ہے۔ اور ہاویہ بھی ایک بری جگہ ہے۔ اور اس میں گرنے والا بھی برا ہے۔ مستدرک حاکم میں ہے کہ ایک صحابی رسول سخت بیمار ہو گئے۔ اور وہ ایسے بے ہوش ہوئے کہ لوگوں نے گمان کیا کہ وہ فوت ہو چکے ہیں۔ یہاں تک کہ کپڑا ان کے منہ پر ڈھانک کر ان کے پاس سے اٹھ کھڑے ہوئے۔ کچھ دیر کے بعد وہ ہوش میں آ گئے۔ اور وہ کہتے ہیں کہ میرے پاس دو فرشتے سخت مزاج درشت رو آئے۔ کہ ہمارے ساتھ چل۔ تیرا فیصلہ عزیز الامین سے کرائیں گے۔ پس وہ اس کو لے کر چلے۔ تو ان کو دو اور فرشتے ملے۔ وہ ان کی نسبت زیادہ مہربان اور رحم دل تھے۔ پس انہوں نے کہا۔ کہ تم کہاں جا رہے ہو؟ انہوں نے کہا اس شخص کا فیصلہ عزیز الامین سے کرانے جا رہے ہیں۔ انہوں نے کہا کہ اس کو چھوڑ دو۔ یہ تو ماں کے پیٹ میں تھا کہ اس کی نیک بختی لکھی گئی تھی۔ پھر اس کے بعد وہ ایک مہینہ تک زندہ رہے پھر وفات پائی۔

موت کے وقت فرشتوں کی حاضری

سعید نے اپنی سنن میں کہا کہ ہمیں سفیان نے عطاء سے روایت بیان کی کہ سلمان کو کستوری ملی۔ پس انہوں نے اپنی عورت کے پاس بطور امانت رکھ دی۔ جب آپ قریب المرگ ہوئے تو آپ نے کہا میری امانت کہاں ہے؟ تو انہوں نے کہا یہ حاضر ہے۔ انہوں نے فرمایا۔ اس کو پانی میں ملاؤ اور میرے بستر کے اردگرد چھڑکو۔ کیونکہ میرے پاس وہ مخلوق حاضر ہو رہی ہے۔ جو کھانا بھی نہیں کھاتے اور پانی بھی نہیں پیتے۔ لیکن خوشبو کو پسند کرتے ہیں۔ اور ابن ابی الدنیا نے مکحول سے روایت کیا ہے کہ حضرت عمر نے فرمایا اپنے قریب المرگ لوگوں کے پاس حاظر رہو اور انہیں نصیحت کرو۔ کیونکہ وہ ایسی چیزوں کو

دیکھ رہے ہوتے ہیں۔ جن کو تم نہیں دیکھتے۔ سعید نے حسن سے انہوں نے حضرت عمر
سے روایت کیا کہ اپنے مرنے والوں کے پاس حاضر رہو اور انہیں لا الہ الا اللہ کی تلقین
کرو۔ اور مطیعین جو کہیں اسے سمجھو۔ کیونکہ انکے لئے امور صادقہ ظاہر ہو چکے ہوتے
ہیں۔ اور انہیں بشارت دی جا چکی ہے۔ اور مکحول سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ ابن ابی
شیبہ نے یزید بن شجرہ صحابی سے روایت کیا ہے۔ کہ مرنے والے کے لئے اسکی موت کے
وقت اسکے سامنے اسکے ساتھیوں کی شکلیں دکھائی جاتی ہیں۔ اگر وہ اہل لھو ولعب ہے تو
انکے ہم کردار دکھائے جائیں گے اور اگر وہ اہل ذکر ہیں تو انہیں اہل ذکر دکھائے جائیں
گے۔ اور ابن ابی الدنیا نے بھی مجاہد سے اسی طرح نقل کیا ہے۔ اور بیہقی نے ایک مرد کا
قول نقل کیا ہے کہ وہ بوقت تلقین کہتا تھا۔ خود پیو اور مجھے پلاؤ۔ اور دوسرے کا قول نقل کیا
''دہ بازدہ'' یعنی بار بار مجھے ہی دو۔ ابن ابی الدنیا نے حنظلہ بن اسود سے نقل کیا۔ انہوں
نے کہا میرا ایک غلام فوت ہو گیا تو وہ بوقت وفات کبھی منہ ڈھانپ لیتا اور کبھی کھول دیتا۔ تو
میں نے مجاہد سے یہ معاملہ پوچھا تو انہوں نے کہا۔ ہمیں یہ بات پہنچی ہے کہ مومن کی روح
اس وقت تک نہیں نکلتی۔ جب تک کہ اس کے اچھے اور برے اعمال اس کے سامنے پیش
نہیں کر دیئے جاتے۔ اور ابن عساکر نے عبدالرحمن سے روایت کیا کہ معاذ بن جبل رضی
اللہ عنہ کے بیٹے کو عام عمواس میں نیز الگا۔ پس وہ فوت ہو گیا۔ تو حضرت معاذ نے صبر کیا
اور اللہ سے ثواب چاہا۔ پس جب ان کی ہتھیلی میں نیز الگا تو انہوں نے کہا۔ پیاری چیز
بوقت ضرورت کام آئی ہے جو نادم ہوا اس کو فلاح نہ ملی۔ پس میں نے کہا۔ معاذ۔ کوئی چیز
آپ نے دیکھی ہے؟ تو آپ نے کہا۔ اللہ تعالیٰ نے بوقت مصیبت میری اچھی تعزیت کا
شکریہ ادا کیا ہے۔ میرے بیٹے کی روح میرے پاس آئی۔ پس اسنے مجھے بشارت دی کہ

نبی کریم ﷺ ملائکہ مقربین، شہداء اور صالحین کی سو صفوں میں میرے پاس تشریف لائے۔اور آپ میری روح پر رحمتیں برسا رہے تھے۔اور مجھے جنت کی طرف لے جا رہے ہیں۔پھر وہ بے ہوش ہو گئے۔پس میں نے اس کو دیکھا۔گویا کہ وہ کسی قوم کے ساتھ مصافحہ کر رہا ہے۔اور کہہ رہا ہے۔مرحبا مرحبا۔میں تمہارے پاس آیا ہوں۔پھر وہ فوت ہو گیا۔پس میں نے اس کو خواب میں دیکھا کہ اس کے ارد گرد ایک ہجوم ہے ہمارے ہجوم کی طرح۔ابلق گھوڑوں پر۔وہ سب سفید لباس پہنے ہوئے ہیں۔اور وہ پکار رہا ہے۔اے سعد۔صرف نیزا مارنے والے اور مطعون کے درمیان والا معاملا ہے۔پھر اسکے بعد کوئی تکلیف نہیں ہوئی۔تمام تعریف اس اللہ کے لئے جس نے ہمیں جنت کا وارث بنایا ہم جہاں چاہیں ٹھکانا بنائیں۔پس عمل کرنے والوں کے لئے اچھا اجر ہے پھر میں بیدار ہو گیا۔

موت کے وقت مومن کو بشارت

بخاری اور مسلم نے عبادہ بن صامت رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔جو شخص اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔اللہ تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔اور جو شخص اللہ تعالی سے ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔تو خدا تعالیٰ بھی اس کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے۔سیدہ عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا۔آقا۔ہم بھی تو موت کو ناپسند کرتے ہیں۔پس آپ ﷺ نے فرمایا یہ بات نہیں۔لیکن مومن کا جب وقت آخر آتا ہے تو اس کو اللہ تعالیٰ کی رضا اور اعزاز کی بشارت دی جاتی ہے۔پس اس کو آگے جانے سے زیادہ کوئی شے محبوب نہیں ہوتی۔تو وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو پسند کرتا ہے۔اور جب کافر کا وقت آخر آتا ہے تو اس کو عذاب اور

سزا کی بشارت دی جاتی ہے۔ پس اس کے نزدیک آگے جانے سے زیادہ کوئی شے ناپسند نہیں ہوتی۔ لہٰذا وہ اللہ تعالیٰ کی ملاقات کو ناپسند کرتا ہے اور اللہ تعالیٰ اس کی ملاقات کو نا پسند کرتا ہے۔ اور آدم بن ابی ایاس نے کہا ہے کہ ہمیں حدیث بیان کی حماد بن ابی سلمہ نے عطاء بن سائب سے۔ انہوں نے عبدالرحمٰن بن ابی لیلیٰ سے۔ آپ نے فرمایا کہ رسول اللہ ﷺ نے یہ آیات تلاوت فرمائیں۔ ''**فلولا اذا بلغت الحلقوم الی اخرہ**'' پھر فرمایا جب انسان کا آخری وقت آتا ہے تو اس کو یہ کہا جاتا ہے۔ پس اگر وہ اصحاب الیمین میں سے ہے۔ تو وہ اللہ کی ملاقات کو پسند کرے گا۔ اس کو احمد نے بھی روایت کیا ہے۔ ابن جریر وغیرہ نے ابن جریج سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے فرمایا۔ جب مومن بندہ فرشتوں کو دیکھتا ہے تو وہ کہتے ہیں کیا ہم تمہیں دنیا کی طرف لوٹا دیں؟ پس وہ کہتا ہے۔ دکھوں اور غموں کے گھر کی طرف۔ مجھے تو اللہ تعالیٰ کے پاس لے چلو۔ اور جب کافر کو فرشتے یہ کہتے ہیں۔ کیا ہم تجھے دنیا میں لوٹا دیں؟ تو وہ کہتا ہے اے میرے رب مجھے دنیا کی طرف لوٹا دے۔ تاکہ میں بقیہ زندگی نیک کام کروں۔ ترمذی اور ابن جریر نے ابن عباس سے روایت کیا کہ جس کے پاس اتنا مال ہو کہ وہ بیت اللہ شریف کا حج کر سکتا ہو۔ یا اس پر زکوٰۃ فرض ہو۔ لیکن اسنے ادا نہ کی ہو۔ تو وہ شخص موت کے وقت دنیا میں واپس آنے کی خواہش کرے گا۔ پس ایک آدمی نے کہا۔ اے ابن عباس۔ خدا سے ڈر۔ دنیا میں واپس جانے کا سوال تو کافر کرے گا۔ ابن عباس نے کہا میں اس بارہ میں قرآن مجید پیش کرتا ہوں۔ تو آپ نے ''**یا ایھا الذین آمنوا لا تلھکم اموالکم**''۔ آخر آیت تک پڑھا۔ ابن ابی حاتم نے حضرت عبادہ سے روایت کیا کہ ''**فروح وریحان**'' میں روح سے مراد ہے رحمت اور ریحان سے مراد ہے

تلقی عندالموت ۔ اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کیا ہے ''فنز ل من حمیم ''یعنی کافر اس وقت تک دنیا سے نہیں جاتا۔ جب تک کہ حمیم کا ایک پیالہ نہ پی لے ۔اور ابن ابی حاتم اور حاکم سے صحیح روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کے اس قول کے بارہ میں ''تحیتھم یوم یلقونہ سلام '' آپ نے فرمایا۔ جب ملک الموت مومن کی جان قبض کرتا ہے۔تو پہلے وہ اسے سلام کہتا ہے۔ اور ابن ابی الدنیا وغیرہ نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب ملک الموت مومن کی جان قبض کرنے کے لئے آتا ہے تو وہ کہتا ہے۔اے بندہ مومن تیرا رب تجھے سلام کہتا ہے۔ اور ابن مبارک اور بیہقی نے محمد بن کعب سے روایت کی ہے۔کہ جب بوقت آخر مومن کے پاس ملک الموت آتا ہے تو وہ کہتا ہے۔اے اللہ کے دوست تجھ پر سلام ہو۔اللہ تعالیٰ تجھ پر سلام بھیجتا ہے۔ پھر آپ نے یہ آیت پڑھی''الذین تتوفا ھم الملائکۃ طیبین یقولون سلام علیکم ''اور ابن جریر وغیرہ نے ضحاک سے لھم البشری فی الحیوۃ الدنیا وفی الآخرۃ' کے متعلق پوچھا۔تو آپ نے فرمایا۔اس سے مراد قبل الموت ہے۔اور ابن ابی الدنیا نے مرفوعاً حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ''فی الحیوۃ الدنیا '' سے مراد اچھے خواب ہیں جو مومن دیکھتا ہے تو وہ دنیا میں خوش ہوتا ہے۔اور''فی الآخر ۃ '' سے مراد بشارۃ عندالموت ہے۔ کہ فرشتہ مومن کو کہتا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے تجھے بھی بخش دیا ہے اور جو لوگ تیرا جنازہ اٹھا کر قبر کی طرف لے جائیں گے انکو بھی بخش دیا ہے۔اور بیہقی نے مجاہد سے نقل کیا کہ تتنزل علیھم الملائکۃ' یہ موت کے وقت کے متعلق ہے۔اور ابن ابی حاتم نے مجاہد سے نقل کیا کہ''الاتخافوا '' سے مراد موت اور امر آخرۃ ہے اور''ولا تحزنوا '' سے مراد وہ ہے جو کچھ پیچھے چھوڑ کر جارہا ہے۔یعنی بچے اور دیگر گھر والے اور

دین ۔ کیونکہ اللہ تعالیٰ مومن کی ان چیزوں پر خود اس کا خلیفہ ہوگا۔ اور ان ہی سے روایت ہے کہ زید بن اسلم کا اس آیت کے متعلق فرمان ہے کہ مومن کو بشارۃ دی جائے گی۔ اس کی موت کے وقت ۔ اور اس کی قبر میں بھی ۔ پس وہ جنت میں ہوگا اور بشارۃ کی خوشی اس کے دل سے ختم نہیں ہوگی ۔ اور سفیان نے کہا کہ مومن کو تین وقت بشارت دی جائے گی۔ (1) موت کے وقت اور (2) جب وہ قبر سے نکلے گا اور (3) جب قیامت کی گھبراہٹ ہوگی ۔ اور مسلم میں ابو ہریرہ سے مرفوعاً روایت ہے کہ کیا تم دیکھتے نہیں کہ جب آدمی مرتا ہے تو اسکی آنکھیں پھٹی پھٹی رہتی ہیں ۔ لوگوں نے کہاں ہاں ۔ تو آپ نے فرمایا پس اس وقت آنکھیں جان کا پیچھا کرتی ہیں ۔ ابن جریر اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے روایت کیا کہ اللہ تعالیٰ کے اس فرمان (**ثم یتوبون من قریب**) میں قریب سے مراد یہ ہے کہ ملک الموت دیکھنے سے پہلے پہلے۔

میت اپنے پاس والوں کو پہچانتی ہے

احمد وغیرہ نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا کہ میت پہچانتی ہے کہ کون اسے غسل دے رہا ہے اور کون اسے کفن پہنا رہا ہے اور کون اسے قبر میں اتار رہا ہے۔ اور ابو نعیم وغیرہ نے عمرو بن دینار سے روایت کی ہے کہ کوئی بھی میت جب مرتی ہے تو اسکی روح فرشتے کے ہاتھ میں ہوتی ہے۔ تو وہ اپنے جسم کی طرف دیکھتی ہے کہ اسے کیسے غسل دیا جاتا ہے اور کیسے کفن پہنایا جاتا ہے اور اسے کس طرح لے جایا جاتا ہے اور اس کو کہا جاتا ہے۔ جب کہ وہ چارپائی پر ہوتا ہے۔ لوگ جو تیری تعریف کر رہے ہیں وہ سن اور ابن ابی الدنیا نے بھی تابعین کی ایک جماعت سے یہی معنیٰ نقل کیا ہے۔ اس میں "بید ملک" بغیر اضافت کے ہے۔

حضور ﷺ کا مقتولین بدر سے کلام

اور شیخین نے انس سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ مقتولین بدر کے پاس کھڑے ہوئے اور فرمایا۔اے فلاں بن فلاں۔اے فلاں بن فلاں۔کیا تم نے خداتعالیٰ کے وعدہ کو حق پالیا ہے؟ میں نے تو اپنے رب کے وعدہ کو حق پالیا۔تو حضرت عمر نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ۔آپ ایسے جسموں سے کس طرح کلام فرماتے ہیں جن میں روح نہیں ہیں؟ تو حضور ﷺ نے فرمایا۔میری بات کو تم ان سے زیادہ نہیں سن رہے۔لیکن وہ مجھے جواب دینے کی طاقت نہیں رکھتے۔

جنازے کے وقت میت کی پکار

اور شیخین ہی کی مرفوع روایت۔عن ابی سعید ہے۔کہ جب جنازہ اٹھایا جاتا ہے اور لوگ اسے اپنے کندھوں پر اٹھا لیتے ہیں۔پس اگر میت نیک ہوتی ہے تو کہتی ہے۔مجھے آگے لے چلو۔اور اگر میت بدکار ہو تو وہ کہتی ہے۔ہائے ہلاکت۔پس انسان کے علاوہ ہر شے اس کی آواز کو سنتی ہے۔اور اگر انسان سن لے تو مر جائے۔سعید نے اپنی سنن میں ابن عقلہ۔سے روایت کی ہے کہ فرشتے جنازہ کے آگے آگے کہتے جاتے ہیں۔فلاں نے آگے کیا بھیجا ہے۔اور لوگ کہتے ہیں کہ فلاں نے پیچھے کیا چھوڑا ہے۔

اعمال کے لئے آسمان میں دروازے

اور ترمذی اور ابن ابی حاتم وغیرہ نے حضرت انس سے مرفوعا بیان کیا ہے کہ ہر انسان کے لئے آسمان میں دو دروازے ہوتے ہیں۔ایک دروازہ سے اس کا عمل اوپر جاتا ہے اور دوسرے دروازہ سے اس کا رزق نیچے آتا ہے پس جب مومن بندہ فوت ہو جاتا ہے تو

وہ دونوں دروازے اس پر روتے ہیں۔ اور ابن جریر نے ابن عباس سے روایت بیان کی ہے کہ ان سے "فما بکت علیھم السماء والارض " کے متعلق سوال کیا گیا کہ کیا کسی شخص پر زمین وآسمان بھی روتے ہیں؟ تو آپ نے فرمایا۔ ہاں۔ کیونکہ ہر مخلوق کے لئے آسمان میں ایک دروازہ ہے جس سے اس کا عمل اوپر جاتا ہے اور رزق نیچے آتا ہے جب بندۂ مومن مرجاتا ہے تو وہ دروازہ بند ہوجاتا ہے۔ تو وہ دروازہ روتا ہے اور جس جگہ وہ نماز پڑھتا تھا۔ اور اللہ کا ذکر کرتا تھا۔ وہ جگہ اس بندہ مومن کو نہیں پاتی تو وہ جگہ بھی مومن پر روتی ہے۔ اور چونکہ فرعونیوں کے زمین میں کوئی نیک نشانات نہ تھے۔ اور نہ کوئی بھلائی ان کی طرف سے اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں جاتی تھی۔ تو ن لے نہ تو ان پر زمین روئی اور نہ ہی آسمان رویا۔ اور ابن ابی حاتم وغیرہ نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا ہے کہ جب مومن مرجاتا ہے تو جس زمین پر وہ اللہ تعالیٰ کی عبادت کرتا تھا وہ بھی روتی ہے اور آسمان میں جہاں سے اسکا عمل اوپر جاتا تھا وہ جگہ بھی اس پر روتی ہے۔ پھر آپ نے بطور دلیل پڑھا۔ "فما بکت علیھم السماء والارض " اور ابن جریر نے عطاء سے روایت کی ہے کہ آسمان کا رونا اس کے کناروں کی سرخی ہے۔ اور ابن ابی الدنیا نے بھی حسن اور سفیان سے اسی طرح بیان کیا ہے۔ "کان یقال " کے الفاظ کے ساتھ۔

مسافری کی موت پر بخشش

اور حسن سے روایت ہے کہ جب کوئی مومن بندہ مسافری میں فوت ہوجاتا ہے تو اس کی مسافرانہ حالت پر رحم کرتے ہوئے اللہ تعالیٰ اس پر عذاب نہیں کرتے۔ بلکہ اس پر رحم فرماتے ہیں۔ اور چونکہ اس پر رونے والا کوئی نہیں ہوتا تو اللہ تعالیٰ کے حکم سے اس پر فرشتے روتے ہیں۔ اور ابن جریر وغیرہ نے شریح بن عبید حضرمی سے مرفوعا روایت کیا ہے

کہ جب کوئی مومن کہیں سفر میں اس حالت میں فوت ہو جائے۔ جہاں اس پر رونے والا کوئی نہ ہو۔ تو اس پر زمین و آسمان روتے ہیں۔ پھر آپ نے پڑھا "فما بکت علیھم السماء والارض" پھر آپ نے فرمایا کہ یہ دونوں کافر پر نہیں روتے۔ حاکم وغیرہ نے ابو سعید سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے مدینہ منورہ میں ایک جماعت کو قبر کھودتے ہوئے دیکھا۔ پس آپ نے ان سے اس بارہ میں سوال کیا تو عرض کیا گیا کہ میرا حبیب فوت ہو گیا ہے۔ پس نبی کریم ﷺ نے فرمایا لا الٰہ الا اللہ ۔ وہ زمین و آسمان سے سبقت کر گیا۔ اس مٹی کی طرف جس سے وہ پیدا کیا گیا تھا۔ اور طبرانی نے ابوداود اور ابن عمر سے بھی اس کا معنی روایت کیا ہے۔

نیکوں کے پڑوس میں قبر کا فائدہ

اور ابونعیم وغیرہ نے ابوہریرہ سے روایت کیا ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے اپنے مردوں کو نیک لوگوں کے درمیان دفن کیا کرو۔ کیونکہ میت کو برے پڑوس سے اسی طرح تکلیف ہوتی ہے۔ جس طرح زندہ آدمی کو برے پڑوس سے تکلیف ہوتی ہے۔ اور اسی معنی کی روایت حضرت علی اور ابن عباس رضی اللہ عنہما سے بھی ہے۔

قبر کم گہری رکھنا

اور ابن سعد نے معاویہ بن صالح سے روایت کی ہے کہ جب حضرت عمر بن عبدالعزیز رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا وقت وفات قریب آیا تو فرمایا میری قبر کھودو۔ زیادہ گہری نہ کھودنا کیونکہ بہترین زمین اس کا اعلیٰ حصہ ہے اور بدترین اس کا نچلا حصہ ہے اور ابن عساکر نے آپ ہی سے روایت کی ہے کہ آپ نے اپنے بھائی کی قبر کھودنے والے سے کہا کہ اپنے سر تک یا اپنے کندھے تک کھودنا۔ اس سے زیادہ نہ کرنا۔

دن والے فرشتے رات والوں سے زیادہ رحم دل

اور ابن نجار نے روایت کیا ہے کہ عبدالصمد بن علی نے انہیں حکم کیا۔ کہ اپنے بعض فوت شدہ اہل کے لئے۔ کہ اس کو جلدی کے ساتھ شام سے پہلے پہلے دفن کر دو اور کہا کہ میرے باپ نے میرے دادا سے نبی کریم ﷺ کی حدیث بیان کی ہے ''کہ دن کے فرشتے رات کے فرشتوں سے زیادہ رحمدل ہیں'' ابن بطہ کی آمالی میں ابن عباس سے مرفوعا روایت ہے کہ اللہ تعالیٰ کا ایک فرشتہ ہے جو قبروں کا مؤکل ہے۔ پس جب میت دفن کر دی جاتی ہے اور مٹی ہموار کر دی جاتی ہے اور لوگ واپسی کے لئے پلٹتے ہیں تو وہ فرشتہ قبر کی مٹی سے ایک مٹھی لے کر لوگوں کی پشتوں پر پھینکتا ہے اور کہتا ہے۔ کہ اپنی دنیا کی طرف لوٹ جاؤ اور اپنی موت کو بھول جاؤ

مسافری میں موت۔

اور ابن وہب نے کہا مجھ سے حدیث بیان کی حی بن عبداللہ نے ابی عبدالرحمٰن جیلی سے اسنے ابن عمرو سے آپ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں پیدا ہونے والوں میں سے ایک مرد فوت ہوا تو اس پر رسول اللہ ﷺ نے نماز جنازہ پڑھی اور فرمایا۔ کاش کہ یہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی اور جگہ پر فوت ہوتا۔ تو ایک شخص نے کہا یا رسول اللہ ﷺ یہ کیوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا جب آدمی مرتا ہے تو اس کے مولد سے اس کے خاتمہ والی جگہ تک جنت میں اس کا درجہ ہوتا ہے۔

قبر پر دعا کرنا

اور ابن ابی شیبہ نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ حضرت انس نے اپنے ایک بیٹے کو دفن کیا تو کہا اے اللہ اس کے پہلو سے زمین دور کر دے۔ اور اس کی روح کے لئے آسمان کے دروازے کھول دے۔ اور اس کو اس کے گھر سے بہتر گھر عطا کر۔ اور سعید بن منصور نے

حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جب آپ میت کو قبر میں رکھتے تو فرماتے۔
اے اللہ اس کے پہلو سے زمین کو دور رکھ۔ اور اس کی روح کو اوپر لے جا اور اس کو قبول
فرما۔ اور اپنی طرف سے اس کو رحمت عطا فرما۔ اور ابن ماجہ اور بیہقی نے ابن میسب سے
روایت کیا کہ حضرت ابن عمر ایک جنازہ میں حاضر ہوئے۔ جب اس کو لحد میں رکھا گیا تو
آپ ﷺ نے فرمایا۔ اے اللہ اس کو شیطان اور عذاب قبر سے بچانا۔ جب اس پر قبر
ہموار کر دی گئی تو آپ نے قبر کی ایک جانب کھڑے ہو کر کہا۔ اے اللہ زمین کو اس کے
دونوں پہلوؤں سے دور رکھ اور اس کی روح کو اوپر لے جا اور اپنی طرف سے اس کو اپنی
رضا عطا فرما۔ پھر آپ نے فرمایا۔ میں نے یہ جناب رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے۔ اور
سعید بن منصور نے ابن مسعود سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا رسول اللہ ﷺ قبر
ہموار ہونے کے بعد قبر پر کھڑے ہو کر فرماتے تھے۔ اے اللہ ہمارا ساتھی تیرے پاس
حاضر ہوا ہے اور دنیا کو پیچھے چھوڑ گیا ہے۔ اے اللہ بوقت سوال اس کی زبان کو ثابت رکھنا
۔ اور قبر میں اس کو ایسی مصیبت میں مبتلا نہ کرنا جس کی اس کو طاقت نہ ہو۔

قبر میں میت کو تلقین کرنا

اور طبرانی نے کبیر میں اور ابن مندہ نے ابو امامہ سے رسول اللہ ﷺ سے روایت کیا
ہے۔ کہ جب تمہارے بھائیوں میں سے کوئی فوت ہو جائے اور جب تم اس پر مٹی ہموار کر
چکو۔ تو تم میں سے کوئی ایک آدمی اس کی قبر کے سرہانے کھڑے ہو کر کہے۔ اے فلاں بن
فلاں۔ پس تحقیق وہ سنتا ہے لیکن جواب نہیں دیتا۔ پھر کہے اے فلاں بن فلاں۔ پھر وہ
سیدھا ہو کر بیٹھ جائے گا۔ پھر کہے۔ اے فلاں بن فلاں۔ پس وہ کہے گا ''ارشدنا
رحمک اللہ'' لیکن تم اس کو نہیں سمجھتے پھر وہ کہے۔ وہ چیز یاد کر جس چیز پر تو دنیا سے

رخصت ہوا تھا۔یعنی شھادۃ ان لاالہ الا اللہ وان محمدا رسول اللہ ۔اورتو اللہ تعالیٰ کے رب ہونے پر راضی تھا اور اسلام کے دین ہونے پر اور محمد ﷺ کے نبی ہونے پر اور قرآن کے رہنما ہونے پر۔پس منکر نکیر ایک دوسرے کا ہاتھ پکڑ کر کہیں گے کہ چلو چلیں ۔کیونکہ جس کو اس کی حجت تلقین کر دی گئی ہے۔ہم اس کے پاس نہیں بیٹھتے۔پس اللہ تعالیٰ اس کی طرف سے اس کا وکیل ہے،اس مرد نے عرض کیا۔یارسول اللہ ﷺ اگر اس کی ماں کا نام یاد نہ ہو تو پھر کیا کہے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا۔یافلاں بن حواء کہے۔

میت کو قبر کا دبانا

اور احمد اور حکیم ترمذی اور بیہقی نے حضرت حذیفہ سے روایت کیا کہ ہم نبی کریم ﷺ کے ساتھ ایک جنازہ میں حاضر تھے۔جب ہم قبر کے پاس پہنچے تو آپ اس کے کنارے پر بیٹھ گئے۔پس آپ ﷺ اس میں بار بار نگاہ مبارک ڈالتے تھے۔پھر فرمایا قبر میں مومن کو اس طرح دبایا جاتا ہے کہ اس کے اعضاء ہل جاتے ہیں۔اور احمد اور بیہقی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔قبر کا دبانا حق ہے۔اگر کوئی اس سے نجات پاسکتا تو وہ سعد بن معاذ ہے۔اور احمد اور طبرانی اور بیہقی نے حضرت جابر سے روایت کیا ہے کہ جب حضرت سعد بن معاذ دفن کئے گئے تو حضور ﷺ نے بھی تسبیح کہی اور لوگوں نے بھی طویل تسبیح کہی۔پھر آپ نے تکبیر کہی۔تو لوگوں نے بھی تکبیر کہی۔پھر لوگوں نے عرض کیا یارسول اللہ ﷺ آپ نے تسبیح کیوں کہی؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔اس مرد صالح پر اس کی قبر تنگ ہو رہی تھی۔اس تسبیح اور تکبیر کی برکت سے اللہ تعالیٰ نے اس کی قبر کشادہ کر دی ہے۔اور سعید بن منصور اور حکیم ترمذی اور بیہقی نے ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ سعد بن معاذ کے دفن

والے دن ان کی قبر کے پاس کھڑے ہوئے تھے۔اور فرمایا کہ اگر قبر کے دبانے سے کوئی نجات پاتا تو سعد نجات پاتے۔ان کی قبر تھوڑی دیر کے لئے ان پر ملی تھی۔پھر ان سے علیحدہ ہوگئی۔اور نسائی اور بیہقی نے عبداللہ بن عمر سے روایت کیا ہے۔انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا یہ وہ شخص ہے جس کی موت پر عرش نے بھی حرکت کی تھی۔اور اس کے لئے آسمان کے دروازے کھولے گئے تھے۔اور اس کے جنازہ میں ستر ہزار فرشتے حاضر ہوئے۔قبر اس پر بھی تھوڑی سی تنگ ہوئی تھی پھر کشادہ ہوگئی۔حسن بصری نے کہا کہ عرش نے ان کی آمد پر خوشی کی وجہ سے حرکت کی تھی۔

طہارت کی سستی پر عذاب قبر

اور حکیم ترمذی اور حاکم اور بیہقی نے ابن عمر سے نقل کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ حضرت سعد کی قبر میں داخل ہوئے۔پس جب آپ باہر نکلے تو عرض کیا گیا کہ آپ قبر میں کس وجہ سے ٹھہرے رہے؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔سعد کی قبر نے انہیں تھوڑا سا دبایا تھا۔میں نے دعا کی تو ان کی قبر کشادہ ہوگئی۔اور حکیم ترمذی اور بیہقی نے ابن اسحاق کے طریق سے بیان کیا ہے کہ مجھے بتایا امیہ بن عبداللہ نے کہ انہوں نے سعد کے گھر کے بعض لوگوں سے پوچھا۔کہ تمہیں اس بارہ میں رسول اللہ ﷺ کا کیا فرمان پہنچا ہے؟ پس انہوں نے کہا کہ رسول اللہ ﷺ کے بارہ میں ہمیں بتایا گیا ہے کہ آپ سے اس بارہ میں سوال کیا گیا تو آپ نے فرمایا۔وہ بعض دفعہ پیشاب سے طہارت میں کمی کرتے تھے۔اور طبرانی نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا کہ حضرت زینب بنت رسول اللہ ﷺ کا انتقال ہوا تو ہم بھی آپ کے ساتھ نکلے۔پس ہم نے دیکھا کہ آپ بہت غم ناک ہیں۔پس آپ تھوڑی دیر قبر کے پاس کھڑے رہے اور آپ آسمان کی طرف

دیکھتے رہے۔ پھر آپ قبر میں اترے۔ پس میں نے آپ کو دیکھا کہ آپ کا غم اور زیادہ ہو گیا ہے۔ پھر آپ باہر نکلے تو میں نے دیکھا کہ آپ کا غم دور ہو چکا تھا۔ پس آپ نے تبسم فرمایا۔ پھر ہم نے اس بارہ میں آپ سے سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ قبر تنگ ہوئی اور حضرت زینب کمزور ہوئیں۔ تو یہ بات مجھ پر شاق گزری۔ پس میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی کہ ان پر تخفیف ہو جائے۔ پس اللہ تعالیٰ نے ان پر تخفیف کر دی۔ لیکن قبر نے ان کو دبایا ہے جس کو جن انس کے سوا سب چیزوں نے سنا ہے۔ اور انہوں نے ہی صحیح سند کے ساتھ ابو ایوب سے روایت کیا کہ ایک بچہ دفن کیا گیا۔ تو رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم نے فرمایا اگر ضغطۂ قبر سے کوئی بچ سکتا تو یہ بچہ بچ جاتا۔ اور طبرانی نے اوسط میں روایت کیا ہے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے کہ نبی کریم ﷺ نے ایک بچہ پر یا ایک بچی پر نماز جنازہ پڑہائی۔ پس آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہ اگر کوئی قبر کے دبانے سے نجات پا سکتا تو یہ بچہ نجات پاتا۔ اور سعید بن منصور نے زاذان ابی عمرو سے روایت کیا ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے اپنی صاحبزادی سیدہ رقیہ رضی اللہ عنہا کو دفن کیا تو آپ قبر کے پاس بیٹھ گئے۔ تو آپ کا چہرہ انور متغیر ہوا۔ پھر آپ کی وہ حالت دور ہو گئی۔ صحابہ نے آپ ﷺ سے اس بارہ میں سوال کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ مجھے اپنی بیٹی کی یاد آئی اور اس کی کمزوری اور عذاب قبر کے متعلق۔ تو میں نے اللہ تعالیٰ سے دعا کی تو اس کی تکلیف دور ہو گئی۔ اللہ کی قسم قبر نے اس طرح دبایا ہے کہ زمین اور آسمان کے درمیان والوں نے سنا ہے۔ اور ھناد بن سری نے زہد میں ابن ابی ملیکہ سے روایت کی ہے۔ فرمایا ضغطۂ قبر سے کوئی بھی نہیں بچا۔ یہاں تک کہ سعد بن معاذ بھی نہیں بچے۔ جن کے رومالوں میں سے ایک رومال دنیا و مافیہا سے بہتر ہے۔ حسن سے بھی ھناد نے روایت کیا ہے کہ نبی کریم ﷺ

نے حضرت سعد کے دفن کے وقت فرمایا کہ قبر نے حضرت سعد کو اس طرح دبوچا کہ آپ مثل ایک بال کے ہو گئے۔ پھر میری دعا کی برکت سے ان کو رہائی ملی ۔ وہ بعض دفعہ پیشاب کی طہارت کے معاملہ میں سستی کرتے تھے ۔ اور ابن سعد نے سعید مقبری سے روایت کی ہے کہ جب رسول اللہ ﷺ نے سعد کو دفن کیا۔ تو فرمایا اگر کوئی بھی ضغطۂ قبر سے نجات پاتا تو سعد نجات پاتے حالانکہ ان کو قبر نے اس طرح دبوچا ہے کہ ان کی پسلیاں ہل گئیں ۔ اور یہ پیشاب کے بارہ میں بے احتیاطی کی وجہ سے ہوا۔ اور عبدالرزاق نے مجاہد سے روایت کی کہ سب سے سخت حدیث جو ہم نے رسول اللہ ﷺ سے سنی ہے وہ حضرت سعد اور عذاب قبر کے بارے میں ہے۔ اور ابن ابی الدنیا وغیرہ نے روایت کیا ہے کہ ابن عمر کے غلام نافع کا جب وفات کا وقت آیا تو وہ رونے لگے تو ان سے کہا گیا کہ کیوں روتے ہو؟ تو انہوں نے کہا کہ حضرت سعد اور ضغطۂ قبر یاد آیا ہے۔ اور بیہقی وغیرہ نے ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ ام المومنین حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ جب سے آپ نے منکر نکیر کے آواز اور ضغطۂ قبر کا بیان کیا ہے مجھے کسی چیز سے بھی سکون نہیں ہوتا۔ تو آپ نے فرمایا اے عائشہ منکر نکیر کی آواز مومن کے کانوں میں ایسی ہی ہوتی ہے جیسے کہ آنکھ میں سرمہ۔ اور مومن کو قبر ایسے ہی دباتی ہے جیسے مہربان ماں ۔ جس کے پاس اس کا بیٹا دردسر کی شکایت کرتا ہے۔ لیکن اے عائشہ ہلاکت ہے اللہ تعالٰی کے ساتھ شریک ٹھہرانے والوں کیلئے کہ وہ کس طرح عذاب قبر میں مبتلا ہوتے ہیں۔

قرآن کی وجہ سے عذاب سے نجات

دارمی نے خالد بن معدان سے روایت کی ہے کہ ''الم تنزیل '' اپنے پڑھنے والے کی طرف سے قبر میں جھگڑتی ہے اور کہتی ہے اے اللہ اگر میں تیری کتاب میں سے ہوں تو

میرے پڑھنے والے کے حق میں میری شفاعت منظور فرما۔اور اگر میں تیری کتاب میں سے نہیں ہوں تو مجھے اس میں سے مٹا دے۔اور وہ سورۃ اس وقت پرندے کی طرح ہوگی اور وہ اپنے دونوں پر اس مومن پر پھیلا دے گی۔پس اس کی شفاعت قبول ہوگی۔اور اس شخص کو عذاب قبر سے بچالیا جائے گا۔اور سورہ تبارک الذی بیدہ الملک کے متعلق بھی اسی طرح آیا ہے۔اور حضرت خالد جب تک ان دونوں سورتوں کو پڑھ نہ لیتے۔سوتے نہ تھے۔طبرانی اور بیہقی نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے لا الہ الا اللہ محمد رسول اللہ پڑھنے والوں پر موت کے وقت اور قبروں سے اٹھتے وقت وحشت نہ ہوگی۔

قبر میں سوال

اور ابن جریر نے جویبر سے روایت کی ہے کہ ضحاک بن مزاحم کا چھ دن کا بیٹا فوت ہوگیا۔تو آپ نے فرمایا جب میرے بیٹے کو قبر میں رکھو تو اس کا چہرہ کھلا رکھنا اور اس کی گرہیں کھول دینا کیونکہ میرا بیٹا بٹھایا جائے گا اور اس سے سوال کیا جائے گا۔پس میں نے کہا اس سے کس چیز کے متعلق سوال کیا جائے گا۔تو آپ نے فرمایا۔اس اقرار کے متعلق جو اس نے صلب آدم میں کیا تھا۔ابن ماجہ اور حاکم نے مانی مولیٰ عثمان سے روایت کیا کہ حضرت عثمان جب کسی قبر پر کھڑے ہوتے تو اتنا روتے کہ آپ کی داڑھی مبارک بھیگ جاتی۔پس آپ سے کہا گیا کہ جنت اور دوزخ کے ذکر پر تو آپ اتنا نہیں روتے اور قبر کے ذکر پر بہت روتے ہیں۔پس آپ فرماتے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ہے کہ قبر آخرت کی منازل میں سے پہلی منزل ہے پس اگر کوئی اس منزل سے نجات پا گیا تو اس کے لئے بعد کی منازل بھی آسان ہوں گی۔اور اگر یہاں نجات نہ پاسکا تو بعد والی منزلیں تو اس سے بھی

زیادہ سخت ہیں۔اور رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ میں نے قبر سے زیادہ ہولناک منظر کوئی نہیں دیکھا۔اور ابن ماجہ نے براء سے روایت کیا کہ ہم ایک جنازہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ تھے۔تو آپ قبر کے کنارہ پر بیٹھے اور روئے اور دوسروں کو بھی رلایا یہاں تک کہ زمین تر ہوگئی پھر فرمایا۔اے میرے بھائیو اس کے لیے تیاری کرو۔اور احمد اورنسائی نے ابن عمرو سے روایت کی ہے۔آپ نے فرمایا کہ مدینہ منورہ میں ایک مرد فوت ہوگیا۔اس پر رسول اللہ ﷺ نے نماز پڑھائی۔پھر فرمایا کاش یہ اپنی جائے پیدائش کے علاوہ کسی اور جگہ پر مرتا۔ایک مرد نے عرض کیا یارسول اللہ کیوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔جب آدمی اپنی جائے پیدائش کے سوا کسی اور جگہ پر مرتا ہے تو اس کی جائے پیدائش سے لے کر اس کی آخری منزل تک اس کے لئے جنت ناپی جاتی ہے۔

قبر۔جنت یا جہنم

اور ابن ابی الدنیا اور بیہقی نے مرفوعا حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ قبر یا تو جہنم کے گڑھوں میں سے ایک گڑھا ہوتا ہے یا جنت کے باغوں میں سے ایک باغ۔اور ابن ابی شیبہ نے بھی حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے ایک ایسی ہی موقوف روایت بیان کی ہے۔اور احمد اور ابن ابی الدنیا نے وھب سے روایت کی ہے کہ حضرت عیسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام ایک قبر پر کھڑے تھے۔اور آپ کے ساتھ آپ کے حواری بھی تھے۔تو انہوں نے قبر اور اس کی وحشت اور ظلمت اور تنگی کا ذکر کیا۔تو آپ نے فرمایا۔تم اس سے بھی تنگ جگہ میں تھے۔یعنی اپنی ماؤں کے ارحام میں۔پس اللہ تعالیٰ جب ارادہ فرمائے کہ وسعت ہو جائے۔تو وسعت ہو جاتی ہے۔اور ابن ابی الدنیا نے ابی غالب صاحب ابی امامہ سے روایت کی ہے کہ شام میں ایک مرد پر موت کا وقت آ گیا۔تو اس نے اپنے چچا

سے کہا۔ بتاؤ اگر اللہ تعالیٰ مجھے میری ماں کے سپرد کر دے تو وہ میرے ساتھ کیا سلوک کرے گی؟ اس نے کہا کہ وہ تو تجھے یقیناً جنت میں ہی داخل کرے گی۔ اس نے کہا۔ اللہ کی قسم۔ اللہ تعالیٰ میری ماں سے بھی زیادہ مہربان ہے۔ یہ کہہ کر وہ جوان فوت ہو گیا۔ ہم نے کچی اینٹوں کے ساتھ اس کی قبر بنائی۔ اچانک ایک اینٹ گر گئی۔ تو اس کا چچا جھپٹ کر آگے بڑھا۔ پھر پیچھے ہٹ گیا۔ میں نے کہا تیرا کیا حال ہے؟ اس نے کہا کہ اس کی قبر نور سے بھر دی گئی ہے۔ اور حد نگاہ تک کشادہ ہو گئی ہے۔ اور ابوداود وغیرہ نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ جب نجاشی بادشاہ فوت ہو گیا تو ہم آپس میں باتیں کیا کرتے تھے کہ نجاشی کی قبر پر ہمیشہ نور نظر آتا ہے۔ اور تاریخ ابن عساکر میں عبدالرحمٰن بن عمارہ سے روایت ہے کہ جب احنف بن قیس کا جنازہ آیا تو میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے اس کو قبر میں اتارا تھا۔ پس جب ہم اس کی قبر درست کر چکے تو میں نے دیکھا کہ اس کی قبر حد نگاہ تک کشادہ ہو گئی ہے۔ میں نے یہ بات اپنے ساتھیوں سے بیان کی تو وہ اس چیز کو نہ دیکھ سکے جو میں نے دیکھی تھی۔ اور ابراہیم حنفی سے روایت ہے کہ جب ماہان حنفی کو اس کے دروازے پر سولی دی گئی تو ہم رات کو اس کے پاس روشنی دیکھتے تھے۔

جنازہ پڑھنے والے بخشے جاتے ہیں۔ اور عبدالرزاق اور بزار نے اپنی اپنی مسندوں میں ابن عباس سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ مرنے کے بعد مومن کو جو پہلی جزا دی جاتی ہے وہ یہ ہے کہ اس کے جنازہ میں شامل ہونے والے سب لوگوں کو بخش دیا جاتا ہے۔

ذکر و دعا سے قبر میں روشنی

اور مسلم میں حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ یہ قبریں اپنے رہنے والوں کے لئے ظلمت سے بھری ہوتی ہیں۔ بے شک اللہ تعالیٰ میری

دعا یا میری نماز سے ان کو منور کر دیتا ہے۔ اور خطیب اور ابو نعیم نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ عنہ سے روایت کیا کہ جو شخص روزانہ سو بار" لا الہ الا اللہ الملک الحق المبین " پڑھے تو یہ اس کے لئے فقر سے امان ہوگا اور قبر کی وحشت میں انس کا ذریعہ اور اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیے جائیں گے۔ اس کو خطیب نے بھی ابن عمر کی روایت سے نقل کیا ہے۔

علم دین پڑھنے پڑھانے سے قبریں روشن

اور احمد نے زہد میں کعب سے روایت کیا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے حضرت موسیٰ علی نبینا وعلیہ السلام کی طرف وحی کی کہ علم سیکھو اور لوگوں کو سکھاؤ۔ کیونکہ میں علم پڑھانے والوں اور پڑھنے والوں کی قبریں منور کروں گا۔ تاکہ انہیں اپنی قبروں میں وحشت نہ ہو۔ اور سعید نے اپنی سنن میں حسن بصری سے روایت کی ہے کہ حضرت موسیٰ علیہ السلام نے عرض کیا اے میرے پروردگار جو شخص مریض کی عیادت کرے اس کے لیے کیا ثواب ہے؟ تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا۔ اس پر فرشتے مقرر کئے جائیں گے جو اس کی قبر میں اسکی عیادت کریں گے یہاں تک کہ وہ قبر سے اٹھایا جائے۔ اور احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ صرف قیامت کے دن ہی کسی کا محاسبہ نہ ہوگا کہ وہ بخشا جائے گا بلکہ مومن قبر کے اندر ہی اپنا عمل دیکھ لے گا۔

عذاب قبر کے اسباب

اور مسلم نے زید بن ثابت سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا ایک دفعہ نبی کریم ﷺ بنی نجار کے باغ میں خچر پر سوار تھے۔ اچانک وہ بدکا۔ قریب تھا کہ وہ آپ کو گرا دیتا۔ دیکھا تو سامنے چھ یا پانچ یا چار قبریں تھیں۔ حضور ﷺ نے فرمایا ان قبروں والوں کو کون جانتا

ہے؟ ایک آدمی نے کہا میں جانتا ہوں آپ ﷺ نے فرمایا یہ لوگ کب مرے ہیں؟ اس نے کہا یہ حالت شرک میں مرے ہیں۔ تو آپ نے فرمایا یہ گروہ اپنی قبروں میں ابتلا میں گرفتار ہیں۔ اگر یہ خطرہ نہ ہوتا کہ تم مردوں کو دفن کرنا ہی چھوڑ دو گے تو میں اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا کہ عذاب قبر کے سلسلہ میں جو میں سنتا ہوں وہ تم بھی سنو۔ بخاری اور مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کیا ہے کہ قبروں والوں کو عذاب ہوتا ہے۔ جس کو جانور سنتے ہیں۔ اور احمد وغیرہ نے ابو سعید سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ کافر پر اس کی قبر میں ننانویں اژدہا مسلط کئے جائیں گے جو اس کو قیامت تک ڈستے رہیں گے۔ اور احمد نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ کافر پر قبر میں دو سانپ مقرر کئے جائیں گے۔ ایک اس کے سر کی طرف اور ایک اس کے پاؤں کی طرف۔ جو کافر کو قیامت تک کاٹتے رہیں گے۔ اور ابن ابی شیبہ نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ پیشاب سے پاک صاف رہو۔ کیونکہ عموماً قبر کا عذاب اسکی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ اور بیہقی وغیرہ نے حضرت میمونہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا اے میمونہ عذاب قبر سے اللہ تعالیٰ کی پناہ مانگو۔ کیونکہ سخت عذاب قبر غیبت اور پیشاب سے اپنے جسم کو نہ بچانے کی وجہ سے ہی ہوتا ہے۔ اور بیہقی نے قتادہ سے روایت کی ہے کہ عذاب قبر کے تین حصے ہیں۔ ایک ثلث تو غیبت کی وجہ سے ہوتا ہے اور ایک ثلث چغل خوری کی وجہ سے اور ایک ثلث پیشاب میں بے احتیاطی کرنے سے۔ پس ان چیزوں سے بچ کر رہو۔ اور ابن ابی الدنیا نے حویرث بن رباب سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں ایک قبرستان سے گزرا اچانک ایک قبر سے ایک انسان نکلا جو کہ لوہے کے لباس میں جکڑا ہوا تھا۔ اسکے سر اور منہ سے آگ کے شعلے نکل رہے تھے۔ پس اسنے کہا مجھے پانی پلاؤ

مجھے پانی پلاؤ۔ اس کے پیچھے ایک اور آدمی نکلا۔ وہ کہتا تھا کافر کو پانی نہ پلانا۔ پس اس نے اسکو پکڑ لیا اور زنجیر میں باندھ کر اس کو الٹا کیا پھر اس کو کھینچا۔ یہاں تک کہ وہ دونوں اکٹھے پھر قبر میں داخل ہو گئے۔ حویرث نے کہا۔ پھر اونٹنی میرے قابو سے باہر ہو کر دوڑتی رہی۔ یہاں تک کہ عرق ضبیہ میں پہنچ گئی اور بیٹھ گئی۔ پس میں نے اتر کر مغرب اور عشاء کی نمازیں پڑھیں۔ پھر میں سوار ہوا اور صبح کو مدینہ منورہ پہنچا۔ پس میں حضرت عمر کے پاس حاضر ہوا تو میں نے آپ کو یہ واقعہ سنایا۔ حضرت عمر نے فرمایا اے حویرث میں تجھ پر جھوٹ کی تہمت تو نہیں لگاتا۔ لیکن تو نے ایک سخت خبر سنائی ہے۔ پھر حضرت عمر نے اس قبرستان کے دونوں طرف کے ایسے بوڑھوں کو بلایا جنہوں نے جاہلیت کا زمانہ پایا تھا۔ پھر حویرث کو بلایا۔ تو آپ نے کہا۔ حویرث نے مجھے ایک بات سنائی ہے۔ اور میں اس پر غلط بیانی کی تہمت بھی نہیں لگاتا۔ اے حویرث ان کو وہ بات سناؤ جو تو نے مجھے سنائی ہے میں نے انہیں پوری بات سنائی۔ انہوں نے کہا امیر المومنین ہم اس شخص کو پہچان گئے ہیں۔ یہ بنی غفار میں سے ایک مرد تھا جو کہ جاہلیت میں مرا اور وہ اپنے مال میں کسی مہمان کو حصہ دار نہیں سمجھتا تھا۔ اور ابن ابی الدنیا نے عروہ سے روایت کی ہے کہ ایک آدمی سوار ہو کر مکہ اور مدینہ کے درمیان سفر کر رہا تھا۔ وہ جب ایک قبرستان میں سے گزرا تو ایک مرد اپنی قبر سے نکلا۔ جو آگ میں جل رہا تھا۔ اور لوہے میں جکڑا ہوا تھا۔ اس نے کہا اے اللہ کے بندے مجھ پر پانی چھڑک۔ مجھ پر پانی چھڑک۔ پھر اس کے پیچھے ایک اور آدمی نکلا۔ اس نے کہا اس پر پانی نہ چھڑکنا۔ پھر سوار کو غش آ گیا۔ جب صبح کو ہوش آیا تو اس کے بال سفید ہو چکے تھے۔ اس آدمی نے حضرت عثمان رضی اللہ عنہ سے یہ واقعہ بیان کیا تو آپ نے لوگوں کو اکیلے سفر کرنے سے منع فرما دیا۔ اور احمد اور ابن خزیمہ اور نسائی نے ابو رافع

سے روایت کی ہے کہ میں رسول اللہ ﷺ کے ساتھ بقیع میں سے گزرا تو آپ نے فرمایا اف اف۔ میں نے گمان کیا کہ آپ یہ مجھے فرمارہے ہیں۔ تو میں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ مجھ سے کوئی غلطی ہوگئی ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا۔ کیا بات ہے؟ میں نے عرض کیا۔ آپ نے مجھے اف کہا ہے؟ فرمایا نہیں۔ لیکن اس قبر والا فلاں آدمی ہے جس کو میں نے بنی فلاں پر زکوٰۃ وصول کرنے کے لئے بھیجا تھا۔ تو اس مال میں سے اس نے ایک چادر چھپالی تھی۔ اور اب وہ اس جیسی آگ کی چادر میں لپٹا ہوا ہے۔ اور ابن ابی شیبہ نے عمرو بن شرجیل سے روایت کی ہے کہ ایک مرد فوت ہوا۔ جس کے متعلق لوگوں کا گمان تھا کہ یہ پرہیز گار آدمی ہے۔ پس اس کی قبر میں فرشتے آئے۔ انہوں نے کہا ہم تجھے اللہ کے عذاب میں سے سو کوڑے ماریں گے۔ اس نے کہا مجھے کیوں مارتے ہو؟ میں تو متقی اور پرہیز گار تھا۔ پس کہا گیا اچھا پچاس۔ پھر کمی کرتے کرتے ایک کوڑے تک پہنچ گئے۔ تو اس ایک کوڑے سے قبر آگ سے بھڑک اٹھی اور وہ مرد ہلاک ہوگیا۔ پھر اس کو زندہ کیا گیا۔ اس نے کہا مجھے کس جرم میں کوڑا مارا گیا ہے؟ انہوں نے کہا تو نے ایک دن بغیر وضو کے نماز پڑھی تھی۔ اور تو ایک مظلوم پر گزرا تھا جو تجھے مدد کے لئے پکارتا رہا۔ لیکن تو نے اس کی مدد نہ کی۔ اس کو طحاوی اور ابو الشیخ نے مرفوعاً روایت کیا ہے۔

آخرت کے عذاب کی چند قسمیں

اور بخاری نے حضرت سمرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ اکثر فرمایا کرتے تھے کیا تم میں سے کسی نے کوئی خواب دیکھا ہے؟ تو ایک دن آپ ﷺ نے فرمایا آج رات دو آنے والے میرے پاس آئے۔ پس انہوں نے مجھے کہا چلئے۔ تو میں ان کے ساتھ چلا۔ تو وہ مجھے ارض مقدسہ کی طرف لے گئے۔ تو ہم ایک مرد کے پاس آئے جو لیٹا

ہوا تھا۔اور دوسرا آدمی اس کے سر پر پتھر لے کر کھڑا تھا۔ جب وہ پتھر اس کے سر پر مارتا تو اس کا سر پاش پاش ہو جاتا۔ پس پتھر ایک طرف لڑھک جاتا۔تو وہ آدمی پتھر کے پیچھے جا کر اس کو پکڑ لیتا۔ اس کے واپس آنے تک اس کا سر صحیح ہو جاتا تھا۔ پھر وہ اسی طرح کرتا۔ جس طرح کہ پہلی بار کیا تھا۔ میں نے ان سے کہا سبحان اللہ۔ یہ دونوں کون ہیں؟ ان دونوں نے کہا آپ آگے چلیں ۔تو ہم آگے چلے ۔تو ہم ایک ایسے مرد کے پاس آئے جو لیٹا ہوا تھا اور ایک دوسرا آدمی لوہے کی سلاخیں لے کر اس کے سر پر کھڑا تھا پس وہ اس کے منہ کے ایک جبڑے اور ناک اور آنکھوں تک چیرتا چلا جاتا۔ پھر وہ منہ کی دوسری جانب متوجہ ہوتا تو اس کے ساتھ بھی وہی معاملہ کرتا جو پہلے حصہ کے ساتھ کیا تھا۔ پس وہ اس جانب سے فارغ نہ ہوتا تھا کہ پہلی جانب ٹھیک ہو چکی ہوتی ۔ پھر وہ اس کی طرف لوٹتا پس اس کے ساتھ وہی کچھ کرتا جو پہلے کیا تھا۔ میں نے کہا سبحان اللہ۔ یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا آپ آگے چلیں ۔ پس ہم چلے ۔ پھر ہم ایک تنور نما جگہ پر آئے تو اس میں شور اور آوازیں تھیں ۔ہم اس پر جھانکے تو اس میں ننگے مرد اور ننگی عورتیں تھیں ۔ پس جب ان کے نیچے سے بھڑکتی ہوئی آگ کا شعلہ اٹھتا ہے تو وہ آگ سے چمک جاتے ہیں ۔ میں نے کہا یہ کون لوگ ہیں؟ ان دونوں نے کہا آپ آگے چلیں ۔ پھر ہم چلتے ہوئے خون کے رنگ کی ایک نہر پر آئے ۔جس میں ایک تیرنے والا تیر رہا تھا اور نہر کے کنارے پر ایک مرد تھا جس کے پاس بہت سے پتھر تھے ۔تو وہ تیرنے والا شخص تیرتا ہوا جب اس آدمی کے پاس آتا جس کے پاس پتھر ہیں تو یہ اپنا منہ کھولتا تو وہ شخص اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ پھر وہ شخص تیرنے لگتا۔ پھر وہ اس کے پاس آتا اور اپنا منہ کھولتا تو یہ پھر اس کے منہ میں پتھر ڈال دیتا۔ میں نے ان سے کہا یہ دونوں کون ہیں؟ انہوں نے کہا آپ آگے چلیں ۔ پھر ہم

ایک انتہا درجہ کے بدصورت شخص پر آئے ۔جس کے پاس آگ تھی جس کو وہ بھڑکاتا تھا۔
جس کے اردگرد وہ دوڑتا تھا۔ میں نے ان دونوں سے کہا یہ کیا ہے؟ ان دونوں نے کہا
آپ آگے چلیں ۔ پس ہم چلے ۔اور ہم ایک گھنے باغ پر پہنچے ۔جس میں بہار کا موسم تھا۔
اور باغ کے وسط میں ایک لمبے قد والا مرد کھڑا تھا جس کا سر بلندی کی وجہ سے دیکھا نہیں جا
سکتا تھا۔اور اس مرد کے اردگرد ایسے بچے تھے جن کو میں نے پہلے کبھی نہیں دیکھا تھا۔ان
دونوں نے مجھے کہا آپ آگے چلیں ۔ پھر ہم چلے تو ہم ایک ایسے بڑے باغ کی طرف
آئے جس سے زیادہ بڑا اور خوبصورت باغ میں نے کبھی نہیں دیکھا۔انہوں نے مجھے کہا
کہ اس میں چڑھیں ۔ پس ہم اس میں چڑھتے گئے ۔تو ہم ایک ایسے شہر میں پہنچے جس کی
بناوٹ اس طرح تھی کہ اس کی ایک اینٹ سونے کی تھی اور ایک اینٹ چاندی کی تھی ۔تو ہم
اس کے دروازہ کے پاس پہنچے ۔ہم نے دروازہ کھولنے کا مطالبہ کیا تو ہمارے لئے دروازہ
کھول دیا گیا۔ہم اس میں داخل ہو گئے تو ہمیں اس شہر میں کچھ مرد ملے جن کا کچھ حصہ انتہا
درجہ کا خوبصورت تھا اور کچھ حصہ بہت ہی بدصورت ۔ان دونوں نے ان سے کہا چلو اس
نہر میں داخل ہو جاؤ۔ نہر بہت چوڑی تھی اور اس کا پانی سفید تھا اور وہ چل رہی تھی ۔ پس وہ
لوگ گئے اونہر میں داخل ہو گئے پھر وہ ہمارے پاس واپس آئے تو ان کی بدصورتی ختم ہو
چکی تھی اور وہ بہت اچھی صورت میں بدل چکے تھے ۔ان دونوں نے مجھے کہا یہ جنت عدن
ہے اور یہ آپ کا ٹھکانا ہے ۔پس میری نگاہ بلندی کی طرف متوجہ ہوئی تو میں نے دیکھا کہ
ایک محل سفید بادل کی طرح ہے انہوں نے کہا یہ آپ ہی کی منزل ہے ۔میں نے ان سے
کہا خدا تمہیں برکت دے مجھے چھوڑ دو ۔تا کہ میں اس میں داخل ہو جاؤں ۔تو انہوں نے
کہا ابھی نہیں ۔ویسے آپ ہی اس میں داخل ہوں گے ۔ میں نے ان سے کہا آج رات جو

میں نے عجیب مناظر دیکھے ہیں یہ کیا ہیں؟ انہوں نے کہا وہ پہلا مرد جس کا سر پتھر سے کچلا جا رہا تھا وہ ایسا شخص ہے جس نے قرآن مجید پڑھا پھر اس کو چھوڑ دیا۔ اور فرض نماز سے بوجہ غفلت کے سو جاتا تھا۔ قیامت تک اس کے ساتھ یہی عمل ہوتا رہے گا۔ اور وہ مرد جس کا جبڑا اور ناک اور آنکھ گردن تک چیرے جا رہے تھے یہ وہ مرد ہے جو صبح کو اپنے گھر سے نکلتا ہے تو وہ کوئی ایسا جھوٹ بول دیتا ہے جو تمام اطراف میں پھیل جاتا ہے۔ اس کے ساتھ قیامت تک یہی معاملہ ہوتا رہے گا۔ اور جو مرد اور عورتیں۔ ننگے۔ تنور نما جگہ میں تھے تو یہ زانی مرد اور زانیہ عورتیں تھیں۔ اور جو مرد نہر میں تیرتا اور پتھر کھاتا تھا تو وہ سود کھانے والا تھا۔ اور جو مرد ڈراؤنی شکل والا ہے جس کے پاس آگ تھی جس کو وہ بھڑکا رہا تھا تو وہ جہنم کا داروغہ "مالک" تھا۔ اور باغ میں وہ لمبے قد والا شخص۔ تو وہ حضرت ابراہیم علیہ السلام تھے۔ اور جو بچے ان کے پاس تھے تو یہ وہ بچے ہیں جو فطرت اسلام پر فوت ہوئے ہیں۔ لوگوں نے عرض کی یا رسول اللہ ﷺ اور اولاد مشرکین بھی۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا ہاں اولاد مشرکین بھی۔ اور وہ قوم جن کے بعض اعضاء خوش شکل تھے اور بعض اعضاء بدشکل۔ تو یہ وہ لوگ تھے جنہوں نے نیک عمل بھی کئے۔ اور کبھی برے عمل بھی۔ لیکن اللہ تعالیٰ نے ان کی برائیاں ان کی وجہ سے معاف فرما دیں۔ اور میں جبریل ہوں اور یہ میکائیل ہے۔ اور ابن عساکر نے بھی حضرت علی سے اسی طرح کی ایک روایت کی ہے۔ اس میں ہے۔ پس میں گزر رہا تھا تو راستہ میں ایک سیاہ رنگت والا ٹیلا تھا۔ جس پر ایک مخبوط الحواس قوم تھی۔ ان کی پیٹھوں کی طرف سے آگ پھونکی جاتی تھی۔ تو ان کے مونہوں اور نتھنوں اور کانوں اور آنکھوں سے آگ نکلتی تھی۔ اور لوہے کی سلاخوں والے لوگ جو آپ نے دیکھے ہیں۔ پس یہ وہ لوگ ہیں جو پر امن لوگوں کے درمیان چغل خوری

کر کے ان میں فساد کرا دیتے تھے۔ وہ اسی طرح عذاب میں مبتلا رہیں گے۔ یہاں تک کہ آگ میں ڈال دیئے جائیں گے۔ اور وہ قوم جو مخبوط الحواس ہو رہی تھی۔ پس یہ وہ لوگ تھے جو قوم لوط والا عمل کرتے تھے۔ یہ عمل کرنے والا اور کروانے والا۔ ان دونوں کو ہی قیامت تک اسی طرح عذاب ہوتا رہے گا۔ پھر ان کو دوزخ میں ڈال دیا جائے گا۔ اور خطیب نے ابو موسیٰ سے مرفوعا روایت کی ہے کہ میں نے کچھ مرد دیکھے۔ جن کے چمڑے آگ کی قینچیوں سے کاٹے جا رہے تھے۔ میں نے کہا ان کا کیا حال ہے؟ جبریل نے کہا یہ وہ مرد ہیں جو حرامکاری کی طرف بن ٹھن کر جاتے تھے۔ اور میں نے ایک خیمہ دیکھا جس سے بدبو اور چیخوں کی آواز آ رہی تھی۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ اس نے کہا یہ وہ عورتیں ہیں جو حرام کاری کی نیت سے زیب و زینت کرتی تھیں۔ اور بیہقی حدیث معراج میں ابو سعید سے روایت کی ہے۔ کہ آپ ﷺ نے کہا پھر میں تھوڑا اور چلا۔ تو کچھ دستر خوان دیکھے۔ جن پر گوشت کے ٹکڑے پڑے ہوئے تھے۔ جن کے نزدیک کوئی نہیں آتا تھا۔ اور کچھ اور دستر خوان دیکھے جن پر بدبودار گوشت ہے۔ ان کے پاس کچھ لوگ ہیں۔ جو یہ گوشت کھا رہے ہیں۔ میں نے کہا جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا یہ آپ کی امت میں سے وہ لوگ ہیں جو حلال چھوڑ کر حرام کھاتے ہیں۔ پھر میں ایک قوم کے پاس سے گزرا جن کے پیٹ مکان کے برابر ہیں۔ ان میں سے جب کوئی کھڑا ہوتا ہے تو گر پڑتا ہے۔ اور کہتا ہے اے اللہ قیامت قائم نہ کرنا۔ اور وہ آل فرعون کی سواریوں پر ہوں گے۔ اور وہ سواریاں انہیں لتاڑ دیں گی۔ پس میں نے سنا کہ وہ اللہ تعالیٰ کی طرف چیخ و پکار کرتے ہیں۔ میں نے کہا جبریل یہ کون ہیں؟ جبریل نے کہا یہ آپ کی امت کے سود خور ہیں۔ پھر میں تھوڑا آگے چلا تو کچھ لوگ دیکھے۔ جن کے ہونٹ اونٹوں جیسے تھے

۔پس ان کے منہ کھولے جاتے ہیں اور ان میں انگارے ڈالے جاتے ہیں۔ پھر وہ نچلے راستہ سے نکل جاتے ہیں۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ تو جبریل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو ظلما یتیموں کا مال کھاتے ہیں۔ پھر میں تھوڑا اور چلا تو ایک اور قوم نظر آئی۔ جن کے جوانب سے گوشت کاٹا جاتا ہے تو وہ کھا جاتے ہیں۔ پس کہا جائے گا۔ اس کو کھا۔ جیسے تو دنیا میں اپنے بھائی کا گوشت کھاتا تھا۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہا یہ غیبت کرنے والے ہیں۔ اور بیہقی اور ابن عدی نے حدیث اسرا میں ابو ہریرہ سے روایت کی ہے۔ پھر مجھے ایک قوم پر لایا گیا۔ جن کے آگے پیچھے چیتھڑے ہیں۔ اور وہ اونٹ بکری کی طرح چرتے ہیں ۔وہ ضریع اور زقوم اور جہنم کے انگارے اور جہنم کے پتھر کھاتے ہیں میں نے کہا یہ کون ہیں ؟ جس پر کہا گیا کہ یہ وہ لوگ ہیں جو اپنے مالوں میں سے صدقات نہیں نکالتے تھے۔ پھر مجھے ایک قوم پر لایا گیا جن کے آگے ہانڈی میں پکا ہوا گوشت رکھا ہوا ہے اور ایک اور گوشت بھی ہے جو کچا اور خبیث ہے۔ پس وہ کچا اور گلا سڑا گوشت کھا رہے ہیں اور پکا ہوا پاکیزہ گوشت چھوڑ رہے ہیں۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ جبریل نے کہا یہ وہ مرد ہے جو اپنی عورت کے پاس سے اٹھتا ہے۔ جو اس کے لئے حلال تھی۔ پس وہ کسی خبیث عورت کے پاس جا کر رات گزارتا ہے۔ اسی طرح وہ عورت جو اپنے خاوند کے پاس سے اٹھتی ہے۔ جو اس کے لئے حلال ہے۔ پس وہ کسی خبیث مرد کے پاس جا کر رات گذارتی ہے۔ یہاں تک کہ صبح ہو جاتی ہے۔ پھر مجھے ایک مرد کے پاس لایا گیا جس نے لکڑیوں کا ایک گٹھا باندھا ہوا تھا۔ جس کو اٹھانے کی وہ طاقت نہیں رکھتا تھا۔ اور وہ اس پر اور زیادہ جمع کر رہا تھا۔ میں نے کہا یہ کیا ہے؟ جبریل نے کہا یہ وہ آدمی ہے جس کے پاس لوگوں کی امانتیں ہیں۔ جن کا بوجھ وہ نہیں اٹھا سکتا۔ بلکہ وہ اور بوجھ بڑھا رہا ہے۔ پھر مجھے ایک قوم پر لایا

گیا جن کی زبانیں اور ہونٹ لوہے کی قینچیوں کے ساتھ کاٹے جا رہے تھے جب ان کو کاٹ کر چھوڑا جاتا ہے تو وہ پھر پہلے ہی کی طرح صحیح ہو جاتے تھے اور اس میں کچھ بھی کمی نہیں ہوتی تھی۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ کہا گیا۔ یہ فتنہ باز خطباء ہیں۔ ابو داؤد نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے جب مجھے معراج ہوا تو میرا گزر ایسے لوگوں پر ہوا جن کے تانبے کے ناخن تھے جن کے ساتھ وہ اپنے مونہوں کو اور اپنے سینوں کو چھیلتے تھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ جبریل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو لوگوں کا گوشت کھاتے ہیں۔ اور ان کی عزتوں سے کھیلتے ہیں۔ اور تاریخ ابن عساکر میں اس کی سند کے ساتھ عمرو بن اسلم دمشقی سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا۔ ہمارے پاس ایک آدمی سرحد پر فوت ہوا تو اس کو دفن کر دیا گیا۔ تیسرے دن اس کی قبر کھودی گئی تو قبر کی اینٹیں تو اپنی حالت پر کھڑی تھیں۔ لیکن قبر میں کوئی شے نہ تھی۔ اس بارے میں وکیع بن جراح سے پوچھا گیا۔ تو انہوں نے کہا ہم نے حدیث میں سنا ہے جو شخص اس حال میں مرے کہ قوم لوط والا عمل کرتا ہو تو اس کو ان کے پاس بھیج دیا جاتا ہے اور اس کا حشر بھی ان کے ساتھ ہی ہوگا۔ اور ابن ابی الدنیا نے مسروق سے روایت کی ہے کہ جو میت بھی مرتی ہے اور وہ چوری، زنا یا ان جیسے کسی اور کام کا عادی تھا تو اس پر دو سانپ مسلط کئے جاتے ہیں۔ جو اس کی قبر میں اس کو قیامت تک کاٹتے رہیں گے۔ اور ابن خزیمہ اور ابن حبان نے ابوامامہ سے روایت کی ہے۔ اور اس کی سند جید ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ نکلے ہم پر رسول اللہ ﷺ بعد نماز فجر کے اور فرمایا میں نے ایک خواب دیکھا ہے۔ اور وہ حق ہے۔ پس اس کو سمجھو۔ میرے پاس ایک مرد آیا اس نے میرا ہاتھ پکڑا اور مجھے اپنے ساتھ لے کر چلا یہاں تک کہ وہ ایک دشوار گزار لمبے پہاڑ کے پاس آیا اور

مجھے کہا اس پہاڑ پر چڑھو۔ میں نے کہا میں نہیں چڑھ سکتا۔ اس نے کہا میں اس کو آپ کے لئے آسان بنا دیتا ہوں۔ پھر جب بھی میں اپنا قدم اٹھاتا تو ایک درجہ پر رکھتا۔ یہاں تک کہ میں پہاڑ کے اوپر چڑھ گیا پس ہم چلے تو آگے ہم نے کچھ مرد اور کچھ عورتیں دیکھیں ۔جن کے جبڑے شق کئے ہوئے تھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ اس نے کہا یہ وہ لوگ ہیں کہ جو کہتے ہیں وہ کرتے نہیں ہیں۔ پھر ہم چلے تو ہم نے کچھ اور مرد اور عورتیں دیکھیں ۔جن کی آنکھوں میں اور کانوں میں گرم سلائیاں پھیری جارہی تھیں۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ اس نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جن کی آنکھیں وہ کچھ دیکھتی تھیں جو انہیں نہیں دیکھنا چاہیے تھا۔ اور ان کے کان وہ کچھ سنتے تھے جو انہیں نہیں سننا چاہیے تھا۔ پھر ہم چلے تو ہم نے کچھ اور عورتیں دیکھیں جو اپنی ایڑیوں کے ساتھ لٹکی ہوئی تھیں۔ اور ان کے سر الٹے ہوئے ہیں۔ ان کے قدموں کو سانپ کھا رہے ہیں۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ اس نے کہا یہ وہ عورتیں ہیں جو اپنے بچوں کو دودھ نہیں پلایا کرتی تھیں۔ پھر ہم چلے تو ہم نے کچھ اور مرد اور عورتیں دیکھیں۔ جو الٹے لٹکے ہوئے ہیں۔ وہ تھوڑے سے پانی اور کیچڑ کو چاٹ رہے ہیں۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ اس نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو روزہ تو رکھتے تھے لیکن پھر روزہ کھلنے سے پہلے ہی توڑ دیتے تھے۔ پھر ہم چلے تو ہمارے سامنے ایسے مرد اور عورتیں تھیں جن کی شکلیں انتہا درجہ کی قبیح اور ان کے لباس بھی بہت قبیح اور بہت بدبودار تھے۔ گویا کہ غلاظت خانہ کی بو ہے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ اس نے کہا یہ زانی مرد اور زانی عورتیں ہیں۔ پھر ہم چلے تو ہم نے کچھ مردے دیکھے جو بہت پھولے ہوئے اور بہت بدبودار تھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ اس نے کہا یہ کافر مردے ہیں۔ پھر ہم چلے تو ہمارے سامنے کچھ مرد تھے جو ایک درخت کے نیچے تھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ اس

نے کہا یہ مسلمان میتیں ہیں۔ پھر ہم چلے تو ہم نے کچھ لڑکے اور لڑکیاں دیکھیں جو دو نہروں کے درمیان کھیل رہے تھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ اس نے کہا یہ مسلمان بچے اور بچیاں ہیں۔ پھر ہم چلے تو دیکھا کہ ہمارے سامنے کچھ بہت خوبصورت چہروں والے، خوبصورت لباسوں والے اور پاکیزہ خوشبو والے مرد ہیں۔ ان کے چہرے صفائی میں بہت اعلیٰ ہیں۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ اس نے کہا یہ صدیق، شہید اور صالحین ہیں۔ پھر ہم چلے تو ہم نے تین مرد دیکھے جو شراب پی رہے تھے اور گانے گا رہے تھے۔ میں نے کہا یہ کون ہیں؟ اس نے کہا یہ عبداللہ بن رواحہ، زید بن حارثہ اور جعفر بن ابو طالب ہیں۔ اور ابن ابی الدنیا نے روایت کی ہے کہ میں یوسف بن عمر کے پاس بیٹھا ہوا تھا اور ان کے پہلو میں ایک مرد تھا اس کے چہرے کا ایک حصہ گویا لوہے کا تختہ تھا۔ یوسف نے اس کو کہا جو کچھ تو نے دیکھا ہے اس سے بھی بیان کر۔ اس نے کہا میں نے ایک رات ایک انسان کی قبر کھودی۔ جب دفن کے بعد اس پر مٹی ہموار کر دی گئی۔ تو سفید رنگ کے دو پرندے آئے جن کے جسم اونٹ کے مانند تھے۔ ایک اس کے پاؤں کی طرف اور ایک اس کے سر کی طرف بیٹھ گیا۔ پھر انہوں نے قبر کھودی۔ ان میں سے ایک قبر میں اترا اور دوسرا قبر کے کنارہ پر بیٹھا رہا۔ میں بھی آ کر قبر کے کنارہ پر بیٹھ رہا۔ پس میں نے سنا کہ وہ کہہ رہا تھا۔ کیا تو اپنے سسرال کے پاس دو کپڑوں میں نہیں آتا تھا جن کو تو نے از رہ تکبر تیار کرایا تھا اور تو متکبرانہ چال چلتا تھا۔ پس اس نے کہا میں بہت کمزور ہوں۔ پس اس نے اس کو ایک ایسی ضرب ماری کہ وہ آدمی پانی اور تیل بن گیا۔ جس سے پوری قبر بھر گئی۔ پھر وہ ٹھیک ہو گیا۔ اس نے پھر وہی بات دہرائی۔ یہاں تک کہ اس کو اس نے اسی طرح کی تین ضربیں ماریں۔ پھر اس نے نظر اٹھائی اور مجھے دیکھا تو کہا دیکھو وہ کہاں بیٹھا ہوا ہے۔ اللہ

اس کو اوندھا کرے۔ پھر اس نے میرے منہ کی ایک جانب تھپڑ مارا۔ تو میں ساری رات گرا رہا۔ صبح کو میں اسی حال میں تھا جیسے تم مجھے دیکھ رہے ہو۔

سنت کی مخالفت پر موت

اور ابن ابی الدنیا نے اسحاق فزاری سے روایت کی ہے کہ اس کے پاس ایک مرد آیا۔ اس نے کہا کہ میں قبریں کھودا کرتا تھا۔ میں نے کچھ لوگوں کو دیکھا کہ ان کے منہ قبلہ سے پھرے ہوئے تھے۔ یہ بات امام اوزاعی کے پاس لکھ کر بھیجی گئی کہ یہ کیا معاملہ ہے؟ تو آپ نے فرمایا یہ ایسے لوگ ہیں جن کی موت سنت کی مخالفت کی حالت میں ہوئی ہے۔

ابن زیاد بد بخت کا انجام

ترمذی نے اپنی تصحیح کے ساتھ عمارہ بن عمیر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جب عبید اللہ بن زیاد قتل ہوا تو اس کا سر اور اس کے ساتھیوں کے سر لائے گئے تو ان کو ایک میدان میں ڈالا گیا۔ تو ایک بڑا سانپ آیا۔ تو لوگ اس کے ڈر سے بھاگ گئے۔ تو وہ تمام سروں کے درمیان پھرا۔ یہاں تک کہ عبید اللہ بن زیاد کے نتھنوں میں داخل ہو گیا۔ پھر اس کے منہ سے نکلا۔ پھر اس کے منہ میں داخل ہوا۔ اور اس کے ناک کے راستہ باہر نکلا۔ پھر اس نے چند بار یہی کام کیا پھر چلا گیا۔ وہ پھر لوٹ کر آیا اور پھر اس نے اس کے ساتھ یہی معاملہ کیا۔ کئی بار اس نے تمام سروں کے درمیان میں سے ابن زیاد کے سر کے ساتھ ہی یہ سلوک کیا۔ کسی کو پتہ نہ چلا کہ وہ سانپ کہاں سے آیا تھا اور کدھر چلا گیا۔

برے اعمال سانپ بن جاتے ہیں

اور بیہقی نے شعب میں عبد الحمید بن محمود معولی سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میں

حضرت ابن عباس کے پاس بیٹھا ہوا تھا۔ تو ان کے پاس ایک قوم آئی۔ انہوں نے کہا ہم نکلے اور ہمارے ساتھ ہمارا ایک ساتھی بھی تھا۔ ہم جب ذات الصفاح پر پہنچے تو ہمارا وہ ساتھی فوت ہو گیا۔ ہم نے اس کی تیاری کی۔ پھر ہم چلے اور اس کی قبر کھودی اور اس کی لحد تیار کی۔ جب ہم لحد کی تیاری سے فارغ ہوئے تو ہم نے دیکھا کہ اس کی لحد میں ایک سیاہ رنگ کا سانپ ہے۔ جس نے پوری قبر کو بھر دیا ہے۔ ہم نے اس قبر کو چھوڑ دیا۔ اور دوسری جگہ اور قبر کھودی۔ جب ہم فارغ ہوئے تو دیکھا کہ اس میں بھی ویسا ہی سانپ ہے۔ جس نے پوری قبر بھر دی ہے۔ ابن عباس نے کہا یہ اس کا عمل ہے جو وہ کیا کرتا تھا۔ جاؤ اور ان میں سے کسی قبر میں اس کو دفن کر دو۔ اللہ کی قسم اگر تم ساری زمین کو بھی اس کی قبر کے لئے کھودو گے تو اس میں یہی کچھ پاؤ گے۔ پھر ہم چلے اور ان میں سے ایک قبر میں ہم نے اس کو دفن کر دیا۔ جب ہم لوٹ کر واپس آئے تو ہم نے اس کی بیوی سے پوچھا کہ تیرے خاوند کا عمل کیا تھا۔ اس نے کہا۔ وہ طعام بیچا کرتا تھا پس اس میں سے ہر روز اپنے گھر والوں کی روزی (اپنا حصہ) لیتا تھا پھر اس میں سے اور بھی لے لیتا تھا۔ اور وہ بھی اپنے مال میں ڈال لیتا تھا۔

حضرت علی کے قاتل کا عذاب

اور تمام نے اپنی روایت کے ساتھ عصمہ عبادانی سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا میں بعض جنگلوں میں پھر رہا تھا کہ میں نے ایک خانقاہ دیکھی جس میں ایک عبادت خانہ تھا جس میں ایک راہب رہتا تھا۔ میں نے اس سے کہا کوئی عجیب بات بتا۔ جو تو نے یہاں دیکھی ہے۔ اس نے کہا ٹھیک ہے۔ اس نے کہا ایک دن میں نے ایک سفید رنگ کا پرندہ دیکھا جو کہ شتر مرغ کی شکل تھا۔ اور وہ اس پتھر پر آکر بیٹھ گیا۔ پس اس نے ایک سر کی قے

کی ۔پھر ایک پاؤں کی ۔پھر ایک پنڈلی کی ۔جب وہ کسی عضو کی قے کرتا تو بجلی کی تیزی کے ساتھ وہ دوسرے عضو سے مل جاتا ۔یہاں تک کہ وہ ایک مکمل مرد بیٹھا ہوا نظر آیا۔ جب وہ اٹھنے کا ارادہ کرتا تو وہ پرندہ اس کو ٹھونگا مار کر اس کے اعضا کاٹ دیتا۔پھر لوٹتا ہے تو اس کو نگل جاتا ہے۔کئی دن اسی طرح ہوتا رہا۔میرا تعجب بہت بڑھا اور اللہ تعالیٰ کی عظمت کے ساتھ میرا یقین اور زیادہ ہوا۔اور مجھے معلوم ہو گیا کہ ان جسموں کے لئے دوبارہ زندگی ہے۔پس ایک دن میں اس کی طرف متوجہ ہوا اور میں نے کہا۔اے پرندے میں تجھے اس اللہ تعالیٰ کا واسطہ دے کر کہتا ہوں جس نے تجھے پیدا کیا اور زندگی عطا کی کہ کچھ دیر کے لئے رک جا۔تاکہ میں اس سے سوال کروں ۔اور وہ مجھے اپنا قصہ بتائے۔ پرندے نے مجھے واضح عربی زبان میں جواب دیا اور کہا۔میرے رب کے لئے بادشاہی ہے اور اسی کے لئے بقا ہے۔وہی سب کو فنا کرتا ہے اور وہی سب کو باقی رکھتا ہے۔میں ایک فرشتہ ہوں اللہ تعالیٰ کے فرشتوں میں سے ۔اور اس کے جرموں کی وجہ سے اس پر مقرر کیا گیا ہوں۔پس میں اس کی طرف متوجہ ہوا تو میں نے کہا اے اپنی جان کے ساتھ زیادتی کرنے والے تیرا کیا قصہ ہے؟ اور تو کون ہے؟ اس نے کہا میں حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ کا قاتل عبدالرحمٰن بن ملجم ہوں۔ جب میں نے آپ کو شہید کیا اور میرا روح اللہ تعالیٰ کے سامنے حاضر ہوا تو مجھے ایک صحیفہ دیا گیا۔جس میں میری پیدائش سے لے کر حضرت علی کی شہادت تک کی تمام باتیں لکھی ہوئی تھیں اور اللہ تعالیٰ نے اس فرشتہ کو قیامت تک کے لئے میرے عذاب پر مقرر کیا ہوا ہے۔ پس وہ میرے ساتھ جو کچھ کرتا ہے تو نے دیکھ لیا ہے۔ جب وہ چپ ہوا تو اس پرندے نے پھر اس کو چونچ ماری جس سے پھر اس کے تمام اعضا کٹ گئے۔پھر اس پرندے نے ایک ایک کر کے اس کے تمام

اعضا نگل لئے۔ پھر یہ کام اسی طرح چلتا رہا۔ امام سیوطی نے کہا ہے کہ اس کی سند میں ابی علی کے سوا کوئی مشکوک شخص نہیں ہے۔ ذہبی نے کہا ہے کہ وہ متہم ہے۔ ابن رجب نے کہا کہ یہ حکایت ایک اور طریق سے بھی مروی ہے۔ جس کو ابن نجار نے اپنی تاریخ میں بیان کیا ہے۔ اسی طرح ابو عبداللہ رازی۔ صاحب السد اسیات نے بھی ابوبکر بن اصبح سے روایت کیا ہے اس نے کہا کہ ہم پر ایک بوڑھا مسافر آیا۔ اس نے کہا کہ میں کئی سال تک نصرانی رہا ہوں۔ اور میں نے بھی اس صومعہ میں عبادت کی ہے۔ اس نے بھی ایسی ہی حکائت بیان کی۔ ابن جوزی نے محمد بن یوسف فریابی سے روایت کی ہے۔ اس نے کہا کہ میں نے ایک صالح مرد ابو سنان سے سنا۔ اس نے کہا کہ میں نے ایک آدمی سے اس کے بھائی کی تعزیت کی تو میں نے اس کو جزع فزع کرتے دیکھا۔ اس نے کہا میں تو جزع اس چیز پر کر رہا ہوں جو میں نے دیکھی ہے۔ جب میں نے اس کو دفن کیا اور اس پر مٹی درست کر دی تو اچانک قبر سے آواز آئی۔ کوئی کہتا ہے "اوہ" میں نے کہا اللہ کی قسم اف کرنے والا میرا بھائی ہے۔ تو میں نے اس پر سے مٹی ہٹائی۔ پس کہا گیا اے اللہ کے بندے قبر نہ کھودو۔ میں نے پھر اس پر مٹی لوٹا دی۔ پس جب میں جانے کے لئے کھڑا ہوا تو پھر آواز آئی "اوہ" میں نے کہا اللہ کی قسم اب تو میں قبر کھول کر ہی رہوں گا۔ تو میں نے قبر کھول دی۔ پس میں نے دیکھا کہ وہ لوہے کے طوق میں جکڑا ہوا ہے اور قبر اس پر آگ بنی ہوئی ہے۔ پس میں نے چاہا کہ میں اس طوق کو کاٹ ڈالوں۔ تو میں نے اپنے ہاتھ سے اس پر ضرب لگائی تا کہ اس کو کاٹوں تو میری انگلیاں ختم ہو گئیں تو اس نے اپنا ہاتھ نکالا جس کی چار انگلیاں ختم ہو چکی تھیں۔ پھر وہ کہنے لگا کہ میں امام اوزاعی کے پاس آیا اور ان سے یہ واقعہ بیان کیا اور میں نے کہا اے ابو عمر۔ یہودی نصرانی اور کفار مرتے ہیں۔ لیکن

ان میں اس جیسا واقعہ نہیں دیکھا گیا۔ آپ نے کہا۔ ہاں ٹھیک ہے۔ ان لوگوں کے جہنمی ہونے میں کوئی شک نہیں ہے۔ لیکن اہل توحید میں تمہیں یہ واقعہ اس لئے دکھایا گیا ہے تا کہ تم عبرت پکڑو۔ ابن قیم نے کہا کہ ہم سے حدیث بیان کی ابوعبداللہ محمد حرانی نے۔ کہ وہ آمد میں عصر کے بعد اپنے گھر سے ایک باغ کی طرف نکلا۔ جب غروب شمس قریب ہوا تو راستہ میں کچھ قبریں آ گئیں ان میں سے ایک قبر آگ کا انگارہ بنی ہوئی تھی۔ جیسے شیشے کی انگیٹھی۔ اور میت اس کے درمیان تھی اس نے کہا میں نے قبر والے کے متعلق پوچھا تو بتایا گیا کہ یہ ٹیکس وصول کرنے والا تھا۔ اور آج ہی مرا ہے۔ ھناد نے زھد میں مجاہد سے تخریج کی ہے کہ مجاہد نے کہا۔ کفار کے لئے ہلکی سی نیند ہے۔ جس میں وہ قیامت تک نیند کا ذائقہ پائیں گے۔ پھر جب اہل قبور کو پکارا جائے گا تو کافر کہے گا۔ ہائے ہماری ہلاکت۔ ہماری خوابگاہوں سے ہمیں کس نے جگا دیا ہے۔ تو اس کے پہلو والا مومن کہے گا یہ وہ ہی دن ہے جس کا رحمٰن نے ہم سے وعدہ کیا تھا اور رسولوں نے بھی سچ فرمایا تھا۔

عذاب قبر سے رکاوٹ

طبرانی وغیرہ نے عبدالرحمٰن بن سمرہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ حضور ﷺ ایک دن ہمارے پاس تشریف لائے تو آپ ﷺ نے فرمایا آج رات میں نے ایک عجیب بات دیکھی۔ میں نے دیکھا کہ ملک الموت میرے ایک امتی کے پاس آیا۔ تا کہ اس کی روح قبض کر لے۔ تو اس کی والدین کی تابعداری آگے آئی تو اس نے ملک الموت کو واپس لوٹا دیا۔ اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جس پر عذاب قبر آ چکا تھا۔ تو اس کا وضو آڑے آ گیا اور اس نے اسے چھڑا لیا۔ اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جس کو شیاطین نے وحشت زدہ کیا ہوا تھا۔ تو اللہ کا ذکر آ گیا اور اس نے اس کو ان سے خلاصی دلائی۔ اور

میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جس کو ملائکہ عذاب نے پکڑ لیا تھا تو اس کی نماز آ گئی اور اس
نے اس کو ان سے چھڑا دیا۔ اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جو پیاس کی وجہ سے زبان
نکالے ہوئے ہانپ رہا تھا۔ جب وہ حوض پر آتا تو منع کر دیا جاتا۔ تو اس کے روزے آ گئے
اور انہوں نے اس کو پانی پلایا اور سیراب کر دیا۔ اور میں نے اپنے ایک امتی کو دیکھا کہ
انبیاء کرام علیھم الصلوٰۃ والسلام حلقہ حلقہ بیٹھے ہوئے ہیں۔ وہ جب بھی کسی حلقہ کے قریب
آتا تو اس کو پیچھے ہٹا دیا جاتا۔ تو اس کا غسل جنابت آ گیا۔ پس اس نے اس کا ہاتھ پکڑا اور
اس کو لا کر میرے پہلو میں بٹھا دیا۔ اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جس کے دائیں بائیں
آگے پیچھے، اوپر نیچے اندھیرا ہی اندھیرا ہے اور وہ اس اندھیرے میں حیران ہے۔ تو
اس کا حج اور عمرہ آ گیا اور ان دونوں نے اس کو اندھیرے سے نکالا اور اس کو نور میں داخل
کر دیا۔ اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جو مومنوں سے کلام کرتا ہے لیکن مومن اس سے
کلام نہیں کرتے تو اس کی صلہ رحمی آئی اور اس نے کہا اے مومنوں کے گروہ۔ اس سے کلام
کرو۔ تو انہوں نے اس سے کلام کیا اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جو اپنے ہاتھ کے
ساتھ آگ کی لپٹوں اور شعلوں سے اپنا منہ بچاتا ہے۔ تو اس کا صدقہ آیا اور وہ اس کے منہ
کا پردہ اور سر کا سایہ بن گیا۔ اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جس کو زبانیہ فرشتوں نے
پوری طرح جکڑ رکھا تھا۔ تو اس کا امر بالمعروف اور نہی عن المنکر آ گیا اور ان دونوں
چیزوں نے اس کو ان سے چھڑا لیا اور اس کو ملائکہ رحمت کے ساتھ داخل کر دیا۔ اور میں
نے اپنا ایک امتی دیکھا جو گھٹنوں کے بل کھڑا تھا اور اس کے اور اللہ تعالیٰ کے درمیان ایک
پردہ تھا۔ تو اس کا حسن خلق آیا اور اس کا ہاتھ پکڑا اور اس کو اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر کر
دیا۔ اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جس کا نامہ اعمال اس کے بائیں ہاتھ کی طرف جھکا

۔تو اس کا خوف خداوندی آگیا اور اس کا نامہ اعمال پکڑ کر اس کے دائیں ہاتھ میں دیے دیا۔ اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جس کی نیکیوں کا پلڑا ہلکا تھا تو چھوٹی عمر میں مرنے والے اس کے بچے آئے اور انہوں نے اسکا ترازو بھاری کر دیا۔ اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جو جہنم کے کنارہ پر کھڑا تھا تو اس کا اللہ تعالیٰ سے ڈرنا آگے آیا تو اس نے اس کو چھڑایا اور وہ چلا گیا۔ اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جو جہنم میں گر گیا تو اس کے وہ آنسو جو کبھی خوف خداوندی سے گرے تھے۔ آ گئے اور انہوں نے اس کو آگ سے نکال لیا۔ اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جو پل صراط پر کھڑا تھا اور کھجور کی ٹہنی کی طرح کانپ رہا تھا۔ تو اللہ تعالیٰ کے ساتھ اسکا حسن ظن آگیا تو اسکی کپکپی دور ہو گئی اور وہ پل صراط سے گذر گیا ۔ اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جو پل صراط پر کبھی پیٹ کے بل گھسٹتا ہے اور کبھی گھٹنوں کے بل گھسٹتا ہے۔ تو اس نے مجھ پر جو درود بھیجا تھا وہ آگیا تو اس نے اس کو کھڑا کر دیا اور وہ پل صراط سے گذر گیا۔ اور میں نے اپنا ایک امتی دیکھا جو جنت کے دروازوں تک تو پہنچ گیا ہے لیکن آگے سے دروازے بند کر دیے گئے ہیں۔ تو اس کے پاس لاالہ الااللہ کی شہادت آگئی تو اس کے لئے جنت کے دروازے کھول دیئے گئے اور اس کو جنت میں داخل کر دیا گیا۔ اور میں نے کچھ لوگ دیکھے جن کے ہونٹ کاٹے جا رہے ہیں۔ میں کہا جبریل یہ کون ہیں؟ اس نے کہا یہ لوگوں کے درمیان چغل خوری کرنے والے ہیں۔ اور میں نے کچھ لوگ دیکھے جو اپنی زبانوں کے ساتھ لٹکے ہوئے ہیں۔ میں نے کہا اے جبریل یہ کون لوگ ہیں؟ جبریل نے کہا یہ وہ لوگ ہیں جو مومن مردوں اور مومن عورتوں پر جھوٹی تہمتیں لگاتے ہیں۔

شہید کو آخرت میں چھ انعام

اور ترمذی نے اپنی تصحیح کے ساتھ اور ابن ماجہ نے مقدام بن معدیکرب سے روایت بیان کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شہید کے لئے اللہ کی بارگاہ میں چھ فضیلتیں ہیں۔ (1) اس کے خون کا پہلا قطرہ گرنے پر اس کی مغفرت ہو جاتی ہے۔ (2) اور جنت میں جو اس کا ٹھکانا ہوگا وہ اس کو فوراً دکھا دیا جاتا ہے۔ (3) اور اس کو عذاب قبر سے بچالیا جاتا ہے۔ اور بڑی گھبراہٹ سے وہ امن میں رہتا ہے۔ (4) اور اس کے سر پر وقار کا تاج رکھا جاتا ہے۔ اور اس تاج کا ایک یاقوت دنیا ومافیھا سے بہتر ہے۔ (5) اور بہتر حورعین کے ساتھ اس کا نکاح کیا جاتا ہے۔ (6) اور ستر قریبی رشتہ داروں کے حق میں اس کی شفاعت قبول کی جاتی ہے۔

میت کا قبر میں نماز پڑھنا

مسلم نے حضرت انس رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ جب معراج کی رات حضرت موسیٰ علیہ السلام پر گذرے آپ نے دیکھا کہ وہ اپنی قبر میں کھڑے ہوکر نماز پڑھ رہے تھے۔ احمد نے عفان سے انہوں نے حماد سے انہوں نے ثابت بنانی سے روایت کیا ہے کہ انہوں نے دعا کی۔ یا اللہ اگر تو نے کسی کو قبر میں نماز پڑھنے کی فضیلت دی ہے تو مجھے بھی قبر میں نماز پڑھنے کا شرف عطا فرمانا۔ اور ابونعیم نے جبیر سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا۔ مجھے اس خدا کی قسم جس کے سوا کوئی معبود نہیں۔ میں نے ثابت بنانی کو لحد میں اتارا اور میرے ساتھ حمید الطویل بھی تھے۔ جب ہم ان کی قبر کی اینٹیں درست کر چکے تو اچانک ایک اینٹ گر گئی تو میں نے دیکھا کہ وہ قبر میں کھڑے نماز پڑھ رہے تھے۔

میت کا قبر میں قرآن کی تلاوت کرنا

ابونعیم اور ابن جریر نے ابراہیم بن مہلبی سے روایت کی ہے۔ انہوں نے کہا مجھے ان لوگوں نے بتایا جو سحری کے وقت چونے کی مزدوری کے لئے جاتے تھے۔ انہوں نے کہا جب ہم ثابت بنانی کی قبر والے : گلی سے گذرتے تو ہم وہاں سے قرآن پڑھنے کی آواز سنتے تھے۔ اور ترمذی نے اس روایت کو حسن کہا ہے کہ ابن عباس رضی اللہ تعالیٰ عنہما نے فرمایا۔ کہ نبی کریم ﷺ کے بعض اصحاب نے ایک قبر پر خیمہ لگایا اور انہیں معلوم نہیں تھا۔ کہ یہاں کوئی قبر ہے۔ تو انہوں نے سنا کہ اس میں کوئی انسان سورہ ملک پڑھ رہا تھا یہاں تک کہ اس نے سورہ ملک ختم کی۔ تو وہ صحابی نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور سارا واقعہ عرض کیا تو آپ ﷺ نے فرمایا یہ سورت مانعہ ہے اور منجیہ ہے۔ اس سورت نے اس کو عذاب قبر سے نجات دلائی ہے۔ نسائی اور حاکم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں سویا تو میں نے اپنے آپ کو جنت میں دیکھا۔ اور نسائی کے لفظ ہیں۔ کہ میں جنت میں داخل ہوا تو میں نے ایک قاری کی آواز سنی جو قرأت کر رہا تھا۔ میں نے کہا یہ کون ہے؟ انہوں نے کہا حارثہ بن نعمان ہے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا نیکی اسی طرح ہی ہوتی ہے۔ نیکی اسی طرح ہی ہوتی ہے۔ نیکی اسی طرح ہی ہوتی ہے۔ اور وہ اپنی ماں کے ساتھ سب لوگوں میں سے بڑھ کر حسن سلوک کرتا تھا۔ اور ابن ابی الدنیا نے حسن سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ جب مومن مر جاتا ہے اور اس نے ابھی پورا قرآن حفظ نہ کیا ہو تو اللہ تعالیٰ اس کے محافظ فرشتوں کو حکم فرماتے ہیں کہ اس کو قبر میں قرآن پڑھاؤ۔ یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے اہل (حافظوں) میں سے اٹھائے گا۔ اور یزید رقاش سے بھی ایسی ہی روایت ہے۔ اور سلفی نے اس کا معنی مراسیل عطیہ عوفی میں سے بھی روایت کیا۔

اچھا کفن پہنانا چاہیئے

اور ابن ابی شیبہ نے ابن سیرین سے روایت کی ہے کہ آپ اچھے کفن کو پسند کرتے تھے۔ اور فرماتے تھے کہ قبروں والے اپنے کفنوں میں ایک دوسرے کی زیارت کرتے ہیں۔ اور مسند ابن ابی اسامہ میں بھی جابر سے مرفوعا اس کا معنی مروی ہے۔ اور اس میں یہ بھی ہے کہ وہ اپنی قبروں میں اس پر خوشی کا اظہار کرتے ہیں اور اس پر آپس میں فخر کرتے ہیں۔ اور ان میں آپس میں ملتے ہیں۔ اور مسلم کی روایت میں ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کے کفن دفن کا والی بنے تو چاہیے کہ وہ اس کو اچھا کفن پہنائے۔ اور ترمذی اور ابن ماجہ اور محمد بن یحییٰ ہمدانی نے اپنی صحیح میں ابو قتادہ سے مرفوعا روایت کی ہے کہ جب تم میں سے کوئی اپنے بھائی کا والی بنے تو اس کو اچھا کفن پہنائے۔ کیونکہ وہ قبروں میں آپس میں ملتے ہیں۔

مرنے کے بعد قبر میں کفن بھیجنا

اور ابن ابی الدنیا نے قابل اعتماد سند کے ساتھ راشد بن سعد سے روایت کی ہے کہ ایک مرد کی بیوی فوت ہوگئی تو اس نے خواب میں کچھ عورتیں دیکھیں۔ لیکن ان کے ساتھ اپنی بیوی نہ دیکھی۔ تو اس نے ان عورتوں سے اپنی بیوی کے متعلق دریافت کیا۔ تو انہوں نے کہا کہ تم نے اس کے کفن میں کوتاہی کی ہے۔ اس لئے وہ ہمارے ساتھ نکلنے سے شرماتی ہے۔ پس وہ مرد نبی کریم ﷺ کے پاس حاضر ہوا اور خواب والا تمام واقعہ عرض کیا۔ تو حضور ﷺ نے فرمایا دیکھو کیا کوئی قابل اعتماد ذریعہ ہے۔ تو وہ مرد انصار کے ایک ایسے مرد کے پاس آیا جو قریب المرگ تھا۔ تو اس نے اسے اپنے واقعہ کی خبر دی۔ انصاری نے کہا۔ بھائی اگر کوئی آدمی مردے کو کچھ پہنچا سکتا ہے تو میں ضرور پہنچاؤں گا۔ چنانچہ جب

انصاری فوت ہو گیا تو وہ مرد۔ دو کپڑے زعفران سے رنگے ہوئے لایا اور اس انصاری کے کفن میں رکھ دیئے۔ جب رات ہوئی تو اس مرد نے پھر کچھ عورتیں دیکھیں اور ان کے ساتھ اس کی عورت بھی موجود تھی۔ اور اس نے وہ دونوں زرد کپڑے ہی پہنے ہوئے تھے ۔ابن جوزی نے محمد بن یوسف فریابی سے روایت کی ہے کہ ایک عورت نے خواب میں اپنی فوت شدہ والدہ کو دیکھا جو اس کے سامنے کفن کی شکایت کر رہی تھی۔ تو انہوں نے محمد بن یوسف کے سامنے یہ قصہ بیان کیا اور اس کے بارہ میں سوال کیا۔ اور اس قصہ میں یہ بھی ہے کہ اس کی ماں نے اپنی بیٹی سے کہا۔ کہ میرے لئے کفن خریدو اور فلاں عورت کے ساتھ بھیج دو۔ (جو مرنے والی ہے) فریابی نے کہا کہ مجھے وہ حدیث یاد آئی جس میں ہے کہ مردے اپنے کفنوں میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں۔ تو میں نے اس کے وارثوں سے کہا۔ کہ اس کے لئے کفن خریدو۔ وہ عورت اسی دن فوت ہو گئی تو انہوں نے اس کے کفن میں یہ کفن بھی رکھ دیا۔ اور ابن ابی شیبہ نے عمیر بن اسود سے روایت کی ہے کہ معاذ بن جبل نے اپنی بیوی کے کفن کے بارہ میں وصیت کی اور خود باہر چلے گئے۔ اور بعد میں وہ فوت ہو گئی۔ ہم نے اس کو اس کے دو پرانے کپڑوں کا کفن پہنا دیا۔ ہم اس کی قبر سے ابھی فارغ ہی ہوئے تھے کہ حضرت معاذ بھی آ گئے۔ اور پوچھا کہ کفن کن کپڑوں کا دیا ہے؟ ہم نے کہا اس کے دونوں پرانے کپڑوں میں۔ تو آپ نے قبر کو کھولا اور نئے کپڑوں کا کفن پہنایا اور فرمایا۔ اپنے مردوں کو اچھے کفن پہنایا کرو کیونکہ وہ ان میں ہی اٹھائے جائیں گے۔ اور ابن ابی الدنیا نے مجاہد سے روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا۔ کہ مرد کو فرشتے قبر میں اس کے بیٹے (اولاد) کی نیکی کی خوشخبری دیتے ہیں۔ اور سدی نے اللہ تعالیٰ کے فرمان 'یستبشرون باالذین لم یلحقوا بھم من خلفھم' کے بارہ میں

فرمایا کہ شہید کے سامنے ایک کتاب لائی جاتی ہے جس میں پہلے شہیدوں کے نام ہوتے ہیں۔اس کے ساتھ اس کو بشارت دی جاتی ہے تو اس کو اس سے ایسی خوشی ہوتی ہے جیسے کہ دنیا میں کوئی غائب آدمی واپس آجائے تو خوشی ہوتی ہے۔

جبریل کا دحیہ کلبی کی شکل میں آنا

اورابن عساکر نے میمون بن مہران کے ذریعہ سے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ سے عرض کی کہ میں نے آپ کو دحیہ کلبی سے رازدارانہ گفتگو کرتے ہوئے دیکھا ہے۔تو میں نے مناسب نہ جانا کہ آپ کی خفیہ ہم کلامی کو میں قطع کروں۔آپ ﷺ نے فرمایا تو نے اس کو دیکھا ہے؟ پھر آپ ﷺ نے فرمایا وہ تو جبریل تھے۔آگاہ ہو جاؤ عنقریب تمہاری بصارت چلی جائی گی۔اوراللہ تعالی اس کو تیری موت کے وقت واپس لوٹا دے گا۔آپ فرماتے ہیں کہ جب عبداللہ بن عباس فوت ہوئے اور چارپائی پر رکھے گئے تو بہت سفید رنگ کا ایک پرندہ آیا اوران کے کفن میں داخل ہو گیا۔لوگوں نے اس کو تلاش کیا تو عکرمہ نے کہا۔کیا کرتے ہو؟ یہ تو ان کے لئے رسول اللہ ﷺ کی بشارت ہے۔اور جب انہیں لحد میں رکھا گیا تو غیب سے ان کو اس کلمہ سے تلقین کی گئی ''یا ایتھا النفس المطمئنۃ ارجعی الی ربک راضیۃ مرضیۃ'' قبر کے کنارے کھڑے لوگوں نے بھی یہ کلمہ سنا۔ابن عساکر نے بھی اسی طرح کی روایت مہدی سے بیان کی ہے کہ انہوں نے کہا مجھے میرے باپ نے بتایا۔انہوں نے اپنے باپ سے۔انہوں نے ان کے دادا سے انہوں نے ابن عباس سے سنا۔اوراس کے آخر میں یہ بھی ہے کہ ہم آپس میں یہ کہا کرتے تھے کہ عبداللہ بن عباس کی موت کے وقت ان کی بصارت لوٹ آئی تھی۔

قبر میں اعمال کے مطابق تبدیلی

اور ابن ابی شیبہ اور سعید اور حاکم نے حذیفہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے موت کے وقت کہا کہ میرے لئے دو کپڑے خریدو۔ اور مہنگے کپڑے نہ خریدنا۔ اس لئے کہ اگر تمہارا ساتھی بھلائی کو پہنچا۔ تو اس کو اچھا لباس پہنا دیا جائے گا۔ ورنہ یہ بھی جلدی چھین لئے جائیں گے۔ اور بیہقی نے بھی کئی طریقوں سے آپ سے یہ روایت کی ہے۔ اس کے الفاظ ہیں۔ کہ یہ دونوں کپڑے مجھ پر تھوڑی دیر ہی رہیں گے پھر تبدیل کر دیئے جائیں گے۔ وہ یا تو ان سے اچھے ہوں گے یا ان سے برے۔ اور ابن ابی الدنیا نے حضرت عمر رضی اللہ عنہ سے بھی اس جیسی ہی روایت کی ہے۔ اس میں ہے کہ میری قبر کو زیادہ کشادہ نہ کرنا۔ اس لئے کہ اگر اللہ تعالیٰ کے پاس میرے لئے خیر ہے تو میری قبر حد نگاہ تک کشادہ ہو جائے گی اور اگر اس کا غیر ہوا تو قبر مجھ پر اتنی تنگ ہوگی کہ میری پسلیاں اکھڑ جائیں گی۔ اور سعید نے عائشہ بنت اھبان بن صیفی صحابی سے روایت کی ہے کہ عائشہ نے کہا کہ آپ ﷺ نے ہمیں وصیت کی کہ ہم انہیں ان کی قمیص ہی کا کفن پہنائیں۔ تو ان کے دفن والے دن صبح کو ہم نے دیکھا کہ وہ کفن والی قمیص۔ کپڑے والے ممبر پر پڑی ہوئی تھی۔ اور بیہقی نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ حضرت عمر نے ایک لشکر تیار کیا اور اس پر علاء بن حضرمی کو امیر مقرر کیا۔ اور میں خود بھی ان کے سپاہیوں میں شامل تھا۔ جب ہم لوٹے تو علاء راستہ میں فوت ہو گئے۔ ہم نے ان کو دفن کر دیا۔ دفن سے ہماری فراغت کے بعد ایک مرد آیا۔ اس نے کہا یہ کون شخص ہے؟ ہم نے کہا یہ بہترین انسانوں میں سے ہے۔ یہ ابن حضرمی ہے۔ اس نے کہا یہ زمین تو مردے کو باہر پھینک دیتی ہے۔ تم اگر ایک دو میل یہاں سے دور دفن کرو تو بہتر ہے۔ کیوں کہ وہ زمین مردے کو

قبول کر لیتی ہے۔تو ہم نے ان کی قبر کھولی۔ جب ہم ان کی لحد تک پہنچے تو ہم نے دیکھا کہ ہمارا ساتھی تو اس میں موجود ہی نہیں ہے۔اور انکی لحد حد نگاہ تک نور سے چمک رہی ہے۔ پھر ہم نے قبر پر مٹی لوٹا دی اور ہم چلے گئے۔اور ابو نعیم نے ابو ہریرہ سے بھی یہی روایت بیان کی گئی ہے۔اس کے الفاظ ہیں۔ کہ ہم نے اس کو ریت میں دفن کیا۔ پھر ہم نے کہا کوئی درندہ آئے گا تو ان کو کھا جائے گا۔تو ہم نے ان کی قبر کھودی تو قبر میں ہمیں وہ نظر نہ آئے۔

قبر میں پھول

اور ابن جوزی نے جعفر سراج سے انہوں نے اپنے بعض شیوخ سے روایت کی ہے کہ امام احمد کی قبر کے قریب ایک قبر کسی وجہ سے کھولی گئی تو دیکھا کہ میت کے سینہ پر ایک پھول مہک رہا تھا۔اور ابن ابی الدینا نے مسکین بن بکیر سے روایت کی ہے کہ وراد عجلی جب فوت ہوئے تو ان کے لئے قبر کھودی گئی۔تو لوگوں نے دیکھا کہ ان کی قبر میں پھول بچھے ہوئے ہیں۔لوگوں نے ان میں سے ایک پھول لے لیا تو وہ ستر دن تک تازہ رہا۔اور متغیر نہیں ہوا۔لوگ صبح وشام آتے اور اس پھول کو دیکھتے۔ جب لوگ بہت ہجوم کرنے لگے تو وہاں کے امیر نے وہ پھول لے لیا اور لوگوں کو متفرق کر دیا تا کہ کوئی فتنہ نہ بن جائے۔تو امیر کے گھر میں جا کر وہ پھول گم ہو گیا۔ پتہ ہی نہ چلا۔کہ وہ کدھر چلا گیا۔اور خطیب نے محمد بن مخلد حافظ سے روایت کی ہے کہ وہ اپنی والدہ کی لحد کھودنے کے لئے اترے تو قبر میں ایک سوراخ نظر آیا۔آپ نے سوراخ سے دیکھا تو ایک مرد نظر آیا۔جس پر نئے کفن کے کپڑے تھے۔اور اس کے سینہ پر یاسمین کے تازہ پھولوں کا ایک گلدستہ پڑا ہوا تھا۔میں نے اس کو پکڑ کر سونگھا تو اس کی خوشبو کستوری سے زیادہ پاکیزہ تھی۔میرے ساتھ جو لوگ

تھے انہوں نے بھی اس کو سونگھا۔ پھر میں نے اس کو اس کی جگہ پر ہی رکھ دیا۔ اور سوراخ بند کر دیا۔ اور طبقات ابن سعد میں ابو سعید خدری سے روایت ہے کہ انہوں نے فرمایا میں ان لوگوں میں سے تھا جنہوں نے بقیع میں سعد بن معاذ کی قبر کھودی تھی ۔ جیسے جیسے ہم قبر کھودتے تو ہمیں کستوری کی خوشبو کی مہک آتی ۔ اور طبقات ہی میں محمد بن شرجیل بن حسنہ سے روایت ہے آپ نے فرمایا ایک آدمی حضرت سعد کی قبر سے ایک مٹھی مٹی لے کر آیا پھر اس کے بعد دیکھا تو وہ کستوری تھی ۔ اور احمد نے جابر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ایک اعرابی آیا درآں حالیکہ ہم حضور ﷺ کے ساتھ ایک سفر میں تھے ۔ اس نے کہا مجھ پر اسلام پیش فرمائیں ۔ اور وہ مسلمان ہو گیا ۔۔ الحدیث ۔ اس میں یہ بھی ہے کہ ہم ابھی اسی حال میں تھے کہ وہ اپنے اونٹ پر سے سر کے بل گر پڑا اور مر گیا ۔ اس پر حضور ﷺ نے فرمایا ۔ اس آدمی نے مشقت تو کم اٹھائی ہے اور انعام بہت حاصل کر لیا ہے ۔ میرا گمان ہے کہ وہ بھوک کی حالت میں فوت ہوا ہے میں نے اس کی دو بیویاں حورعین میں سے دیکھی ہیں ۔ جو جنت کے پھل اس کے منہ میں ڈال رہی تھیں ۔ اور ترمذی میں ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت ہے کہ میں نے جعفر کو دیکھا کہ وہ فرشتوں کے ساتھ جنت میں اڑتا جا رہا ہے ۔ اور ابن ابی شیبہ نے صفیہ بنت شیبہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا میں حضرت اسماء کے پاس تھی جب حجاج ۔ نے عبداللہ بن زبیر کو سولی دی تھی ۔ تو عبداللہ بن عمر حضرت اسماء کے پاس تعزیت کے لئے آئے اور کہا اے بی بی ۔ اللہ سے ڈرنا اور صبر کرنا ۔ کیونکہ یہ جسم کوئی شے نہیں ہے ۔ اور ارواح تو اللہ کے پاس ہیں ۔ انہوں نے کہا کہ مجھے کون سی چیز صبر سے روکے گی ہے جب کہ حضرت یحییٰ بن زکریا علیہما السلام کا سر مبارک بنی اسرائیل کی بدکار عورتوں میں سے ایک بدکار عورت کو بطور ہدیہ پیش کیا گیا تھا ۔ اور ابن

سعد نے خالد بن معدان سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جب اجنادین کے دن رومیوں کو شکست ہوئی تو وہ ایک ایسے مقام پر پہنچے جہاں سے ایک ایک آدمی ہی گزر سکتا تھا۔ تو رومیوں نے لڑنا شروع کیا تو ھشام بن عاص آگے آئے اور رومیوں سے لڑے یہاں تک کہ وہ شہید ہو گئے۔ اور اس تنگ جگہ پر گرے۔ ان کے گرنے سے وہ جگہ بند ہو گئی۔ جب مسلمان وہاں پہنچے تو وہ اس بات سے ڈرے کہ کہیں گھوڑے ان کی میت کو روند نہ ڈالیں۔ تو عمرو بن عاص نے کہا کہ اللہ تعالیٰ نے ان کو شہادت عطا کی ہے اور ان کی روح کو اٹھا لیا گیا ہے۔ تو گھوڑے ان پر سے گزار لو۔ اور پہلے آپ نے اپنا گھوڑا ان پر سے گزارا۔ اور پھر لوگوں نے بھی ان کی پیروی کی یہاں تک کہ ان کے جسم کے ٹکڑے ہو گئے۔ حاکم نے اپنی تصحیح کے ساتھ حضرت انس سے روایت کی ہے کہ ایک سیاہ رنگ کا آدمی نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی کہ اگر میں لڑوں اور قتل ہو جاؤں تو میں کہاں ہوں گا۔ آپ ﷺ نے فرمایا جنت میں۔ پھر وہ لڑا یہاں تک کہ شہید ہو گیا تو نبی کریم ﷺ اس کے پاس تشریف لائے اور فرمایا اللہ تعالیٰ نے تیرا منہ سفید کیا ہے اور تیری خوشبو پاکیزہ کی ہے اس کے لئے یا کسی اور کے لئے یہ بھی فرمایا کہ میں نے حورعین میں سے اس کی زوجہ کو دیکھا ہے کہ وہ اس کا صوف کا جبہ اتار رہی تھی۔ اور وہ اس کے اور اس کے جبے کے درمیان میں داخل ہو گئی۔ اور بیہقی میں سند حسن کے ساتھ ابن عمر سے روایت ہے کہ ایک اعرابی نے نبی کریم ﷺ کے سامنے شہادت پائی تو حضور ﷺ اس کے سر کے پاس بیٹھ گئے اور آپ ﷺ مسرور تھے اور ہنس رہے تھے۔ پھر آپ ﷺ نے اس سے روگردانی فرمائی۔ اس بارہ میں جب جناب ﷺ سے سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میرے سرور کی وجہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اس کے روح کی عزت

تھی ۔اور میرے اعراض کی وجہ یہ تھی کہ اس کی زوجہ حورعین میں سے اب ایک اس کے سر کے پاس کھڑی تھی ۔

قبر والا آنے والے کو پہچانتا ہے

ابن عبدالبر نے ابن عباس کی روایت بیان کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کوئی آدمی جب اپنے کسی ایسے مومن بھائی کی قبر کے پاس سے گزرتا ہے۔ جو دنیا میں اس کو پہچانتا تھا ۔اور وہ اس کو سلام کہتا ہے تو قبر والا اس کو پہچان لیتا ہے ۔اور اس کے سلام کا جواب بھی دیتا ہے۔عبدالحق نے اس کو صحیح کہا ہے اس باب میں حضرت ابو ہریرہ اور حضرت عائشہ رضی اللہ تعالیٰ عنہما سے بھی روایت ہے۔اور احمد اور حاکم نے حضرت عائشہ صدیقہ رضی اللہ تعالیٰ عنہا سے روایت کی ہے کہ آپ فرماتی تھیں کہ میں اپنے حجرہ میں قبر نبوی پر داخل ہوتی تھی تو زائد کپڑا اتار دیتی تھی ۔اور میں کہتی تھی کہ یہ تو میرے باپ ہیں اور یہ میرے خاوند ہیں۔لہٰذا ان سے کیا پردہ۔ پھر جب حضرت عمران کے ساتھ دفن ہو گئے تو پھر میں حضرت عمر کی حیا کی وجہ سے پورے کپڑے باندھے بغیر کبھی بھی حجرہ میں داخل نہ ہوئی۔

اہل قبور زائر کو جواب دیتے ہیں

اور بیہقی اور حاکم نے ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کی ہے کہ میں گواہی دیتا ہوں کہ وہ اللہ تعالیٰ کے پاس زندہ ہیں۔ پس ان کی زیارت کیا کرو اور ان پر سلام کیا کرو۔اس اللہ کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے قیامت تک جو بھی ان کو سلام کرے گا وہ اس کو سلام کا جواب دیتے رہیں گے ۔یعنی مصعب بن عمیر اور ان کے ساتھی ۔اور امام حاکم نے اپنی صحیح کے ساتھ روایت کی ہے کہ عبداللہ بن ابی فروہ نے فرمایا کہ نبی کریم ﷺ نے شہداء احد کی قبروں کی زیارت کی اور فرمایا اے اللہ تیرا بندہ اور تیرا نبی گواہی دیتا ہے کہ یہ شہدا زندہ

ہیں۔اور جو بھی ان کی زیارت کرے گا یا ان پر سلام کہے گا تو وہ قیامت تک اس کے سلام کا جواب دیں گے۔

حضور ﷺ کی قبر سے اذان

اور ابن سعد نے ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ وہ ایام الحرۃ میں مسجد نبوی میں ہی رہے تھے اور لوگ آپس میں لڑ رہے تھے فرمایا جب نماز کا وقت آتا تو حضور ﷺ کی قبر انور کی طرف سے میں اذان سنتا تھا۔

سر کا قرآن پڑھنا

اور خطیب نے ابراہیم بن اسماعیل بن خلف سے روایت کی ہے کہ انہوں نے فرمایا۔احمد بن نصر میرے ماموں تھے جب وہ محنت میں قتل کئے گئے اور سولی دیئے گئے تو مجھے خبر دی گئی کہ ان کا سر قرآن مجید پڑھ رہا ہے پس میں بھی گیا اور ان کے قریب رات کو ٹھہرا جب آنکھیں سونے لگیں تو میں نے سر کو قرآن پڑھتے ہوئے سنا۔وہ **الم. احسب الناس ان یتر کوا** پڑھ رہے تھے۔ ذھبی نے کہا ہے کہ یہ حکایت کئی اور وجہ سے بھی روایت کی گئی ہے۔

قبر میں سے میت کا جواب دینا

ابن عساکر نے لیث کے کاتب ابو صالح کے طریق سے روایت کی ہے۔جو کہ یحییٰ بن ایوب خزاعی سے روایت کرتے ہیں۔آپ فرماتے ہیں کہ میں نے ایک ایسے آدمی سے سنا جو ذکر کرتا تھا کہ حضرت عمر کے زمانہ میں ایک ایسا نوجوان عبادت گزار تھا جو کہ اکثر مسجد ہی میں رہا کرتا تھا۔اور حضرت عمر اس کو بہت پسند کرتے تھے۔اور اس کا باپ بہت

بوڑھا تھا۔ پس وہ نوجوان جب عشا کی نماز پڑھ لیتا تو پھر اپنے باپ کے پاس اپنے گھر جاتا۔ اس کے گھر کے راستہ میں ایک عورت کا مکان تھا پس وہ عورت اس پر فریفتہ ہوگئی۔ اور وہ عورت اس کے راستہ میں کھڑی ہو جاتی۔ پس وہ ایک رات اس کے پاس سے گزرا تو وہ اس کو پھسلاتی رہی۔ یہاں تک کہ وہ اس کے پیچھے چل پڑا۔ اور اس کے گھر میں داخل ہونے کی نیت سے چلا۔ تو اچانک اس کو عبرت ہوئی اور غفلت کا پردہ چاک ہو گیا اور خود بخود ہی اسکی زبان پر یہ آیت جاری ہوگئی ''**ان الذین اتقوا اذا مسھم طائف من الشیطان تذکروا فاذا ھم مبصرون**'' تو وہ جوان غش کھا کر گر پڑا۔ تو اس عورت نے اپنی لونڈی کے تعاون سے اس کو اٹھایا اور اس کے دروازہ پر رکھ دیا۔ جب وہ اپنے باپ کے پاس نہ پہنچا تو اس کا باپ اس کی تلاش کے لئے نکلا تو دیکھا کہ وہ جوان غشی کی حالت میں دروازہ پر گرا پڑا ہے۔ تو اس نے اپنے بعض گھر والوں کی مدد سے اس کو گھر میں داخل کیا۔ جب کچھ رات گزرنے پر اس کو کچھ افاقہ ہوا تو باپ نے پوچھا۔ بیٹے کیا ہوا؟ اس نے کہا خیر ہی ہے۔ باپ نے کہا میں پوچھ رہا ہوں بتاؤ۔ تو اس نے سارا واقعہ بیان کر دیا۔ باپ نے کہا بیٹے تو نے کون سی آیت پڑھی تھی تو اس نے پھر وہی آیت پڑھ دی اور غش کھا کر گر پڑا تو لوگوں نے اس کو ہلایا۔ دیکھا تو وہ مر چکا تھا۔ پس لوگوں نے اس کو غسل دیا اور گھر سے لے گئے اور دفن کر دیا۔ صبح کو یہ واقعہ حضرت عمر کے سامنے ذکر کیا گیا تو آپ اس کے باپ کے پاس تعزیت کے لئے تشریف لائے۔ اور فرمایا مجھے کیوں اطلاع نہ کی؟ عرض کیا گیا۔ رات تھی۔ حضرت عمر نے فرمایا مجھے اس کی قبر پر لے چلو۔ پس حضرت عمر نے فرمایا اے جوان فرمان خداوندی ہے ولمن خاف مقام ربہ جنتان۔ تو تیرے ساتھ کیا معاملہ کیا گیا۔ تو اس نوجوان نے قبر کے اندر سے آواز دی کہ مجھے

میرے رب نے دو جنتیں دیدی ہیں یہ اس نے دومرتبہ کہا۔ بیہقی وغیرہ نے ابی عثمان نہدی سے انہوں نے ابن مینا سے روایت کی ہے کہ میں ایک قبرستان میں داخل ہوا تو میں نے دوخفیف رکعتیں پڑھیں پھر میں ایک قبر پر ٹیک لگا کر لیٹ گیا۔ اللہ کی قسم میں نے جاگتے ہوئے قبر سے کسی کہنے والے کی آواز سنی جو کہہ رہا تھا۔ کھڑا ہو جا بیشک تو نے مجھے تکلیف دی ہے۔ تم کرتے ہو لیکن جانتے نہیں ہو اور ہم جانتے ہیں لیکن عمل نہیں کر سکتے۔ اللہ کی قسم اگر میں تیری طرح دو رکعتیں ادا کر سکتا تو وہ مجھے دنیا و مافیھا سے زیادہ پیاری ہوتیں۔

بعد وفات کلام کرنا

بیہقی نے دلائل میں ابن مسیب سے روایت کی ہے کہ سعید بن خارجہ انصاری نبی حارث بن خزرج میں سے حضرت عثمان کے زمانہ میں وفات پاگئے تو کپڑے سے ڈھانپ دیئے گئے۔ پھر لوگوں نے ان کے سینے میں حرکت سنی پھر انہوں نے کلام فرمایا اور کہا۔ احمد احمد۔ پہلی کتاب میں ہے۔ سچ کہا سچ کہا ابو بکر الصدیق نے۔ جو اپنے نفس میں ضعیف تھے اور اللہ تعالیٰ کے امر میں قوی تھے۔ سچ کہا سچ کہا عمر بن خطاب نے۔ جو قوی اور امین تھے۔ کتاب اول میں۔ سچ کہا ہے سچ کہا عثمان بن عفان نے۔ ان کے طریقہ پر چار گزر گئے اور دو باقی ہیں۔ فتنے آ گئے اور قوی نے ضعیف کو کھالیا۔ اور قیامت قائم ہو گئی۔ عنقریب تمہارے لشکر کی خبر آئے گی بیر اریس۔ اور کیا ہے بیر اریس۔ سعید نے کہا پھر نبی حطمہ سے ایک مرد فوت ہوا تو اس کو کپڑے سے ڈھانک دیا گیا تو لوگوں نے اس کے سینے میں حرکت کی آواز سنی۔ پھر اس نے کلام شروع کیا اور کہا۔ بنی حارث بن خزرج کے بھائی نے سچ کہا بیہقی نے کہا یہ سند صحیح ہے۔ اور اس کے شواہد بھی ہیں۔ پھر بیہقی اور ابن ابی الدنیا اور ابونعیم نے روایت کیا ہے اسماعیل بن خالد سے اس نے کہا کہ یزید بن نعمان بن بشیر

ہمارے پاس قاسم بن عبدالرحمٰن کے حلقہ میں۔ اپنے باپ نعمان بن بشیر کا یہ خط لیکر آیا۔بسم اللہ الرحمن الرحیم نعمان بن بشیر کی طرف سے ام عبداللہ بنت ابی ہاشم کی طرف تجھ پر سلام ہو۔پس میں تیرے سامنے اس اللہ کی حمد کرتا ہوں جس کے بغیر کوئی معبود نہیں۔تو نے مجھے خط لکھا تھا کہ میں تجھے زید بن خارجہ والی بات لکھوں۔تو اس کی بات یہ ہے کہ اس کے گلے میں درد شروع ہوا تو ظہر عصر کے درمیان وہ فوت ہوگیا۔پس ہم نے اس کو اٹھایا اور ڈھانپ دیا۔میں عصر کے بعد وظیفہ پڑھ رہا تھا تو ایک آدمی میرے پاس آیا اس نے کہا کہ زید نے وفات کے بعد کلام کیا ہے۔تو میں جلدی سے اس کی طرف لوٹ گیا اور انصار کے اور لوگ بھی وہاں حاضر تھے اور وہ کہہ رہے تھے۔کہ درمیانہ قوم میں سے مضبوط ہے۔جو اللہ کے کام میں کسی ملامت کرنے والے کی ملامت کی پرواہ نہیں کرتے تھے۔وہ لوگوں کو یہ حکم نہیں کرتے تھے کہ طاقتور کمزور کو کھا جائے۔اللہ کے بندے امیر المومنین نے سچ کہا سچ کہا۔یہ کتاب اول میں ہے۔پھر کہا عثمان امیر المومنین اور لوگوں کو معاف کرنے والے ہیں۔دو راتیں گزر گئیں اور چار باقی ہیں۔پھر لوگ آپس میں لڑیں گے اور بعض کو بعض کھائیں گے۔اور کوئی نظام نہیں ہوگا اور لوگوں کی عزتیں مباح ہو جائیں گی۔پھر مومن کمزور ہو جائیں گے اور کہیں گے اللہ کا لکھا ہوا اور اللہ کی تقدیر۔اے لوگو اپنے امیر کی طرف متوجہ ہو اور سنو اور اطاعت کرو۔پھر انہوں نے کوئی قابل مذمت کام نہیں کیا۔یہ اللہ کے امر تقدیر میں مقصود تھا۔اللہ اکبر۔یہ جنت ہے اور یہ آگ ہے اور یہ انبیاء ہیں اور یہ صدیق ہیں۔اے عبداللہ بن رواحہ تجھ پر سلام ہو۔کیا تو نے میرے لئے خارجہ اور سعد تلاش کیے ہیں۔جو احد کے دن شہید ہو گئے تھے؟ ہرگز نہیں۔وہ تو بھڑکتی آگ ہے کھال اتار لینے والی۔بلا رہی ہے اس کو جس نے پیٹھ پھیری۔

جوڑا اور جمع کر کے رکھا۔ پھر اس کا آواز پست ہو گیا۔ تو میں نے لوگوں سے پوچھا کہ مجھ سے پہلے انہوں نے کیا کلام کیا ہے؟ لوگوں نے کہا۔ ہم نے اس سے سنا کہ خاموش ہو جاؤ۔ خاموش ہو جاؤ۔ تو ہم نے ایک دوسرے کی طرف دیکھا تو معلوم ہوا کہ آواز تو کپڑے کے نیچے سے آ رہی ہے۔ تو ہم نے ان کے چہرہ سے کپڑا اہٹایا تو انہوں نے کہا ۔ یہ احمد رسول اللہ ہیں۔ یا رسول اللہ آپ پر سلام ہو۔ اور اللہ کی رحمت اور اس کی برکتیں ۔ پھر کہا ابوبکر الصدیق الامین خلیفہ رسول اللہ ہیں۔ جسم کے لحاظ سے ضعیف تھے لیکن اللہ کے کام میں قوی تھے۔ سچ کہا سچ کہا۔ اور یہ کتاب اول میں ہے۔ پھر اور روایت سے یہ واقعہ بیان کیا۔ اسماعیل بن ابی خالد سے۔ اور اس میں یہ الفاظ زیادہ ہیں۔ کہ یہ واقعہ حضرت عثمان کی امارت کے دو سال پورے ہونے پر ہوا۔ پس وہی مراد ہے۔ دو راتوں سے۔ کہتے ہیں۔ میں باقی چار سالوں کی گنتی کرتا رہتا تھا اور ان میں جو کچھ ہونے والا تھا میں پہلے ہی اس کی توقع رکھتا تھا۔ تو ان سالوں میں اہل عراق کا افترا اور ان کا خلاف اور فتنہ بازوں کی فتنہ بازی اور اپنے امیر ولید بن عقبہ پر ان کا طعن۔ بیہقی نے کہا ہے کہ یہ اسناد بھی صحیح ہے۔ اور حبیب بن سالم نے نعمان سے بھی یہ روایت کی ہے۔ اس میں ایک اریس کا لفظ بھی ہے۔ جیسا کہ ابن مسیب کی روایت میں ہے۔ اور بخاری نے اپنی تاریخ میں اور کئی اور نے بھی عبداللہ بن عبید اللہ انصاری سے روایت کی ہے انہوں نے کہا کہ میں ان لوگوں میں سے ہوں جنہوں نے حضرت ثابت بن قیس بن شماس کو دفن کیا تھا۔ آپ یمامہ میں شہید ہوئے تھے۔ جب ہم نے ان کو قبر میں اتار دیا تو ہم نے سنا کہ وہ کہتے ہیں۔ محمد رسول اللہ ﷺ۔ ابوبکر الصدیق۔ عمر شہید۔ عثمان نرم دل رحیم۔ تو ہم نے ان کی طرف دیکھا تو وہ میت تھے۔

اہل قبور کوسلام اور دعا کرنا

اور مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کیا ہے کہ رسول اللہ ﷺ ایک قبرستان کی طرف تشریف لے گئے تو آپ نے فرمایا السلام علیکم اے ایمان والی قوم کے گھر والو۔ اور ہم بھی انشاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ اور مسلم نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ آپ نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ میں اہل قبور کو کیا کہوں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ کہو **السلام علی اهل الدیا رمن المسلمین** ۔ اللہ تعالیٰ ہم میں سے پہلوں اور پچھلوں پر رحم فرمائے۔ اور ہم بھی انشاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ اور نسائی اور ابن ماجہ نے حضرت بریدہ سے روایت کی ہے کہ حضور ﷺ ہمیں تعلیم دیا کرتے کہ جب تم قبروں کی طرف جاؤ تو کہا کرو۔ السلام علیکم ان گھروں میں رہنے والے مسلمانوں۔ اور ہم بھی انشاء اللہ تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ تم آگے جانے والے ہو اور ہم پیچھے آنے والے ہیں۔ ہم اپنے لئے اور تمہارے لئے اللہ تعالیٰ سے آرام مانگتے ہیں۔ ابن ابی شیبہ نے سعد بن ابی وقاص سے روایت کی ہے کہ آپ اپنی زمین سے جب واپس آتے تو شہدا کی قبروں کے پاس سے گذرتے تو فرماتے السلام علیکم اور ہم بھی تمہارے ساتھ ملنے والے ہیں۔ پھر آپ اپنے ساتھیوں سے فرماتے۔ تم شہیدوں پر سلام کیوں نہیں کرتے۔ تا کہ جواب میں وہ بھی تم پر سلام کہیں۔ اور ابن ابی شیبہ کی ابن عمر سے روایت ہے کہ وہ دن کو یا رات کو جب بھی کسی قبر کے پاس سے گزرتے تو آپ اس قبر والے پر سلام کہتے۔ اور انہوں نے ہی ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ جب تو کسی ایسی قبر کے پاس سے گزرے جس کو تو دنیا میں پہچانتا تھا۔ تو کہو **السلام علیکم اصحاب القبور** ۔ اور اگر ان کو نہ پہچانتا ہو تو کہو **السلام علی المسلمین**

۔اور حسن بصری سے ان کی روایت ہے کہ آپ نے فرمایا جب کوئی آدمی قبرستان میں داخل ہوتو کہے۔اے اللہ بوسیدہ اجسام اور بوسیدہ ہڈیوں کے رب۔جو دنیا سے اس حال میں گئے ہیں کہ تجھ پر ایمان رکھتے تھے۔ان پر اپنی طرف سے رحمت اور میری طرف سے سلام داخل فرما۔میں بخشش مانگتا ہوں ہر مومن کیلئے جب سے اللہ تعالیٰ نے آدم علیہ السلام کو پیدا کیا ہے۔اور ابن ابی الدنیا نے یہ لفظ بھی روایت کئے ہیں کہ اللہ تعالیٰ آدم علیہ السلام سے لے کر قیامت تک تمام مردوں کے عدد کے مطابق اس کی نیکیاں لکھتے ہیں اور ابن ابی الدنیا نے حضرت ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جو شخص قبرستان میں داخل ہو اور اہل قبور کے لئے استغفار کرے اور ان کے لئے رحمت طلب کرے۔پس وہ ایسا ہے گویا کہ وہ ان کے جنازہ میں حاضر ہوا۔اور نماز پڑھی اور ابن ابی الدنیا نے حضرت ابن عمر سے روایت کی ہے کہ آپ جب کسی جنازہ پر تشریف لے جاتے تو اپنے خاندان کے اہل قبور کے پاس بھی جاتے اور ان کے لئے بھی استغفار کرتے۔

شہداء کی ارواح جنت میں

مسلم نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے شہداء کے ارواح اللہ تعالیٰ کے پاس سبز پرندوں میں ہوتے ہیں۔اور وہ جنت کی نہروں میں جہاں چاہتے ہیں سیر کرتے ہیں۔پھر عرش کے نیچے قندیلوں میں ٹھکانا کرتے ہیں۔اور احمد اور ابوداؤد نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ فرمایا نبی کریم ﷺ نے کہ تمہارے ساتھی جب احد میں شہید ہوئے تو اللہ تعالیٰ نے ان کی روحوں کو سبز پرندوں کے پیٹوں میں رکھا۔اور وہ جنت کی نہروں پر آتے ہیں اور جنت کے پھل کھاتے ہیں پھر عرش کے سایہ میں لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں ٹھکانہ کرتے ہیں۔اور ابن مندہ نے ابن شہاب سے روایت کی

ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ شہداء کے ارواح سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہوتے ہیں۔ جو عرش سے لٹکی ہوئی سونے کی قندیلوں میں ہوتے ہیں اور صبح وشام جنت کے باغوں میں جاتے ہیں اور اپنے رب کے حضور حاضر ہو کر اس کو سلام کرتے ہیں۔ اور ابن ابی حاتم نے ابن مسعود سے روایت کی کہ آپ نے فرمایا شہدا کے ارواح تحت العرش قندیلوں میں سبز پرندوں کے پیٹوں میں ہوتے ہیں اور جہاں چاہتے ہیں جنت میں سیر کرتے ہیں پھر اپنی قندیلوں کی طرف لوٹ جاتے ہیں اور مومنوں کے بچوں کے ارواح چڑیوں کے پیٹوں میں ہوتے ہیں۔ وہ جہاں بھی چاہتے ہیں جنت میں سیر کرتے ہیں۔

شہداء کا جنت میں رزق

اور احمد وغیرہ نے سند حسن کے ساتھ ابن عباس سے روایت کیا ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے فرمایا شہدا جنت کے دروازہ پر سبز قبہ میں نہر کے کنارہ پر ہیں اور صبح وشام جنت سے ان کا رزق ان کے پاس آتا ہے۔ اور ابن ابی شیبہ وغیرہ نے ابی بن کعب سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا شہدا جنت کے باغوں میں کھلے میدان میں قبوں میں ہیں۔ بیل اور مچھلی ان کی طرف نکلتی ہے اور وہ دونوں آپس میں لڑتے ہیں۔ اور ان کی لڑائی سے شہداء کے دل بہلتے ہیں۔ جب ان کو غذا کی ضرورت ہوتی ہے تو بیل اور مچھلی ایک دوسرے کو مارتے ہیں۔ تو شہداء اس کا گوشت کھاتے ہیں اور اس میں جنت کی ہر شے کا ذائقہ پاتے ہیں۔ اور سعید نے مکحول سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مسلمانوں کی چھوٹی اولاد کی روحیں جنت کے درختوں کی سبز رنگ کی چڑیوں میں ہیں۔ اور ان کے باپ سیدنا ابراہیم علیہ السلام ان کی کفالت کرتے ہیں۔ اور بخاری نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ جب حارثہ شہید ہو گئے تو ان کی ماں نے کہا۔ یا رسول اللہ

ﷺ آپ حارثہ سے میرے تعلق خاطر کو جانتے ہیں۔ اگر وہ جنت میں ہیں تو میں صبر کروں گی۔ اور اگر کچھ اور بات ہے تو آپ دیکھنا کہ میں کیا کرتی ہوں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا کہ جنتیں تو بہت ہیں اور وہ تو اعلیٰ جنت فردوس میں ہے۔ اور احمد نے اور مالک نے مؤطا میں سند صحیح کے ساتھ کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے۔ مومن کی روح ایک پرندہ ہے جو جنت کے درخت سے پھل کھاتا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ اس کو اس کے جسم کی طرف لوٹائے گا۔ جب کہ قیامت کو اس کو اٹھائے گا۔ اور ترمذی کے لفظ ہیں۔ شہداء کے ارواح جنت کے پھل کھائیں گے اور وہ جنت کے درخت سے لٹکے ہوئے ہوں گے۔

ارواح کی آپس میں ملاقات

اور احمد وغیرہ نے ام ھانی سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ جب ہم مرجائیں گے تو کیا ہم آپس میں ملیں گے۔ اور بعض بعض کو دیکھیں گے۔ تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ روح ایک پرندہ ہوگا۔ جو درخت سے لٹکا ہوگا۔ یہاں تک کہ جب قیامت قائم ہوگی تو ہر روح اپنے جسم میں داخل ہو جائے گا۔ اور ابن سعد نے محمود بن لبید سے انہوں نے ام مبشر بنت براء سے روایت کی ہے کہ انہوں نے کہا یا رسول اللہ ﷺ کیا مردے ایک دوسرے کو پہچانتے ہیں۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا تیرے ہاتھ خاک آلود ہوں۔ پاک روح تو جنت میں ایک سبز پرندہ ہے۔ جب پرندے درختوں کے سروں پر ایک دوسرے سے متعارف ہوتے ہیں تو ارواح بھی ضرور متعارف ہوں گے۔ اور ابن ماجہ وغیرہ نے سند حسن کے ساتھ عبدالرحمن بن کعب بن مالک سے روایت کی ہے۔ کہ آپ نے فرمایا جب کعب کی موت کا وقت آیا تو ان کے پاس ام مبشر بنت براء

حاضر ہوئیں اور کہا ابا عبدالرحمٰن اگر تو فلاں سے ملے تو اس کو میرا اسلام کہنا۔ تو انہوں نے کہا ام مبشر خدا تعالیٰ تجھے بخشے۔ ہم تو اس سے زیادہ مشغول ہوں گے۔ تو انہوں نے کہا۔ کیا آپ نے رسول اللہ ﷺ سے نہیں سنا۔ کہ آپ ﷺ فرماتے تھے کہ مومن کی روح جہاں چاہتی ہے جنت میں سیر کرتی ہے اور کافر کی روح سجین میں ہوتی ہے۔ فرمایا ہاں سنا ہے۔ فرمایا پھر یہی بات ہے۔ اور طبرانی وغیرہ نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ جنت سورج کی کرنوں پر لپٹی ہوئی ہے۔ ہر سال میں دو بار پھیلائی جاتی ہے اور مومنوں کی ارواح پرندے میں کیڑوں کی مانند ہیں۔ اور وہ جنت کے پھل کھاتے ہیں۔ ابن مندہ نے اس کو مرفوعا بھی روایت کیا ہے۔ اور احمد اور حاکم نے صحت کے ساتھ ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کیا ہے۔ کہ مومنین کی اولاد جنت کے ایک پہاڑ میں ہے اور حضرت سیدنا ابراہیم علیہ السلام اور حضرت سارہ علیہا السلام ان کی کفالت کرتے ہیں۔ یہاں تک کہ قیامت کو انہیں ان کے والدین کے سپرد کردیں گے اور ابن ابی الدنیا نے خالد بن معدان سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا جنت میں ایک درخت ہے۔ جس کو طوبی کہا جاتا ہے وہ سارا دودھ ہی ہے۔ اور مسلمان کا بچہ جو دودھ پیتا تھا جب فوت ہوتا ہے تو اس کو طوبی سے دودھ پلایا جاتا ہے۔ اور ان کی حفاظت ابراہیم خلیل اللہ علیہ السلام کرتے ہیں۔ اور انہوں نے عبید بن عمیر سے بھی اس جیسی روایت کی ہے۔ اور ابن ابی حاتم نے خالد سے بھی روایت کی ہے۔ اور اس میں یہ لفظ زیادہ ہیں کہ اگر عورت کا حمل ضائع ہو جائے تو وہ جنتی نہروں میں سے کسی نہر میں ہوگا۔ اور قیامت تک اس میں کھیلتا رہے گا اور قیامت کو اس کو چالیس سال کا جوان بنا کر اٹھایا جائے گا اور ابن ابی شیبہ وغیرہ نے ابن عباس سے انہوں نے کعب بن مالک سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جنت الماویٰ میں سبز پرندے

ہیں۔ان میں شہداء کی روحیں ہوتی ہیں اور جنت کی سیر کرتی ہیں اور آل فرعون کے ارواح سیاہ پرندوں میں ہیں اور صبح وشام ان کو آگ کا عذاب دیا جاتا ہے۔اور مومنوں کے بچے جنت کی چڑیوں میں ہیں۔اور ابن ابی حاتم وغیرہ نے ابوسعید سے سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ نے فرمایا میں اس بلند مقام پر گیا جس پر بنی آدم کی ارواح چڑھتی ہیں۔پس مخلوق نے اس سے خوبصورت چیز نہ دیکھی ہوگی۔کیا تو نے میت کونہیں دیکھا کہ جب اس کی آنکھیں پھٹ جاتی ہیں تو وہ آسمان کی طرف نگاہیں کئے ہوتا ہے۔پس یہ اس مقام کی خوبصورتی کی وجہ سے ہے۔پس میں اور جبرائیل اوپر چڑھے تو جبرائیل نے دروازہ کھلوایا تو میں نے حضرت آدم کو دیکھا کہ ان پر ان کی اولاد کی روحیں پیش کی جارہی ہیں۔پس وہ فرماتے ہیں۔پاکیزہ روح اور پاکیزہ جان ہے۔اس کوعلیین میں رکھو۔پھر آپ پر آپ کی گناہ گار اولاد پیش کی جاتی ہے تو آپ فرماتے ہیں خبیث روح اور خبیث جان ہے۔اس کو سجین میں داخل کردو۔اور ابونعیم نے ابوہریرہ سے مرفوعا روایت کی ہے کہ مومنوں کے ارواح ساتویں آسمان پر ہیں اور وہ اپنے جنت والے گھروں کو دیکھتے رہتے ہیں۔اور سعید نے اپنی سنن میں اور ابن جریر نے مغیرہ بن عبدالرحمٰن سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا سلیمان فارسی عبداللہ بن سلام سے ملے اور فرمایا اگر تو مجھ سے پہلے فوت ہوا تو جو تجھے درپیش آئے مجھے اس کی خبر دینا۔اور اگر میں پہلے فوت ہوا تو میں تجھے خبر دوں گا۔انہوں نے کہا یہ کیسے ہوگا۔جب کہ میں مر چکا ہوں گا۔انہوں نے کہا کہ مخلوق کی روحیں جب جسموں سے نکلتی ہیں تو وہ آسمان اور زمین کے درمیان ہوتی ہیں۔یہاں تک کہ وہ اپنے جسموں کی طرف جائیں گی۔تو تقدیر الٰہی سے حضرت سلمان پہلے فوت ہوگئے تو عبداللہ بن سلام نے انہیں خواب میں دیکھا اور پوچھا

آپ نے کون سی شے افضل معلوم کی ہے۔انہوں نے کہا میں نے توکل کو عجیب چیز پایا ہے۔اور ابن ابی الدنیا نے حضرت علی المرتضیٰ سے روایت کی ہے کہ مومنوں کی روحیں بیر زم زم میں ہیں ۔اور ابن مندہ وغیرہ نے عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ کفار کی روحیں بیر موت میں جمع ہوتی ہیں ۔جو کہ حضر موت کا ایک جنگل ہے اور مومنوں کی روحیں جابیہ میں جمع ہوتی ہیں۔اور حاکم نے مستدرک میں عبداللہ بن عمرو سے روایت کی ہے کہ مومنوں کی روحیں اریحا میں جمع ہوتی ہیں اور مشرکین کی روحیں صنعاء میں جمع ہوتی ہیں۔اور ابن عدی نے حضرت علی المرتضیٰ رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے۔کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا میں نے جعفر کو اپنے ساتھی فرشتوں کے ساتھ دیکھا کہ وہ اپنے گھر والوں کو بارش کی خوشخبری دیتے تھے۔اور حاکم نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا نبی کریم ﷺ تشریف فرما تھے اور اسماء بنت عمیس آپ ﷺ کے قریب تھیں ۔آپ ﷺ نے کسی کے سلام کا جواب دیا اور فرمایا۔یہ جعفر تھے۔جبرائیل اور میکائیل کے ساتھ گزرے تو ہمیں سلام کیا۔اور مجھے خبر دی کہ وہ فلاں فلاں دن وہ مشرکوں سے بھی ملے تھے۔اور فرمایا مجھے اپنے اگلے حصہ پر تیروں اور تلواروں کے تہتر زخم لگے تھے پھر میں نے اپنے دائیں ہاتھ سے جھنڈا پکڑ لیا تو وہ ہاتھ کاٹ دیا گیا پھر میں نے جھنڈا بائیں ہاتھ سے پکڑ لیا تو وہ بھی کاٹ دیا گیا تو اللہ تعالیٰ نے ان دونوں ہاتھوں کے عوض مجھے دو پر دئے ہیں۔جن کے ذریعہ سے میں جبرائیل اور میکائیل کے ساتھ اڑتا پھرتا ہوں۔اور جہاں چاہوں جنت میں اترتا ہوں۔اور اس کے پھلوں سے جو چاہوں کھاتا ہوں۔اسماء نے کہا جعفر کو مبارک ہو اللہ تعالیٰ نے ان کو بھلائی عطا کی ہے لیکن مجھے خوف ہے کہ لوگ مانیں گے نہیں۔لہٰذا آپ منبرِ شریف پر جلوہ گر ہو کر لوگوں کو بتائیں ۔پھر آپ ﷺ منبر پر

تشریف فرما ہوئے ۔اور اللہ تعالیٰ کی حمد وثنا کی پھر فرمایا جعفر بن ابی طالب جبرائیل اور میکائیل کے ساتھ گزرے ہیں ۔ان کے دو پر ہیں ۔جو اللہ تعالیٰ نے ان کے ہاتھوں کے بدلہ میں انہیں دیئے ہیں تو انہوں نے مجھ پر سلام کیا ہے ۔پھر جعفر کی بتائی ہوئی ساری بات سنائی ۔ھناد نے زھد میں ابن اسحاق سے انہوں نے اسحاق بن عبداللہ سے انہوں نے ابن ابی فروہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا مجھے بعض اہل علم نے بتایا کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا ۔شہید تین قسم کے ہوتے ہیں ۔مرتبہ میں ادنی شہداء میں سے وہ ہے جو اپنی جان اور اپنے مال کے ساتھ نکلا لیکن وہ نہ تو کسی کو مارنے کا ارادہ کرتا ہے اور نہ خود مرنے کا ارادہ کرتا ہے ۔کوئی نامعلوم تیر اس کو آکر لگا اور وہ شہید ہو گیا تو اس کے خون کے پہلے قطرہ گرنے کے ساتھ ہی اس کے اگلے پچھلے تمام گناہ معاف ہو گئے ۔پھر اللہ تعالیٰ آسمان سے ایک جسم اتار دے گا جس میں اس کی روح رکھی جائے گی پھر اس جسم کے ساتھ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں اوپر جائے گا ۔جب بھی وہ آسمان سے گزرے گا تو فرشتے اس کی مشائعیت کریں گے ۔یہاں تک کہ وہ اللہ تعالیٰ کی بارگاہ میں حاضر ہو جائے گا جب وہ وہاں پہنچے گا تو سجدہ میں گر پڑے گا پھر حکم دیا جائے گا تو اس کو استبرق کے ستر حلے پہنچائے جائیں گے ۔پھر کہا جائے گا اس کو اپنے شہید بھائیوں کے پاس لے جاؤ اور اس کو ان کے ساتھ شامل کر دو تو اس کو ان کے پاس لایا جائے گا تو وہ جنت کے دروازہ کے پاس سبز قبہ میں ہوں گے ۔ان کے کھانے صبح وشام جنت سے آتے ہیں ۔جب وہ اپنے بھائیوں کے پاس پہنچے گا تو وہ اس سے اس طرح سوال کریں گے جیسے تم مسافر سے سوال کرتے ہو جو تمہارے پاس شہروں سے آئے ۔تو وہ کہتے ہیں فلاں نے کیا کیا وہ کہتا ہے وہ تو مفلس ہو گیا ۔وہ کہتے ہیں کیوں ؟اس کا مال کہاں گیا ۔وہ تو بڑا دانا تاجر اور مال جمع

رکھنے والا تھا۔ ہم مفلس اس کو نہیں سمجھتے جس کو تم سمجھتے ہو۔ مفلس تو وہ ہے جو اعمال میں مفلس ہو۔ تو فلاں نے کیا کیا اور اس کی عورت فلانہ ہے۔ تو وہ کہتا ہے۔ اس نے اپنی عورت کو طلاق دے دی تھی۔ وہ کہتے ہیں ان کے درمیان کیا جھگڑا ہوا کہ اس نے اس کو طلاق دیدی۔ وہ تو اس کو بہت چاہتا تھا۔ پھر وہ کہتے ہیں کہ فلاں نے کیا کیا۔ وہ کہتا ہے مجھ سے کچھ مدت پہلے تو وہ فوت ہو گیا تھا۔ تو وہ کہتے ہیں اللہ کی قسم وہ تو ہلاک ہو گیا۔ ہم نے اس کا ذکر نہیں سنا۔ اللہ تعالیٰ نے دو راستے بنائے ہیں۔ ایک راستہ تو ہمارے پاس آتا ہے اور دوسرا راستہ ہمارے مخالف سمت جاتا ہے۔ جب اللہ تعالیٰ کسی سے بھلائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو ہمارے راستہ کی طرف بھیجتا ہے اور جب اللہ تعالیٰ کسی کی برائی کا ارادہ کرتا ہے تو اس کو ہمارے مخالف راستہ کی طرف بھیجتا ہے۔ تو پھر ہم اس کا ذکر نہیں سنتے۔

شہید کو جسم مثالی ملنا

ابن مندہ نے عبدالرحمٰن بن زیاد بن انعم کے طریق سے حسان بن جیلہ سے۔ انہوں نے کہا مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ شہید جب شہادت پاتا ہے تو اللہ تعالیٰ ایک حسین جسم اتارتے ہیں۔ پس اس کے روح سے کہا جاتا ہے کہ اس میں داخل ہو جا۔ پس وہ اپنے پہلے جسم کی طرف دیکھتا ہے کہ اس کے ساتھ کیا کیا گیا پھر وہ کلام کرتا ہے اور گمان کرتا ہے کہ لوگ اس کے کلام کو سن رہے ہیں۔ اور وہ گمان کرتا ہے کہ وہ اسے دیکھ رہے ہیں۔ یہاں تک کہ اس کی بیویاں حور عین میں سے آجاتی ہیں تو وہ اسے اپنے ساتھ لے جاتی ہیں۔

آپ ﷺ کی آسمانوں پر انبیاء سے ملاقات

بیہقی وغیرہ نے ابو سعید سے بیان کیا ہے کہ حدیث اسرا میں ہے۔ پھر میں دوسرے آسمان

کی طرف پہنچا تو وہاں حضرت یحییٰ علیہ السلام اور حضرت عیسیٰ علیہ السلام تھے ان کے ساتھ ان کی قوم کے کچھ لوگ بھی تھے پھر میں تیسرے آسمان کی طرف چڑھا تو میری ملاقات یوسف علیہ السلام سے ہوئی ان کی قوم کے کچھ لوگ بھی ان کے ساتھ تھے۔ پھر اسی طرح چوتھے، پانچویں، چھٹے اور ساتویں آسمان کا ذکر فرمایا تو فرمایا کہ وہاں حضرت ابراہیم علیہ السلام تشریف فرما تھے آپ کے ساتھ آپ کی قوم کے کچھ لوگ بھی تھے۔ پھر مجھ سے کہا گیا کہ یہ آپ کی امت کا مکان ہے۔ پھر آپ نے ان اولی الناس بابراھیم ایتون وھذالنبی والذین امنوا پڑھا تو میں نے دیکھا کہ میری امت کے دو حصوں میں ایک حصہ کے کپڑے کاغذ کی طرح سفید ہیں اور ایک حصہ کے کپڑے میلے ہیں۔

کون سے خواب سچے ہوتے ہیں

احمد وغیرہ نے حضرت انس رضی اللہ تعالیٰ عنہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ کو اچھے خواب پسند آتے تھے پس آپ فرمایا کرتے تھے کیا تم میں سے کسی نے خواب دیکھا ہے۔ جب کوئی ایسا مرد خواب دیکھتا جس کا آپ کے ساتھ تعارف نہیں ہوتا تھا۔ تو آپ اس سے پوچھتے۔ پس اگر اس کے متعلق بھلائی کی خبر دی جاتی تو وہ اس کے خواب کے لئے پسندیدہ بات ہوتی۔ فرمایا ایک عورت آئی اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ میں نے خواب میں دیکھا ہے کہ گویا کہ میں نکلی ہوں اور جنت میں داخل کی گئی ہوں تو میں نے ایک دھما کہ سنا جس سے جنت ہل گئی پھر میں نے فلاں فلاں کو دیکھا۔ یہاں تک کہ میں نے بارہ مرد گنے۔ رسول اللہ ﷺ اس سے پہلے ایک چھوٹا سا لشکر بھیج چکے تھے۔ پس ان کو لایا گیا کہ ان پر اطلس کے کپڑے تھے ان کی رگوں سے خون بہہ رہا تھا انہیں کہا گیا کہ نہر بیدح کی طرف چلو پس انہوں نے نہر میں غوطہ لگایا پھر نکلے تو ان کے چہرے

چودھویں رات کے چاند کی طرح تھے پھران کے لئے سونے کی کرسیاں لائی گئیں انہیں ان پر بٹھایا گیا۔ پھر سونے کی پلیٹ لائی گئی جس میں کھجوریں تھیں تو انہوں نے جتنی چاہیں کھجوریں کھائیں اور وہ اس کو ایک طرف سے دوسری طرف پلٹتے تو جو چاہتے جنت کے میوے کھاتے۔ اس نے کہا میں نے بھی ان کے ساتھ کھایا۔ پھر اس سریہ کی طرف سے ایک قاصد آیا۔ اس نے کہا یا رسول اللہ ﷺ اس طرح ہوا پھر اس طرح ہوا اور فلاں فلاں آدمی شہید ہوئے یہاں تک کہ اس نے بارہ مرد گنے۔ آپ ﷺ نے فرمایا اس عورت کو لاؤ۔ پھر اس کو فرمایا اس کے سامنے اپنا خواب بیان کر۔ خواب سن کر اس مرد نے کہا جیسا عورت نے کہا ہے اسی طرح ہوا فلاں فلاں شہید ہوئے ہیں۔ احمد نے ثوبان سے مرفوع روایت کی ہے کہ آپؐ نے فرمایا جس کا روح جسم سے اس حال میں نکلا کہ وہ تین چیزوں سے بری ہے تو وہ جنت میں داخل ہو گیا۔ (۱) تکبر (۲) خیانت (۳) قرض

روحوں کو نعمتیں ملنا

بزار وغیرہ نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ نبی کریم ﷺ سے حضرت خدیجۃ الکبریٰؓ کے بارہ میں سوال کیا گیا تو آپ ﷺ نے فرمایا میں نے آپ کو جنت کی نہروں میں سے ایک نہر پر دیکھا ہے۔ ایک یاقوت کے مکان میں جس میں کوئی شور ہنگامہ نہیں۔ ابو دواد نے حضرت ابو ہریرہ رضی اللہ عنہ سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا اس ذات کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے وہ اس وقت جنت کی نہروں میں غوطے لگا رہا ہے آپ نے یہ ارشاد اس شخص کے حق میں فرمایا جو اپنے اقرار زنا کی وجہ سے رجم کیا گیا تھا۔ ابن ابی الدنیا نے سلیم بن عامر جبائری کی مرسل سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ مومن کی مثال دنیا میں ایسی ہے جیسے جنین اپنی ماں کے پیٹ میں ہوتا ہے۔ جب وہ

ماں کے پیٹ سے نکلتا ہے تو اپنے نکلنے پر روتا ہے یہاں تک کہ جب وہ روشنی دیکھتا ہے اور دودھ پیتا ہے تو پھر وہ اپنی پہلی جگہ پر جانا پسند نہیں کرتا۔ اسی طرح مومن موت سے گھبراتا ہے لیکن جب وہ اپنے رب کے پاس جاتا ہے تو پھر وہ دنیا میں واپس آنے کو پسند نہیں کرتا جیسے جنین اپنی ماں کے پیٹ میں واپس جانا پسند نہیں کرتا۔ حکیم ترمذی نے حضرت انس سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ مومن کے دنیا سے نکلنے کی مثال ایسی ہی ہے جیسے بچہ کا اپنی ماں کے پیٹ سے نکلنا اس غم اور اندھیرے سے دنیا کی کشادگی کی طرف۔

میت کا غائب ہو جانا

ابن ابی الدنیا نے زید بن اسلم سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا کہ بنی اسرائیل میں ایک مرد تھا جو پہاڑ کی ایک غار میں لوگوں سے الگ تھلگ رہتا تھا۔ اس کے زمانہ کے لوگوں پر جب قحط پڑتا تو اس سے مدد مانگتے۔ وہ اللہ تعالیٰ سے دعا کرتا تو ان پر بارش برستی۔ وہ فوت ہو گیا تو لوگ اس کے کفن دفن کی تیاری کرنے لگے۔ اسی حال میں انہوں نے آسمان کی طرف دیکھا کہ ایک چارپائی ہے جس پر باریک کپڑا پڑا ہے۔ اور وہ اس مرد کے پاس پہنچ گئی۔ تو وہ مرد اٹھ کر کھڑا ہو گیا اور اس لباس کو پہنا اور چارپائی پر لیٹ گیا تو چارپائی اوپر کو اٹھ گئی اور لوگ اس کو ہوا میں دیکھ رہے تھے۔ یہاں تک کہ وہ ان سے غائب ہو گیا۔ اور بیہقی اور ابونعیم نے عروہ سے روایت کی ہے کہ عامر بن فہیرہ یوم بیر معونہ کی شہدا میں شہید ہو گئے اور عمرو بن امیہ ضمری قیدی بنا لئے گئے تو عامر بن طفیل نے ان سے کہا کہ تو اپنے ساتھیوں کو پہچانتا ہے؟ تو انہوں نے فرمایا۔ ہاں میں پہچانتا ہوں۔ تو آپ کو تمام مقتولین میں پھرایا گیا تو وہ آپ سے شہدا۔ کے نسبت پوچھتے رہے۔ پھر کہا کیا کوئی آدمی گم بھی پاتے ہو۔ آپ نے فرمایا۔ حضرت ابوبکر کے غلام جن کو عامر بن فہیرہ کہا جاتا تھا وہ گم

ہیں۔ اس نے کہا وہ تم میں کیسے آدمی تھے؟ آپ نے فرمایا وہ ہمارے افضل لوگوں میں سے تھے۔ اس نے کہا کیا میں آپ کو ان کی بات نہ بتاؤں؟ ایک شخص نے ان کو نیزہ مارا پھر اپنا نیزہ کھینچا تو وہ مرد آسمان کی بلندی کی طرف چلا گیا یہاں تک کہ وہ آنکھوں سے غائب ہو گیا اور جس شخص نے آپ کو شہید کیا تھا وہ کلابی تھا۔ تو عامر بن طفیل ضحاک بن سفیان کلابی کے پاس آیا اور مسلمان ہو گیا اور کہا مجھے تو اسلام کی دعوت عامر بن فہیرہ کے قتل اور ان کے آسمان کی طرف اٹھائے جانے نے دی ہے۔ تو ضحاک نے رسول اللہ ﷺ کو عامر بن فہیرہ کی شہادت اور ان کا آسمان کی طرف اٹھائے جانے کا ذکر اور عامر بن طفیل کے اسلام کا ذکر لکھا تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں ٹھیک ہے فرشتوں نے اس کے جسم کو چھپا لیا اور اس کو علیین میں اتارا۔ بیہقی نے کہا ہے کہ اس حدیث کو بخاری نے اپنی صحیح میں روایت کیا ہے۔ اس کے آخر میں ہے۔ پھر وہ رکھ دیئے گئے۔ اور موسیٰ بن عقبہ کی مغازی میں ہے کہ عروہ بن زبیر نے فرمایا کہ عامر بن فہیرہ کا جسم کسی کو نہیں ملا۔ صحابہ کا خیال ہے کہ فرشتوں نے اس کو چھپا لیا ہے۔ اور احمد وغیرہ نے عمر بن امیہ ضمری سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے مجھے اکیلے ہی جاسوس بنا کر بھیجا تو میں حضرت خبیب کی سولی کی طرف آیا تو میں اوپر چڑھا اور میں حفاظت کرنے والوں سے ڈرتا بھی تھا تاہم میں نے ان کو سولی سے آزاد کیا تو وہ زمین پر گر پڑے۔ پھر میں اترا تو تھوڑی دور کھڑا ہوا پھر میں نے مڑ کر دیکھا تو خبیب نظر نہ آئے گویا زمین نے انہیں نگل لیا۔ اور آج تک خبیب کا کسی کو کوئی نشان نہیں ملا۔ اور نسائی وغیرہ نے جابر سے روایت کی ہے کہ طلحہ کی انگلیوں کے پورے احد کے دن کٹ گئے تو انہوں نے کہا۔ حس۔ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا تو اگر حس کے بجائے بسم اللہ کہتا تو ملائکہ تجھے اٹھا لیتے اور لوگ دیکھتے۔

یہاں تک کہ تجھے آسمان کی فضاؤں میں داخل کر دیتے۔ابن عسا کر نے کئی طریقوں سے عطاء خراسانی سے روایت کی ہے کہ اویس قرنی کو ایک سفر میں پیٹ کی تکلیف ہوئی جس سے آپ فوت ہو گئے تو ان کے تھیلے میں سے دو کپڑے ملے جو دنیا کے کپڑوں میں سے نہیں تھے۔ایک روایت میں ہے کہ وہ کپڑے کسی انسان کے بنے ہوئے نہ تھے۔پھر دو مردان کی قبر کھودنے کے لئے گئے۔پھر واپس آ گئے۔انہوں نے کہا کہ ہم نے دیکھا کہ سخت پتھروں میں قبر کھدی ہوئی ہے۔گویا کہ قبر کھودنے والوں نے ابھی ہی اپنے ہاتھ اٹھائے ہیں۔پھر لوگوں نے کفن پہنا کر آپ کو دفن کیا۔پھر مڑ کر جو دیکھا تو وہاں کچھ نظر نہ آیا۔اور احمد نے عبداللہ بن سلمہ سے روایت کیا ہے۔جس کے آخر میں یہ الفاظ بھی ہیں ہم نے کہا کہ لوٹ کر چلیں اور ان کی قبر کی کوئی نشانی ہی بنا دیں۔ہم لوٹے تو وہاں نہ کوئی قبر تھی اور نہ قبر کا کوئی نشان تھا۔

روحوں پر جنت و دوزخ کا پیش ہونا

ابن ابی شیبہ نے ہذیل سے روایت کی ہے آپ نے فرمایا آل فرعون کے ارواح سیاہ پرندوں کے پیٹوں میں ہیں۔صبح و شام ان کو آگ پر حاضر کیا جاتا ہے۔اور لالکائی وغیرہ نے بھی ابن مسعود سے روایت کی ہے۔آپ نے فرمایا کہ آل فرعون کے ارواح سیاہ پرندوں کے پیٹ میں ہیں ان کو ہر دن دو مرتبہ آگ پر پیش کیا جاتا ہے۔انہیں کہا جاتا ہے ۔یہ تمہارا گھر ہے۔فرمان خداوندی ہے **النار یعرضون علیھا غدوا وعشیا** ۔ابن ابی حاتم نے عبدالرحمٰن بن زید سے روایت کی ہے اس آیت کے بارہ میں کہ ان کو قیامت تک اسی طرح پیش کیا جاتا رہے گا۔اور بخاری اور مسلم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ تم میں سے جب کوئی فوت ہو جاتا ہے تو صبح و شام اس کے سامنے اس کا ٹھکانا پیش کیا جاتا

ہے۔ اگر وہ اہل جنت میں سے ہے تو جنت کا ٹھکانا اور اگر وہ جہنمی ہے تو جہنم کا ٹھکانا۔ اور کہا جاتا ہے کہ یہ تیرا ٹھکانا ہے یہاں تک کہ اللہ تعالیٰ تجھ کو قیامت کے دن اٹھائے۔

روحوں کو انجام کی اطلاع

اور لالکائی والی حدیث میں ہے کہ کوئی بھی بندہ جب فوت ہوتا ہے تو اس کے روح پر اس کا ٹھکانہ پیش کیا جاتا ہے۔ اور ہناد نے آپ سے مرفوعا روایت کی ہے کہ ہر انسان پر صبح و شام اس کا جنتی یا جہنمی ٹھکانا قبر میں پیش کیا جاتا ہے۔ بیہقی نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ اس کے لئے دو آوازیں ہیں جو ہر صبح اور ہر شام کو ایک ایک آتی ہے۔ دن کے پہلے حصہ میں آواز آتی ہے کہ رات چلی گئی اور دن آ گیا۔ اور آل فرعون آگ پر پیش کی جاتی ہے۔ پس اس کی آواز جو بھی سنتا ہے وہ اس سے پناہ مانگتا ہے۔ شام کو بھی اس کی مثل آواز آتی ہے۔

فوت شدگان پر زندوں کے اعمال پیش ہوتے ہیں

احمد وغیرہ نے حضرت انس سے مرفوعا روایت کی ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے قریبی رشتہ داروں اور قبیلے کے لوگوں پر پیش کئے جاتے ہیں۔ پس اگر اچھے اعمال ہوں تو وہ خوش ہوتے ہیں اور اگر اس کے غیر ہوں تو وہ غمزدہ ہوتے ہیں اور کہتے ہیں۔ اے اللہ ان کو اس وقت تک نہ مارنا جب تک کہ تو ان کو ہدایت نہ دے دے۔ جس طرح تو نے ہمیں ہدایت دی ہے۔ اور طیاسی نے حدیث جابر سے بھی اس حدیث کا معنی روایت کیا ہے۔

اور ابن مبارک وغیرہ نے ابو ایوب سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا تمہارے اعمال مردوں پر پیش کئے جاتے ہیں۔ اگر وہ نیکی دیکھیں تو خوش ہوتے ہیں اور اگر برائی دیکھیں تو کہتے ہیں اے اللہ یہ اسی کو لوٹا دے۔ ابن ابی شیبہ وغیرہ نے ابراہیم بن میسرہ سے

روایت کی ہے کہ ابوایوب نے قسطنطنیہ میں جہاد کیا تو آپ ایک واعظ کے پاس سے گزرے۔ وہ کہہ رہا تھا جب آدمی دن کے پہلے حصہ میں عمل کرتا ہے تو اگلی دنیا والے اس کو پہچانتے ہیں شام کے وقت۔ اور جب دن کے آخر میں عمل کرتا ہے۔ تو ان کو اگلی دنیا والوں پر صبح کو ہی پیش کیا جاتا ہے۔ ابوایوب نے کہا دیکھ کیا کہہ رہا ہے اس نے کہا۔ اللہ کی قسم یہ بات اسی طرح ہی ہے جیسے کہ میں کہہ رہا ہوں۔ پھر ابوایوب نے کہا۔ اے اللہ میں تیری پناہ مانگتا ہوں کہ تو مجھے عبادہ بن صامت اور سعد بن عبادہ کے سامنے ان کے بعد میں کئے جانے والے اعمال کی وجہ سے رسوا کرے۔ واعظ نے کہا۔ اللہ کی قسم اللہ تعالیٰ جس کے لئے بھی اپنی ولایت لکھتا ہے۔ اس کی پردہ پوشی بھی کرتا ہے۔ اور ان کے اچھے اعمال پر ان کی تعریف کی جاتی ہے اور بیہقی وغیرہ نے نعمان بن بشیر سے مرفوعا روایت کی ہے کہ۔ اپنے اہل قبور بھائیوں کے معاملہ میں اللہ سے ڈرو کیونکہ تمہارے اعمال ان پر پیش کئے جاتے ہیں۔ اور ابن ابی الدنیا وغیرہ نے ابوہریرہ سے مرفوعا روایت کی ہے کہ اپنے مردوں کو اپنے برے اعمال کے ذریعہ سے رسوا نہ کرو۔ کیونکہ تمہارے رشتہ دار اہل قبور پر وہ پیش کئے جاتے ہیں۔ ان کی ہی روایت ہے ابودرداء سے انہوں نے کہا اے اللہ میں تیری پناہ چاہتا ہوں کہ میرے ماموں عبداللہ بن رواحہ سے جب میں ملوں تو وہ مجھ پر ناراض ہوں۔ اور ابن مبارک وغیرہ نے آپ سے روایت کی ہے کہ تمہارے اعمال تمہارے فوت شدگان پر پیش کئے جاتے ہیں تو وہ خوش بھی ہوتے ہیں اور ناخوش بھی۔ آپ کہنے لگے اے اللہ میں تجھ سے پناہ مانگتا ہوں کہ میں ایسا عمل کروں جس سے میں عبداللہ بن رواحہ کو شرمندہ کروں۔ ان ہی کی روایت ہے عثمان بن عبداللہ بن اوس سے کہ سعید بن جبیر نے اپنی بھتیجی جو عثمان کی زوجہ اور عمر بن اوس کی بیٹی تھی۔ اذن مانگا اور گھر

میں داخل ہوئے اور کہا تیرا خاوند تیرے حق میں کیسا تھا؟ انہوں نے کہا حق المقدور وہ میرے ساتھ حسن سلوک کرتا تھا۔تو آپ نے فرمایا پھر تو بھی اس کے ساتھ احسان کر۔ کیونکہ تو جو کام بھی کرے گی وہ عمر بن اوس کے پاس آئے گا میں نے کہا کیا مردوں کے پاس زندوں کی خبریں آتی ہیں۔آپ نے فرمایا ہاں کوئی آدمی جس کے قریبی رشتہ دار ہوں تو اس کے پاس اس کے اقارب کی خبریں آتی ہیں۔ پھر اگر اچھی خبریں ہوں تو وہ خوش ہوتا ہے اور اس کو مبارکیں ملتی ہیں اور اگر شر کی خبریں ہوں تو وہ غمگین ہوتا ہے۔ یہاں تک کہ وہ اس سے کسی آدمی کے متعلق پوچھتے ہیں جو مر چکا ہو تو انہیں کہا جائیگا۔ کیا وہ تمہارے پاس نہیں آیا؟ تو وہ کہتے ہیں نہیں آیا۔ یقیناً وہ دوسرے راستہ سے ہاویہ میں گر گیا ہے۔

فوت شدہ والدین کا اولاد پر حق

اور ابو نعیم نے ابن مسعود رضی اللہ عنہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا جس کے ساتھ تیرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا تو بھی اس کے ساتھ صلہ رحمی کر۔ کیونکہ میت کے ساتھ صلہ رحمی یہ ہے کہ جس کے ساتھ تیرا باپ صلہ رحمی کرتا تھا تو بھی اس کے ساتھ صلہ رحمی کرے۔ اور ابن حبان نے ابن عمر سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ جو شخص چاہے کہ وہ قبر میں اپنے باپ کے ساتھ صلہ رحمی کرے تو اس کو چاہیے کہ وہ اپنے باپ کے بھائیوں کے ساتھ باپ کے بعد بھی صلہ رحمی کرے۔ اور ابن حبان اور ابو داؤد کی، ابو اسید سے روایت ہے۔ آپ نے فرمایا ایک مرد نبی کریم ﷺ کے پاس آیا اور عرض کی یا رسول اللہ ﷺ کیا میرے ذمہ ماں باپ کے مرنے کے بعد بھی ماں باپ کے ساتھ حسن سلوک کی کوئی شئے باقی ہے جو میں ادا کروں؟ آپ ﷺ نے فرمایا ہاں ان کے لیے دعا اور استغفار کرنا اور ان کا کیا ہوا وعدہ پورا کرنا اور ان کے دوستوں کی عزت کرنا اور ان لوگوں کے ساتھ صلہ رحمی کرنا جن

کے ساتھ تیری رشتہ داری صرف ان کے ذریعے سے ہے۔

قرض کا آخرت میں وبال

اور ترمذی وغیرہ نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ فرمایا رسول اللہ ﷺ نے کہ مومن کی جان اپنے قرض کے ساتھ لٹکی ہوئی ہے جب تک کہ اس کی طرف سے قرض ادا نہ کیا جائے ۔اور احمد وغیرہ نے حضرت جابر سے روایت کی ہے کہ ایک مرد فوت ہوا۔اس پر دو دینار قرض تھا۔حضور ﷺ نے اس پر جنازہ پڑھنے سے انکار کر دیا پھر ابو قتادہ نے وہ قرض اپنے ذمے لے لیا تو حضور ﷺ نے اس پر نماز پڑھائی ۔پھر ایک دن کے بعد آپ ﷺ نے فرمایا تم نے دو دیناروں کا کیا کیا؟ ابو قتادہ نے عرض کی رات کو وہ فوت ہوئے تھے تو صبح کو میں نے وہ دینار ادا کر دیئے تھے۔تو آپ ﷺ نے فرمایا اب تو نے اس کے جسم کو راحت پہنچائی ہے۔اور احمد نے سعد بن اطول سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا میرا باپ فوت ہو گیا اور وہ تین سو درہم اور بال بچہ اور قرض چھوڑ گیا۔میں نے ارادہ کیا کہ اس کے بال بچے پر خرچ کروں تو حضور ﷺ نے فرمایا تیرا باپ اپنے قرض کی وجہ سے قید میں ہے لہٰذا پہلے اس کا قرض ادا کر۔اور طبرانی نے براء سے مرفوعا روایت کی ہے کہ مقروض آدمی اپنے قرض کی وجہ سے قید ہے وہ اللہ تعالیٰ کی طرف اپنی تنہائی کی شکایت کرتا ہے۔اور احمد نے حضرت انس سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا ہم نبی کریم ﷺ کے پاس تھے کہ ایک مرد لایا گیا تا کہ آپ اس پر جنازہ پڑھائیں۔فرمایا کیا تمہارے ساتھی پر قرض ہے؟ انہوں نے عرض کیا ہاں۔تو آپ ﷺ نے فرمایا۔تمہیں کیا فائدہ کہ میں اس آدمی کا جنازہ پڑھاؤں جس کا روح قبر میں گروی ہے۔اور اس کا روح آسمان کی طرف نہیں جاتا۔اگر کوئی مرد اس کے قرض کا ضامن ہو تو میں ابھی کھڑا

ہوتا ہوں اور اس کا جنازہ پڑھتا ہوں۔ پھر اس کو میری نماز نفع دے گی۔ اور احمد کی سمرہ سے روایت ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے صبح کی نماز پڑھائی اور فرمایا کیا بنی فلاں کا کوئی آدمی یہاں ہے؟ تمہارا ایک صاحب جنت کے دروازہ پر اپنے قرض کی وجہ سے روک دیا گیا ہے۔ اگر چاہو تو اس کا قرض ادا کردو۔ اور اگر چاہو تو اس کو عذاب کے سپرد کردو۔ اور ابو الشیخ نے قیس بن قبیصہ سے مرفوعاً روایت کی ہے آپ نے فرمایا جس نے قرض کے متعلق وصیت نہ کی اس کو مردوں کے ساتھ کلام کرنے کی اجازت نہ ہوگی۔ عرض کی گئی یارسول اللہ ﷺ کیا مردے آپس میں کلام کرتے ہیں؟ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ ہاں اور ایک دوسرے سے ملتے بھی ہیں۔

زندوں کی روحوں کی آپس میں ملاقات

اور ابن مندہ نے اپنی اسناد کے ساتھ سعید بن جبیر سے۔ انہوں نے ابن عباس سے **اللہ یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا** کے متعلق بیان فرمایا کہ نیند میں زندہ لوگوں کی روحیں اور مردوں کی روحیں آپس میں ملتی ہیں اور وہ آپس میں سوال وجواب کرتے ہیں۔ پھر اللہ تعالیٰ مردوں کی روحیں روک لیتا ہے اور زندوں کی روحیں ان کے جسموں کی طرف لوٹا دیتا ہے۔ اور ابن ابی حاتم نے سدی سے روایت کی ہے کہ آپ نے **والتی لم تمت فی منامھا** کے متعلق فرمایا۔ ان کی نیند ہی میں ان کی روحیں قبض کرتا ہے۔ پھر مردوں اور زندہ لوگوں کی روحیں آپس میں ملتی ہیں۔ اور آپس میں مذاکرات کرتی ہیں۔ اور باہمی تعارف کرتی ہیں پھر زندہ کی روح دنیا میں اپنے جسم کی طرف اپنی دنیا کی باقی زندگی تک کے لئے آجاتی ہے اور میت کی روح بھی اپنے جسم کی طرف لوٹ جانا چاہتی ہے تو وہ اس کو تلاش کرتی ہے۔ اور حاکم نے مستدرک میں اور اس

کے سوا اوروں نے بھی کثیر بن صلت سے روایت کی ہے کہ روز شہادت حضرت عثمان کو غنودگی آئی۔ جب آپ بیدار ہوئے تو فرمایا میں نے اپنی اس نیند میں رسول اللہ ﷺ کو دیکھا ہے۔آپ ﷺ نے فرمایا ہے کہ جمعہ کے دن تم ہمارے پاس آجاؤ گے۔حاکم نے ابن عمر سے روایت کی ہے کہ حضرت عثمان رضی اللہ عنہ نے صبح کے وقت ہمیں بتایا کہ میں نے آج رات نبی کریم ﷺ کو خواب میں دیکھا ہے تو آپ ﷺ نے فرمایا ہے۔اے عثمان ہمارے پاس آکر افطار کرنا تو حضرت عثمان نے روزہ رکھ لیا اور اسی دن آپ شہید ہوگئے۔اور حاکم نے حسین بن خارجہ سے روایت کیا۔آپ نے فرمایا جب پہلا فتنہ آیا مجھ پر اس کا سمجھنا مشکل ہوگیا۔میں نے دعا کی اے اللہ مجھے امر حق دکھادے۔تاکہ میں اس کو تھام لوں۔تو مجھے خواب میں دنیا اور آخرت دکھائی گئی۔ان دونوں کے درمیان ایک دیوار تھی جو زیادہ لمبی نہیں تھی اور میں اس کے نیچے تھا۔میں نے کہا اگر میں اس دیوار سے نیچے جاؤں تو اشجع کے مقتولوں کو دیکھوں۔تو وہ مجھے خبر دیں۔پھر میں ایسی زمین پر اترا جو شجر دار تھی۔وہاں کچھ آدمی بیٹھے ہوئے تھے۔میں نے کہا کیا تم شہداء ہو۔تو انہوں نے کہا ہم ملائکہ ہیں۔میں نے کہا شہداء کہاں ہیں؟ انہوں نے کہا سیڑھیوں کی طرف چلیں۔پھر میں ایک درجہ بر چڑھا۔اللہ ہی اس کے حسن اور اس کی وسعت کو جانتا ہے۔وہاں میں نے حضور ﷺ کو دیکھا اور حضرت ابراہیم علیہ السلام ایک شیخ کی شکل میں ہیں حضور ﷺ حضرت ابراہیم علیہ السلام سے فرماتے ہیں کہ میری امت کے لئے استغفار فرمائیں ۔ابراہیم علیہ السلام فرماتے ہیں آپ جانتے نہیں ہیں کہ انہوں نے آپ کے بعد کیا کیا؟ انہوں نے اپنے لوگوں کے خون بہائے اور اپنے امام کو قتل کیا۔پس انہوں نے اس طرح کیوں نہ کیا جس طرح میرے دوست سعد نے کیا تھا۔میں نے کہا میں نے جو خواب

دیکھا ہے امید ہے اللہ تعالیٰ مجھے اس سے نفع دے گا۔ اب ہی سعد کے پاس جا کر ان کی کیفیت معلوم کرتا ہوں پھر میں سعد کے پاس گیا اور اپنا واقعہ بیان کیا تو وہ بہت خوش ہوئے اور فرمایا وہ خسارہ میں ہے جس کے خلیل حضرت ابراہیم علیہ السلام نہ ہوں۔ میں نے کہا آپ دونوں گروہوں میں سے کس کے ساتھ ہیں؟ فرمایا میں تو کسی گروہ کے ساتھ بھی نہیں ہوں۔ میں نے کہا تو آپ مجھے کیا حکم دیتے ہیں؟ آپ نے فرمایا کیا تیرے پاس بکریاں ہیں؟ میں نے کہا نہیں۔ آپ نے فرمایا پھر کوئی شئے خرید لو اور اس میں رہو۔ یہاں تک کہ فتنہ فرو ہو جائے۔

حضور ﷺ مقتل حسین میں

اور حاکم نے حضرت ام سلمہ رضی اللہ عنہا سے روایت کی ہے کہ میں نے رسول اللہ ﷺ کو خواب میں دیکھا کہ آپ ﷺ رو رہے ہیں اور آپ ﷺ کے سر مبارک پر اور داڑھی مبارک پر غبار پڑا ہوا ہے میں نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ کیا بات ہے؟ آپ ﷺ نے فرمایا میں ابھی ابھی حضرت حسین علیہ السلام کا مقتل دیکھ کر آیا ہوں۔

فوت شدہ کا خبر دینا اور وصیت کرنا

اور ابو نعیم وغیرہ نے عطاء خراسانی سے روایت کی ہے کہ مجھ سے حدیث بیان کی ثابت بن قیس بن شماس کی بیٹی نے۔ کہ جناب ثابت بنانی یمامہ کے دن شہید ہو گئے اور ان پر ایک نفیس چادر تھی۔ مسلمانوں میں سے ایک مرد گزرا۔ اور اس نے ان کی وہ چادر لے لی تو ایک مسلمان سویا ہوا تھا کہ۔ ثابت اس کے پاس آئے اور اس کو کہا کہ میں تجھے ایک وصیت کرتا ہوں۔ خبردار یہ نہ کہنا کہ یہ تو خواب ہے۔ پھر اس کو تو ضائع کر دے۔ میں کل جب شہید ہوا تو ایک مسلمان مرد میرے پاس سے گزرا۔ اس نے میری چادر لے لی ہے۔

وہ لوگوں کے آخر میں اترا ہے۔ اس کے خیمہ کے پاس گھوڑا ہے۔ جس کو لمبائی میں زیور ڈالا ہوا ہے اور اس نے چادر پر ہانڈی رکھ دی ہے اور ہانڈی کے اوپر کجاوہ ہے۔ پس تو حضرت خالد کے پاس جا اور ان کو کہو کہ میری چادر یا میری زرہ اس سے لے لیں۔ اور جب تو مدینہ منورہ جائے تو خلیفہ رسول اللہ حضرت ابو بکر الصدیق کو کہنا کہ مجھ پر اتنا قرض ہے۔ اور میرا فلاں فلاں غلام آزاد ہے۔ پھر وہ مرد حضرت خالد کے پاس گیا اور ان کو خواب والی بات کی خبر دی تو آپ نے درع کی طرف ایک آدمی بھیجا اور وہ زرہ منگالی ۔ اور حضرت ابو بکر صدیق رضی اللہ عنہ کو خواب والی ان کی وصیت بتائی تو آپ نے ان کی وصیت نافذ فرمادی۔ راوی نے کہا ہے کہ ہمیں کسی کے مرنے کے بعد اس کی وصیت کو جائز قرار دینا معلوم نہیں، سوائے حضرت ثابت کے۔

میت کے لئے صدقہ کا فائدہ

اور حاکم نے معمر سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا مجھ سے میرے ایک شیخ نے حدیث بیان کی کہ ایک عورت امہات المومنین میں سے کسی کے پاس حاضر ہوئی اور اس نے کہا کہ آپ دعا فرمائیں کہ میرا ہاتھ آزاد ہو جائے۔ انہوں نے فرمایا تیرے ہاتھ کو کیا ہے؟ اس نے کہا میرے ماں باپ تھے۔ اور میرا باپ بڑا دولت مند تھا اور نیکیاں کرنے والا تھا اور میری ماں کے پاس ان چیزوں میں سے کچھ بھی نہ تھا۔ میرے خیال میں میری ماں نے کوئی بھی صدقہ نہیں کیا سوائے اس کے کہ ہم نے ایک گائے کی قربانی کی تھی تو اس نے اس کی چربی ایک مسکین کو دی تھی اور اس کو کپڑا بھی پہنایا تھا۔ پھر میری ماں فوت ہوگئی اور میرا باپ بھی فوت ہوگیا۔ میں نے خواب میں اپنے باپ کو دیکھا کہ وہ ایک نہر پر ہے اور لوگوں کو پانی پلا رہا ہے میں نے کہا ابا جی آپ نے میری ماں کو بھی دیکھا ہے؟ اس نے کہا

میں نے تو نہیں دیکھا۔ پھر میں نے ماں کو تلاش کرنا شروع کر دیا۔ تو میں نے وہ ایک جگہ پر اس حال میں کھڑی ہوئی دیکھی کہ اس ایک کپڑے کے سوا اس پر کچھ بھی نہیں تھا اور اس کے ہاتھ میں وہ چربی ہے۔ وہ اس کو دوسرے ہاتھ پر مارتی ہے پھر اس کے اثر کو چوستی ہے اور کہتی ہے ہائے پیاس۔ میں نے کہا اے میری ماں کیا میں تجھے پانی نہ پلاؤں؟ اس نے کہا ہاں۔ پھر میں اپنے باپ کے پاس گئی۔ وہاں سے میں نے پانی سے بھرا ہوا ایک برتن اٹھایا اور لے جا کر ماں کو پلا دیا۔ وہاں جو لوگ کھڑے تھے ان میں سے بعض نے مجھے متنبہ کیا اور کہا کہ کس نے اس کو پانی پلایا ہے؟ اللہ تعالیٰ اس کا ہاتھ شل کر دے۔ پھر میں بیدار ہوئی تو میرا ہاتھ شل ہو چکا تھا۔

سچے اور جھوٹے خوابوں کا سبب

اور حاکم نے مستدرک میں اور دوسرے محدثین نے بھی حضرت عمر اور حضرت علی رضی اللہ عنہما سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر، حضرت علی رضی اللہ عنہما سے ملے اور کہا اے ابوالحسن آدمی خواب دیکھتا ہے تو کبھی وہ سچی ہوتی ہے اور کبھی جھوٹی۔ تو آپ نے فرمایا۔ میں نے رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم سے سنا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا کہ کوئی بھی مرد ہو عورت۔ جب نیند سے بھر جاتے ہیں تو ان کی روحوں کو عرش کی طرف اوپر چڑھایا جاتا ہے۔ تو جو روح عرش تک جانے سے پہلے نہ جاگے اس کی خواب سچی ہوتی ہے۔ اور جو عرش تک پہنچنے سے پہلے جاگ پڑے تو اس کی وہ خواب جھوٹی ہوتی ہے۔ اور ابن مندہ نے اپنی سند کے ساتھ سالم بن عبداللہ سے اور انہوں نے اپنے باپ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ حضرت عمر، حضرت علی رضی اللہ عنہما سے ملے اور فرمایا اے ابوالحسن کبھی آپ موجود ہوتے ہیں اور میں غائب ہوتا ہوں۔ اور کبھی میں موجود ہوتا ہوں اور آپ غائب

ہوتے ہیں۔ تین چیزوں کے بارہ میں میں آپ سے سوال کرتا ہوں کیا آپ کے پاس ان کے بارہ میں کوئی علم ہے؟ آپ نے فرمایا وہ کون سی چیزیں ہیں؟ حضرت عمر نے فرمایا بعض دفعہ آدمی ایک شخص سے محبت کرتا ہے لیکن اس سے کوئی بھلائی نہیں دیکھتا اور بعض دفعہ آدمی کسی سے بغض رکھتا ہے اور اس سے کوئی شر نہیں دیکھتا۔ اس میں کیا حکمت ہے تو آپ نے فرمایا ہاں میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ آپ نے فرمایا ہے کہ ارواح ایک ایسا لشکر ہے جو گروہ در گروہ ہیں۔ اور وہ ہوا میں ایک دوسرے سے ملتے ہیں تو ایک دوسرے کو سونگھتے ہیں تو جن کا آپس میں تعارف ہو جائے ان کی آپس میں محبت ہو جاتی ہے اور جن کی آپس میں پہچان نہ ہو سکے ان میں اختلاف ہو جاتا ہے۔ حضرت عمر نے کہا ایک بات تو ہو گئی۔ پھر حضرت عمر نے فرمایا کہ آدمی ایک بات بیان کرتا ہے تو اچانک بھول جاتا ہے اور بعض دفعہ بھولی ہوئی بات اچانک یاد آ جاتی ہے۔ اس کی کیا وجہ ہوتی ہے۔ تو حضرت علی نے فرمایا ہاں۔ میں نے رسول اللہ ﷺ سے سنا ہے کہ کوئی بھی دل ہو اس کے لئے ایک بادل ہوتا ہے۔ جیسے کہ چاند کے لئے بادل ہوتے ہیں۔ تو کبھی چاند چمک رہا ہوتا ہے اور اچانک اس کو بادل ڈھانپ لیتا ہے تو وہ بے نور ہو جاتا ہے۔ جب بادل دور ہو جاتا ہے تو چاند روشن ہو جاتا ہے۔ اسی طرح روح کوئی بات یاد رکھتا ہے اور جب اس پر بادل آ جاتا ہے تو وہ بھول جاتا ہے۔ جب بادل دور ہو جاتا ہے تو اس کو وہ بات یاد آ جاتی ہے۔ حضرت عمر نے فرمایا دو باتیں ہو گئیں۔ پھر آپ نے کہا کہ آدمی جو خواب دیکھتا ہے اس کی کیا وجہ ہے۔ تو آپ نے حسب سابق جواب دیا۔ حضرت عمر نے فرمایا میں تین چیزوں کی طلب میں تھا الحمد للہ کہ مرنے سے پہلے مجھے ان تینوں کے صحیح جواب مل گئے۔ اور ابن ابی طلحہ سے ایک اور وجہ سے بھی روایت کی گئی ہے کہ حضرت عمر

سے ابن عباس نے سوال کیا کہ آدمی کس وجہ سے بھول جاتا ہے اور کس وجہ سے آدمی کو بات یاد آجاتی ہے؟ پس آپ نے پہلے مضمون کے مطابق ذکر کیا۔ اور کس وجہ سے خوابیں سچی ہوتی ہیں اور کس وجہ سے جھوٹی ہوتی ہیں؟ تو آپ نے فرمایا اللہ تعالیٰ نے فرمایا ہے **الله یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا**۔ پس ان میں سے جو ملکوت السماء میں داخل ہوا تو اس کی خواب تو سچی ہوتی ہے۔ اور جو ملکوت السماء سے نیچے رہا تو اس کی خواب جھوٹی ہوتی ہے۔ اور ابن ابی حاتم نے اپنی سند کے ساتھ سلیم بن عامر سے روایت کی ہے کہ حضرت عمر نے حضرت علی سے فرمایا مجھے آدمی کے ایسے خواب سے تعجب ہوتا ہے کہ وہ رات کو ایک ایسی چیز دیکھتا ہے جس کا خطرہ بھی کبھی اس کے دل میں نہیں آیا ہوتا۔ پھر وہ اس طرح ہوتی ہے جیسے کوئی چیز ہاتھ میں پکڑی ہوئی ہوتی ہے۔ اور دوسرا آدمی خواب دیکھتا ہے تو وہ کچھ بھی نہیں ہوتا۔ حضرت علی نے فرمایا امیر المومنین کیا میں آپ کو اس کی خبر نہ دوں۔ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے **الله یتوفی الانفس حین موتھا والتی لم تمت فی منامھا**۔ پس اللہ تعالیٰ تمام جانیں قبض کرتا ہے تو جس نے خواب اس حال میں دیکھی کہ وہ جان اس کے پاس آسمان میں ہے تو وہ خواب سچی ہے اور جس نے خواب اس حال میں دیکھی۔ جب ان کو ان کے جسموں کی طرف بھیجا جاتا ہے تو ہوا میں شیاطین ان سے ملتے ہیں تو وہ باطل چیزوں کی ان کو خبر دیتے ہیں اور اس میں جھوٹ بولتے ہیں۔ اور وہ اس خواب کو جھوٹا بنا دیتے ہیں۔ ابن مندہ نے کہا یہ حدیث صفوان وغیرہ سے بھی مشہور ہے یعنی جو سلیم سے روایت لی گئی ہے۔ انہوں نے کہا کہ ابودرداء سے روایت کی گئی ہے کہ جب آدمی سو جاتا ہے تو اس کا روح بلندی پر جاتا ہے۔ یہاں تک کہ اس کو عرش تک لایا جاتا ہے۔ پھر اگر وہ پاک ہو تو اس کو سجدہ کرنے کا اذن دیا جاتا ہے اور

اگر وہ حالت جنابت میں ہوتو اس کو سجدہ کی اجازت نہیں ہوتی۔ اور ابن مبارک نے بھی اس کو روایت کیا ہے اور بیہقی نے بھی ابن عمر سے اس کے معنی کی روایت بیان کی ہے۔ اس میں یہ ہے کہ جو پاک نہ ہوتو وہ عرش سے دور سجدہ کرتا ہے۔ اور عکرمہ اور مجاہد نے کہا ہے کہ جب آدمی سو جاتا ہے اور اس کا ایک ذریعہ ہوتا ہے جس میں روح جاری ہوتا ہے اور اس کا اصل تو جسم میں ہی ہوتا ہے۔ تو جہاں جہاں اللہ چاہے وہ روح جاتا ہے جب تک روح کہیں گیا ہوا ہوگا آدمی سوتا رہے گا اور جب وہ واپس آئے گا تو آدمی بیدار ہو جائے گا۔ اس کی مثال ایسی ہے جیسا کہ سورج کی شعاع۔ کہ وہ تو زمین پر پڑتی ہے۔ حالانکہ اس کی اصل تو سورج کے ساتھ متصل ہوتی ہے۔

نوحے پر میت کو عذاب

اور طبرانی نے روایت کی ہے کہ آپ نے ابن عمرو سے فرمایا۔ عبداللہ بن رواحہ کو غشی ہو گئی۔ تو ان پر رونے والی عورتیں کھڑی ہو گئیں۔ پھر ان پر رسول اللہ ﷺ تشریف لائے۔ تو اس وقت تک ان کو افاقہ ہو چکا تھا۔ انہوں نے عرض کیا۔ یا رسول اللہ ﷺ مجھ پر غشی طاری ہو گئی تھی تو عورتوں نے چیخنا شروع کر دیا۔ ہائے مصیبت۔ ہائے اے پہاڑ۔ تو ایک فرشتہ کھڑا ہو گیا جس کے ساتھ لوہے کی سلاخ تھی جس کو فرشتہ نے میرے دونوں پاؤں کے درمیان رکھ دیا اور کہا کیا تو اسی طرح ہے جس طرح یہ عورت کہہ رہی ہے؟ میں نے کہا نہیں۔ اگر میں ہاں کہتا تو وہ مجھے اس کے ساتھ مارتا۔ اور حاکم نے اپنی تصحیح کے ساتھ نعمان سے روایت کی ہے کہ ابن رواحہ کو غشی ہو گئی تو اس کی بہن عمرہ رونے لگی۔ ہائے زندگی۔ ہائے ایسے ایسے۔ وہ اس پر واویلا کر رہی تھی۔ افاقہ ہونے کے بعد انہوں نے کہا تو نے جو بھی کہا مجھے کہا گیا۔ کیا تو ایسا ہی ہے۔ اور ابن ابی شیبہ وغیرہ نے

قبلہ بنت مخرمہ سے روایت کی ہے کہ انہوں نے رسول اللہ ﷺ کے سامنے اپنے فوت شدہ بیٹے کا تذکرہ کیا۔ پھر وہ رونے لگیں تو رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ کیا ایک آدمی تم میں سے یہ نہیں کرسکتا کہ اپنے ساتھی کے ساتھ دنیا میں بھلائی کرے کہ جب وہ فوت ہو جائے۔ تو انا للہ وانا الیہ راجعون پڑھے اس ذات پاک کی قسم جس کے قبضہ میں میری جان ہے تمہارا کوئی آدمی روتا ہے تو اس کا فوت ہونے والا ساتھی غمزدہ ہوتا ہے۔ اپنے مردوں کو عذاب نہ دو۔ اور سعید نے ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ انہوں نے ایک جنازہ میں عورتوں کو دیکھا تو آپ نے فرمایا بی بیو واپس لوٹ جاؤ۔ گناہ گار ہونے والی ہو۔ اجر حاصل کرنے والی نہیں ہو۔ تم زندوں کو فتنہ میں ڈالتی ہو اور مردوں کو تکلیف دیتی ہو۔ اور دیلمی نے حضرت عائشہ رضی اللہ عنہا سے مرفوعا روایت کی ہے کہ جو چیز میت کو اپنے گھر میں تکلیف دیتی ہے وہ اس کو قبر میں بھی تکلیف دیتی ہے۔ ابن معین نے حسن سے روایت کی ہے کہ لوگوں میں سے میت کے لئے وہ رشتہ دار بہت برے ہیں جو اس کے لئے روتے تو ہیں لیکن اس کا قرض ادا نہیں کرتے۔ اور ابن مسعود سے روایت ہے کہ آپ سے سوال کیا گیا کہ قبر پر بیٹھنا کیسا ہے؟ آپ نے فرمایا جس طرح میں مومن کو اس کی زندگی میں تکلیف دینا ناپسند کرتا ہوں۔ اسی طرح اس کی موت کے بعد بھی اس کو تکلیف دینا ناپسند کرتا ہوں۔ سعید نے بھی یہ روایت کی ہے۔ اور ابن ابی شیبہ نے آپ سے ہی روایت کی ہے کہ مومن کے مرنے کے بعد اس کو تکلیف دینا اسی طرح ہی ہے جیسا کہ اس کو زندگی میں تکلیف دینا ہے۔

میت سے حیا کرنا

اور ابن ابی الدنیا نے سلیم بن عمیر سے روایت کی ہے کہ وہ ایک مقبرہ میں سے گزرے اور

آپ نے پیشاب روکا ہوا تھا آپ سے کہا گیا کہ یہاں آپ اترتے تو پیشاب کر لیتے۔
آپ نے فرمایا سبحان اللہ۔ اللہ کی قسم میں مردوں سے اسی طرح حیا کرتا ہوں جس
طرح کہ زندوں سے حیا کرتا ہوں۔ اور ابن ابی شیبہ اور حاکم نے عقبہ بن عامر صحابی سے
روایت کی ہے۔ آپ نے فرمایا میں اگر آگ کے انگارے پر یا تلوار کی دھار پر گزروں
یہاں تک کہ میرا پاؤں ضائع ہو جائے تو یہ مجھے زیادہ پسند ہے اس بات سے کہ مسلمان کی
قبر پر سے گزروں۔ میرے نزدیک قبروں کے درمیان قضائے حاجت کرنا ایسا ہی ہے
جیسا کہ بازار میں لوگوں کے سامنے قضائے حاجت کرنا۔ اور ابن ماجہ نے بھی یہ حدیث
مرفوعا روایت کی ہے۔ اور طبرانی اور حاکم نے عمارہ بن حزم سے روایت کی ہے کہ مجھے
رسول اللہ ﷺ نے قبر پر بیٹھے ہوئے دیکھا تو فرمایا۔ قبر پر بیٹھنے والے قبر سے اتر جا۔
صاحب قبر کو ایذا نہ دے۔ تاکہ وہ بھی تجھے ایذا نہ دے۔ اور ابو نعیم نے ابو سعید سے مرفوعا
روایت کی ہے کہ جب اللہ تعالیٰ اپنے مومن بندے کا روح قبض کرتا ہے تو اس کو دو فرشتے
آسمان کی طرف لیجاتے ہیں۔ تو وہ عرض کرتے ہیں اے اللہ تو نے ہمیں اپنے مومن بندہ
پر مقرر کیا ہے۔ اس کے عمل قبض کرنے کے ساتھ۔ تو ہم اس کو قبض کر کے تیری طرف
لائے ہیں۔ تو اب ہمیں بھی آسمان میں رہنے کی اجازت عطا فرما۔ تو حکم ہوگا کہ میرا
آسمان میرے فرشتوں سے پر ہے اور وہ میری تسبیح کرتے ہیں۔ لیکن تم دونوں میرے اس
بندے کی قبر پر کھڑے ہو جاؤ اور قیامت تک وہاں پر میری تسبیح تہلیل اور تکبیر کہتے رہو اور
اسکا ثواب میرے اس بندے کے لئے لکھ دو۔ اور اس حدیث کو ابن ابی الدنیا وغیرہ نے
انس کی روایت سے بھی بیان کیا ہے۔ اور ابو نعیم وغیرہ نے ثابت بنانی سے روایت کی ہے
۔ آپ نے فرمایا جب میت کو قبر میں رکھ دیا جاتا ہے تو اس کے اعمال صالحہ اس کو گھیر لیتے

ہیں۔جب عذاب کا فرشتہ وہاں آتا ہے تو اس کے اعمال میں سے بعض عمل اس فرشتہ کو کہتے ہیں یہاں سے چلا جا۔اگر میرے بغیر اس کا اور کوئی عمل بھی نہ ہوتا تو پھر بھی تو اس تک نہ پہنچ سکتا۔اور بزار اور حاکم نے حضرت انس سے مرفوعا روایت کی ہے کہ ہر انسان کے تین دوست ہوتے ہیں۔ایک دوست تو وہ ہے جو کہتا ہے کہ جو تو نے خرچ کیا پس وہ تیرے لئے ہے اور جو تو نے روک رکھا ہے وہ تیرے لئے نہیں ہے۔پس یہ اس کا مال ہے۔اور ایک دوست وہ ہے جو کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں اور جب تو بادشاہ کے دروازہ پر جائے گا تو میں تجھے چھوڑ دونگا اور میں واپس لوٹ جاؤں گا پس یہ اس کے گھر والے اور نوکر چاکر ہیں۔اور ایک ایسا دوست ہے جو کہتا ہے کہ میں تیرے ساتھ ہوں جہاں بھی تو داخل ہوگا اور جہاں بھی تو نکلے گا۔پس یہ اس کا عمل ہے۔پس انسان کا عمل کہے گا کہ میں اس کے تینوں دوستوں میں سے اس پر آسانی کرنے والا ہوں۔اور شیخین نے حضرت انس سے مرفوعا روایت کی ہے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کے پیچھے تین چیزیں جاتی ہیں۔پھر دو تو واپس آجاتی ہیں۔اور ایک اس کے پاس باقی رہتی ہے۔اور ابن مندہ نے عمرو بن مرہ سے روایت کی ہے۔آپ نے فرمایا جب کوئی قرآن کا حافظ انسان اپنی قبر میں داخل ہوتا ہے۔تو اس کے شمال کی طرف سے ایک عذاب کا فرشتہ آجاتا ہے تو قرآن پاک اس کے سامنے آجاتا ہے اور اس کی حفاظت کرتا ہے۔اور تو فرشتہ کہتا ہے کہ میرے ساتھ تیرا کیا تعلق ہے۔اللہ کی قسم یہ تیرے ساتھ (کما حقہ) عمل نہیں کرتا تھا۔تو قرآن کہے گا۔کیا میں اسکے پیٹ میں نہیں تھا؟ تو قرآن اسی طرح جھگڑا کرتا رہے گا یہاں تک کہ وہ اپنے ساتھی کو نجات دلا دے گا۔اور مسلم نے ابو ہریرہ سے روایت کی ہے کہ جب آدمی مر جاتا ہے تو اس کا عمل منقطع ہو جاتا ہے مگر تین کام باقی رہتے ہیں۔

(1) صدقہ جاریہ۔ (2) اور وہ علم جس سے لوگوں کو نفع ہو۔ (3) اور نیک بیٹا جو اس کے لئے دعا کرتا ہے۔ اور احمد نے ابو امامہ سے مرفوعا روایت کی ہے کہ چار آدمیوں کے عمل ان کی موت کے بعد بھی جاری رہتے ہیں۔ ایک تو وہ شخص جو اللہ کے راستہ میں سرحد اسلام پر پہرا دیتا رہا اور باقی تین شخص پہلی حدیث والے ہی ہیں۔ اور مسلم کی حدیث میں ان لوگوں میں وہ شخص بھی شامل ہے۔ جس نے کوئی اچھا طریقہ نکالا۔ (بدعت حسنہ) اور یا کوئی برا طریقہ نکالا (بدعت سیئہ) اور ابن خزیمہ نے ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کی ہے کہ آدمی کو جو نیکیاں اس کے مرنے کے بعد پہنچتی ہیں۔ ان میں اس کا علم ہے۔ جو اس نے پھیلایا۔ یا نیک بیٹا جو اس کے لئے دعا کرتا ہے۔ یا قرآن مجید جو اس نے ورثہ میں چھوڑا۔ یا کوئی مسجد جو اس نے بنوائی ہو۔ یا اس نے کوئی مسافر خانہ بنوایا ہو۔ یا اس نے کوئی نہر جاری کی ہو۔ یا وہ صدقہ جو اس نے اپنی صحت کی حالت میں اپنے مال سے نکالا ہو۔ اس کا ثواب اس کو موت کے بعد بھی پہنچے گا۔ اور ابو نعیم نے انس کی حدیث میں روایت کیا ہے کہ سات چیزوں کا اجر آدمی کے مر جانے کے بعد بھی جاری رہتا ہے (1) جس نے لوگوں کو علم پڑھایا ہو (2) یا نہر جاری کی ہے (3) یا کنواں کھودیا ہو (4) یا باغ لگایا ہو (5) یا مسجد بنوائی ہو (6) یا قرآن مجید ورثہ میں چھوڑا ہو (7) یا اپنے بعد ایسی اولاد چھوڑی ہو جو اس کے لئے استغفار کرتی ہو۔ اور طبرانی نے ثوبان سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا۔ میں نے پہلے تمہیں قبروں کی زیارت کرنے سے منع کیا تھا۔ لیکن اب حکم یہ ہے کہ قبروں کی زیارت کیا کرو۔ اور اپنی زیارت کو ان کے لئے دعا اور استغفار کا ذریعہ بناؤ۔ اور ابو نعیم نے ابن طاؤس سے روایت کی ہے کہ میں نے اپنے والد سے پوچھا۔ میت کے پاس کون سی شے کہنا افضل ہے۔ آپ نے فرمایا ان کے لئے

استغفار کرنا۔اور بیہقی نے اپنی سنن میں ابو ہریرہ سے مرفوعا روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ اپنے عبد صالح کے لئے جنت میں درجہ بلند کرتا ہے۔پس وہ عرض کرتا ہے یا اللہ یہ میرے درجہ کی بلندی کی وجہ سے ہوئی ہے؟ پس اس کو کہا جائے گا کہ تیرے بیٹے نے تیرے لئے دعا کی ہے۔اس دعا کی وجہ سے تیرا درجہ بلند ہوا ہے۔اور بخاری نے بھی ادب المفرد میں اس کو مرفوعا روایت کیا ہے۔اور بیہقی وغیرہ نے ابن عباس سے سے مرفوعا روایت کیا ہے کہ میت قبر میں ڈوبتے ہوئے اور مدد کیلئے فریاد کرنے والے شخص کی طرح ہوتی ہے۔وہ انتظار کرتی ہے کہ اس کے ماں، باپ، بیٹے یا کسی دوست کی طرف سے اس کو کوئی دعا پہنچے۔پس جب اس کو کوئی دعا پہنچتی ہے۔تو وہ اس کو دنیا و مافیھا سے زیادہ محبوب ہوتی ہے ۔بے شک اللہ تعالیٰ اہل قبور پر زمین والوں کی دعا۔پہاڑوں کی مانند بنا کر داخل کرتا ہے ۔اور بیشک زندہ لوگوں کا ہدیہ اموات کے لئے یہی ہے کہ ان کی مغفرت کے لئے اللہ تعالیٰ سے دعا کی جائے۔اور حسین بن علی الحافظ نے کہا کہ یہ حدیث ابن مبارک سے اہل خراسان کے نزدیک واقع نہیں ہوئی۔اور ابن ابی شیبہ نے حسن بصری سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ مجھے یہ بات پہنچی ہے کہ ابن آدم کی کتاب میں ہے اللہ تعالیٰ فرماتا ہے دو چیزیں ایسی ہیں جن کو میں نے تیرے لئے کیا۔حالانکہ وہ تیرے لئے نہیں تھیں ۔(1) اپنے مال میں وصیت کرنا۔حالانکہ وہ غیر کا ملک بن چکا ہے۔(2) اور تیرے حق میں مسلمانوں کی دعا۔حالانکہ تو اب اس مقام پر ہے کہ تجھے اس مقام میں کسی شے سے منا یا نہیں جائے گا اور تیری نیکی میں اب اضافہ نہیں ہوگا۔اور دارمی نے اپنی مسند میں ابن مسعود سے روایت کی ہے کہ چار چیزیں آدمی کو مرنے کے بعد دی جاتی ہیں (1) اپنے مال کا تیسرا حصہ جب کہ وہ اس سے پہلے مال کے معاملہ میں مطیع ہو(2) اور ولد صالح

جواس کی موت کے بعداس کے لئے دعا کرے۔(3) اورکوئی اچھاطریقہ(بدعت حسنہ)جوکوئی انسان جاری کرے اوراس کی موت کے بعدبھی اس پرعمل کیا جائے(4)اورسو آدمی جب کسی (مومن) میت کی شفاعت کریں توان کی شفاعت اس کےحق میں قبول ہوگی۔اورطبرانی نے ابن عمرو سے مرفوعا روایت کی ہے کہ جب کوئی آدمی نفلی صدقہ کرے۔تو اسے چاہیے کہ وہ اسے اپنے والدین کی طرف سے صدقہ کرے۔کیونکہ یہ صدقہ ان کے لئے اجر بنے گا اوراس کے اجر سے بھی کمی نہیں کی جائے گی۔اورابن ابی شیبہ نے ابوجعفر سے روایت کی ہے کہ حسنین کریمین۔حضرت علی المرتضٰی کی وفات کے بعدان کی طرف سے غلام آزادکیا کرتے تھے۔ابن ابی شیبہ نے حجاج بن دینار سے مرفوعا روایت کی ہے کہ نیکی کے بعد نیکی یہ ہے کہ اپنی نماز کے ساتھ اپنے ماں باپ کی طرف سے بھی نماز پڑھ۔اوراپنے صدقہ کے ساتھ اپنے ماں باپ کی طرف سے بھی صدقہ کر۔ اورسعدزنجانی نے ابوہریرہ سے مرفوعاروایت کی ہے کہ جوشخص قبرستان میں داخل ہو۔پھر وہ سورۃ فاتحہ پڑھےاورقل ھو اللہ احد اور الھاکم التکاثر پڑھے۔پھرکہے۔میں نے جوکچھ پڑھا ہے اس کا ثواب میں نے اہل مقابر کے لئے کردیا ہے۔تواہل قبوراللہ تعالٰی کی بارگاہ میں اس کے شفیع ہوں گے۔عبدالعزیز صاحب الخلال نے اپنی سند کے ساتھ حضرت انس سے مرفوعاروایت کی ہے کہ جوشخص مقابرمیں داخل ہوااوراس نے سورہ یٰسین پڑھی تواللہ تعالٰی اہل قبورکاعذاب ہلکا کردے گا اورمردوں کی تعداد کے برابراس کی نیکیاں لکھی جائیں گی۔اورابونعیم نے ابن مسعود سے مرفوعاروایت کیا ہے کہ جس کی موت رمضان المبارک کے گذرنے کے وقت ہوتو انشاءاللہ وہ جنت میں داخل ہوگا۔اورجس کی موت عرفہ گزرنے کے موافق ہوئی وہ بھی انشاءاللہ جنت میں داخل ہوگا۔اوراحمد نے

حذیفہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جو شخص لاالہ الااللہ۔ اللہ تعالیٰ کی رضا کے لئے پڑھے اور اسی پر ہی اس کا خاتمہ ہوا وہ انشاء اللہ جنت میں داخل ہو گا۔ اور جس نے ایک دن روزہ رکھا محض اللہ کی رضا کے لئے اور اس کا خاتمہ بھی اس کے مطابق ہوا تو وہ جنت میں جائے گا اور جس نے ایک دن صدقہ کیا اللہ کی رضا کے لئے اور اس کا خاتمہ بھی بخیر ہوا تو وہ جنت میں جائے گا۔ اور ابونعیم نے خیثمہ سے روایت کی ہے کہ صحابہ کرام کو یہ بات پسند تھی کہ ان کی موت کسی نیکی کے کام میں ہو یعنی حج یا عمرہ یا غزوہ یا رمضان المبارک کے روزے میں۔ اور نسائی اور ابن حبان نے اپنی صحیح میں ابوامامہ سے روایت کی ہے کہ جو شخص ہر نماز کے پیچھے آیت الکرسی پڑھے تو موت کے سوا اس کے جنت میں جانے میں کوئی چیز رکاوٹ نہیں ہوتی۔ اور ابن عسا کر نے زید بن ارقم نے مرفوعا روایت کی ہے کہ اللہ تعالیٰ فرماتا ہے میں نے تین باتوں کے ساتھ اپنے بندوں پر وسعت دی ہے۔ (1) میں نے دانے پر کیڑے مکوڑے مقرر کر دیئے ہیں۔ اگر یہ نہ ہوتا تو سونے چاندی کی طرح ان کے بادشاہ غلہ بھی اپنے پاس جمع کر لیتے (2) اور مرنے کے بعد جسم میں تغیر۔ اگر یہ نہ ہوتا تو کوئی دوست کسی دوست کو دفن نہ کرتا (3) اور میں غمگین لوگوں کو غم میں تسلی دیتا ہوں۔ اگر ایسا نہ ہوتا تو کسی غمزدہ کو کبھی تسلی نہ ہوتی۔ اور مسلم نے ابوہریرہ سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا انسان کی ہر چیز گل سڑ جاتی ہے مگر ایک ہڈی ۔ اور وہ ہے ریڑھ کی ہڈی۔ قیامت کے دن مخلوق اسی سے مرکب ہو گی۔ اور ایک روایت میں ہے۔ کہ اسی سے پہلی مرتبہ پیدا کئے گئے اور پھر اسی سے دوبارہ بنائے جائیں گے۔ اور ابوداود وغیرہ نے اوس بن اوس سے روایت کی ہے کہ رسول اللہ ﷺ نے فرمایا کہ جمعہ کے دن مجھ پر زیادہ درود شریف پڑھا کرو کیونکہ تمہارا درود شریف مجھ پر پیش کیا

جاتا ہے۔ صحابہ کرام نے عرض کیا یا رسول اللہ ﷺ ہمارا درود شریف آپ پر کس طرح پیش کیا جائے گا جب کہ آپ بوسیدہ ہو چکے ہوں گے۔ تو آپ ﷺ نے فرمایا۔ اللہ تعالیٰ نے انبیاء کرام علیہم السلام کے اجسام مبارکہ کو مٹی پر حرام کر دیا ہے۔ اور ابن ماجہ نے ابو درداء سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ تم میں سے کوئی آدمی جب بھی مجھ پر درود پڑھتا ہے تو وہ مجھ پر پیش کیا جاتا ہے۔ اور طبرانی نے ابن عمرو سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ مؤذن جو صرف ثواب کی نیت سے اذان کہتا ہے۔ وہ اس شہید کی طرح ہے جو اپنے خون میں لت پت ہے اور وہ جب مرے گا تو اس کی قبر میں کیڑے مکوڑے نہیں ہوں گے۔ اور عبدالرزاق نے مصنف میں مجاہد سے روایت کی ہے کہ مؤذن قیامت کے دن اونچی گردنوں والے ہوں گے اور ان کی قبروں میں کیڑے نہیں پڑیں گے۔ اور ابن مندہ نے جابر سے مرفوعاً روایت کی ہے کہ حامل قرآن جب مرتا ہے تو اللہ تعالیٰ زمین کو حکم فرماتا ہے کہ اس کا گوشت نہ کھانا۔ زمین عرض کرے گی۔ اے میرے رب میں اس کا گوشت کس طرح کھا سکتی ہوں جب کہ تیرا قرآن اس کے سینہ میں ہے نیز فرمایا کہ اس باب میں ابو ہریرہ اور ابن مسعود سے بھی روایت ہے۔ اور ابن ابی حاتم نے عبداللہ بن بریدہ سے روایت کی ہے کہ آپ نے فرمایا۔ نبی کریم ﷺ کا انتقال ہو گیا اور آپ ﷺ کو روح معلوم نہ ہوا (جب کہ حقیقت یہ ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وصال سے پہلے پہلے تمام علوم منکشف فرما دیے اور علوم خمسہ عطا فرما دیے تھے۔ اس لیے آخر میں صفحہ 99 (الف) ملاحظہ فرمائیں) اور ابن ابی حاتم نے ابن عباس سے آیت اللہ یتوفی الانفس کے متعلق نقل فرمایا ہے کہ نفس اور روح کی مثال شعاع شمس کی سی ہے۔ اللہ تعالیٰ نفس کو تو نیند میں قبض کر لیتا ہے اور روح کو اس کے جسم میں چھوڑ دیتا ہے تو وہ پھرتا رہتا ہے اور

زندگی گذارتا ہے۔اور اگر اللہ تعالیٰ کو منظور ہوتو روح کو بھی قبض کر لیتا ہے تو وہ مرجاتا ہے۔اور اگراس کی موت مؤخر ہوتو نفس کواس کے جسم میں اس کی جگہ پرلوٹا دیتا ہے۔اور ابن مندہ نے ابن عباس سے روایت کی ہے کہ لوگوں کے درمیان جھگڑا ہوتا ہے۔یہاں تک کہ روح اور جسم کے درمیان بھی جھگڑا ہوا۔تو روح جسم سے کہتا ہے۔کہ سب کچھ تو نے کیا ہے اور جسم روح سے کہتا ہے کہ حکم تو تو نے ہی کیا تھا۔اور تدبیر بھی تو نے ہی کی ہے۔تو اللہ تعالیٰ ایک فرشتہ بھیجے گا جوان کے درمیان فیصلہ کرے گا۔تو وہ ان دونوں سے کہے گا کہ تمہاری مثال ان دوشخصوں کی سی ہے جن میں ایک اپاہج ہے اور دوسرا اندھا۔ دونوں باغ میں داخل ہوئے۔اپاہج نے اندھے سے کہا کہ میں یہاں بہت پھل دیکھ رہا ہوں لیکن میں ان تک پہنچ نہیں سکتا تو اندھے نے کہا تو مجھ پر سوار ہو جا۔تو وہ اس پر سوار ہو گیا۔پھر دونوں نے پھل کھائے۔پس اب بتاؤ زیادتی کرنے والا کون ہے؟ تو وہ دونوں کہنے لگے کہ وہ دونوں۔تو فرشتہ ان سے کہے گا کہ تم نے خود ہی اپنے خلاف فیصلہ کر لیا ہے۔اور دارقطنی نے حضرت انس سے مرفوعا اس معنی کی روایت بیان کی ہے۔اور عبداللہ کی زوائد الزہد میں موقوفا اس کا شاہد بھی ہے۔اس کے الفاظ ہیں کہ قلب اور جسم کی مثال اپاہج اور اندھے کی سی ہے۔اور خطیب نے محمد بن حاتم خواص سے روایت کیا ہے کہ اس نے کہا میں نے خواب میں یحیٰ بن اکثم کو دیکھا۔میں نے کہا اللہ تعالیٰ نے آپ کے ساتھ کیا معاملہ کیا ہے؟ انہوں نے کہا مجھے اللہ تعالیٰ نے اپنے سامنے کھڑا کیا اور کہا اے برے بوڑھے اگر میں نے تجھے بوڑھا نہ کیا ہوتا تو تجھے آگ میں جلاتا۔تو مجھ پر ایسی ہیبت طاری ہوئی۔جیسے کہ غلام کو اپنے آقا کے سامنے ہیبت ہوتی ہے۔جب مجھے افاقہ ہوا۔تو پھر ویسا ہی کیا گیا۔تو پھر میری وہی حالت ہوگئی۔پھر جب مجھے افاقہ ہوا تو پھر وہی معاملہ

ہوا۔ تو میں نے عرض کیا۔ یا رب میں نے اس طرح تو تیری طرف سے روایت نہیں کی۔
فرمایا گیا۔ میری طرف سے تو نے کس طرح روایت کی ہے۔ حالانکہ وہ خوب جانتا ہے۔
تو میں نے عرض کیا مجھ سے حدیث بیان کی عبدالرزاق بن ہمام نے اس نے کہا مجھ سے
حدیث بیان کی معمر بن راشد نے ابن شہاب زہری سے اس نے حضرت انس سے
۔انہوں نے نبی کریم ﷺ سے آپ نے جبریل سے اور جبریل نے یا اللہ آپ سے
۔کہ آپ نے فرمایا ہے کہ کوئی شخص بھی جو حالت اسلام میں بوڑھا ہوا میں اسکو آگ سے
عذاب کرنے سے شرماتا ہوں تو اللہ تعالیٰ نے فرمایا عبدالرزاق نے سچ کیا۔ اور معمر نے
بھی سچ کہا۔ اور زہری نے بھی سچ کہا اور میرے نبی نے بھی سچ کہا اور جبریل نے بھی سچ
کہا۔ میں نے ہی یہ فرمایا ہے۔ اور فرمایا کہ جاؤ۔ اس کو جنت میں لے جاؤ۔

تمت بالخیر بعون اللہ تعالیٰ وبمنہٖ

روح کا علم بھی حضور ﷺ کو حاصل ہے (از مترجم)

امام فخر الدین رازی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں یہ کیسے ہوسکتا ہے کہ جناب رسول اللہ ﷺ جو مخلوق میں سے سب سے زیادہ علم وفضل والے ہیں آپ ﷺ روح کی معرفت نہ رکھتے ہوں جبکہ اللہ تعالیٰ نے خود فرمایا ہے''الرحمان علم القرآن ''یعنی اے محبوب ﷺ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو قرآن علم دے دیا ہے نیز فرمایا''وعلمک مالم تکن تعلم وکان فضل اللہ علیک عظیما ''یعنی اے محبوب ﷺ آپ ﷺ جو کچھ بھی قبل ازیں نہیں جانتے تھے وہ سب کچھ آپ ﷺ کو بتا دیا گیا ہے اور آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے نیز حکم فرمایا گیا کہ آپ مجھ سے دعا کریں۔اے میرے رب میرے علم میں اور اضافہ فرما اور قرآن پاک کی صفت بیان فرماتے ہوئے فرمایا'' ولا رطب ولا یابس الا فی کتاب مبین''یعنی ہر خشک وتر چیز کا ذکر قرآن مجید میں موجود ہے اور حضور ﷺ نے یہ دعا بھی مانگی ہے''ارنا الاشیاء کماھی ''یعنی اے اللہ مجھے ہر چیز کی حقیقت سے آگاہی عطا فرما دے تو جس ہستی کا یہ شان اور مقام ہو۔ان کے متعلق یہ کیسے کہا جاسکتا ہے کہ آپ ﷺ نے فرمایا ہو میں فلاں مسئلہ کو نہیں جانتا (تفسیر کبیر جلد ۵ صفحہ ۴۳۵) امام غزالی مزید وضاحت فرماتے ہیں۔عقل انسانی روح کی حقیقت تک نہیں پہنچ سکتی۔بلکہ اس کا علم تو ایک نور سے حاصل ہوتا ہے جو عقل وفہم سے ارفع واعلیٰ ہوتا ہے اور یہ نور خاص صرف نبوت یا (اس کے فیض سے) ولایت میں ہی ہوسکتا ہے (احیاء العلوم جلد ۴ صفحہ ۱۱۳) بلکہ ایک جگہ تو آپ فرماتے ہیں۔اگر اللہ کے فضل سے علماء دین میں سے کسی پر روح کی حقیقت منکشف ہوجائے تو اس کو چاہیے کہ وہ اس راز کو بیان نہ کرے (جلد ۴ صفحہ ۴۷۹) نیز فرمایا۔یہ کبھی گمان بھی نہ کرنا کہ جناب رسول اللہ ﷺ کو روح کا

علم نہیں دیا گیا تھا۔۔ بلکہ یہ بات بھی بعید از مکان نہیں ہے کہ اللہ تعالیٰ بعض علماء کرام اور اولیاء عظام کو بھی روح کا علم عطا فرمادے (الکلمۃ العلیا صفحہ ۱۱۵) مفسر قرآن علامہ آلوسی رقم طراز ہیں۔ جو علم بھی ممکنات میں سے تھا حضور ﷺ کو وصال سے پہلے پہلے عطا فرما دیا گیا۔ جیسا کہ امام احمد اور امام ترمذی نے حدیث نقل کی اور امام بخاری نے اس حدیث کو حسن صحیح کہا ہے کہ آپ ﷺ نے ارشاد فرمایا ''**وتجلی لی کل شیی وعرفت**'' یعنی اللہ تعالیٰ نے کائنات کی ہر چیز مجھ پر ظاہر فرمادی اور میں نے ہر ایک چیز کو جان لیا (تفسیر روح المعانی پارہ ۱۵، صفحہ ۱۵۴) شارح بخاری علامہ بدر الدین عینی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں کہ یہ بات آپ ﷺ کے منصب کے خلاف ہے کہ آپ ﷺ کو روح کا علم نہ ہو جبکہ آپ ﷺ اللہ کے حبیب اور تمام مخلوق کے آقا ہیں اور اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ پر یہ بھی کرم فرما رکھا ہے کہ اللہ تعالیٰ نے آپ ﷺ کو وہ سب کچھ بتادیا ہے جو کچھ بھی آپ ﷺ نہیں جانتے تھے اور یہ آپ ﷺ پر اللہ تعالیٰ کا فضل عظیم ہے (عمدۃ القاری شرح بخاری ج۲ ص۲۰۱) اور شارح بخاری علامہ عسقلانی علیہ الرحمہ نقل فرماتے ہیں کہ بعض علماء نے تو یہ بھی لکھا ہے کہ ''**لیس فی الایۃ دلالۃ علی ان اللہ لم یطلع نبیہ علی حقیقۃ الروح بل یحتمل ان یکون ولم یامرہ ان یطلعھم و قدقالوا فی علم الساعۃ نحو ھذا** (فتح الباری شرح بخاری جلد ۱۰ صفحہ ۱۸) قرآن مجید فرقان حمید کی کسی ایک بھی آیت سے یہ ثابت نہیں ہوتا ہے کہ اللہ تعالیٰ جناب رسول اللہ ﷺ کو روح کی حقیقت کا علم عطا نہیں فرمایا تھا بلکہ احتمال یہ ہے کہ آپ ﷺ کو روح کی حقیقت کا علم تو عطا فرمایا گیا ہو لیکن آگے آپ ﷺ کو اس کو ظاہر فرمانے کی اجازت نہ ہو اور اسی طرح قیامت کے علم کے بارے میں بھی ایسا ہی کہا گیا ہے۔ نیز

محدث علی الاطلاق محقق بالاتفاق جناب شیخ عبدالحق محدث دہلوی علیہ الرحمہ فرماتے ہیں۔
چگونہ جرأت کند مومن عارف کہ نفی علم حقیقت روح از سید المرسلین و امام العارفین کند و دادہ است او را حق سبحانہ علم ذات و صفات خود فتح کردہ برائے او فتح مبین از علوم اولین و آخرین روح انسانی چہ شد کہ در جنب جامعیت وے قطرہ ایست از دریا و ذرہ ایست از بیدا (مدارج النبوۃ جلد۲ صفحہ ۴۰) یعنی کوئی مومن تو یہ جرأت ہی نہیں کرسکتا کہ جناب رسول اللہ ﷺ سے روح کے علم کی نفی کرے جبکہ اللہ تعالیٰ نے تو آپ ﷺ کو اپنی ذات اور صفات کا علم بھی عطا فرمادیا ہے اور تمام اولین و آخرین کا علم بھی آپ ﷺ کو عطا فرمادیا ہے تو پھر ایک روح انسانی کی کیا حیثیت ہے یہ تو آپ ﷺ کے علم کے مقابلہ میں ایسے ہے جیسے دریا کے مقابلہ میں ایک قطرہ یا صحرا کے مقابلہ میں ایک ریت کا ذرہ۔ مقبول بارگاہ مصطفوی امام شرف الدین بوصیری صاحب قصیدہ بردہ شریف بیان فرماتے ہیں۔

فان من جو دک الدنیا و ضرتها . و من علو مک علم اللواح و القلم۔

فافهموا یا اولو الالباب

احكام تمنى الموت

تاليف

شيخ الاسلام محمد بن عبدالوهاب رحمه الله

صححه وقابله على النسخة المصورة ١٧٧/٨٦
بالمكتبة السعودية بالرياض

الشيخ عبدالرحمن بن محمد السرحان
الشيخ عبدالله بن عبدالرحمن الجبرين

المكتبة الامدادية
مكة المكرمة . باب العمرة
هاتف ٥-٥٧٣٨٨

بسم الله الرحمن الرحيم

الحمد لله رب العالمين ، اللهم صل على محمد و آله و صاحعبه وسلم .عن انس قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :"لا يتمنين احد كم الموت لضر نزل به ، فان كان لا بد متمنيا ، فليقل : اللهم احيى ما كانت الحياة خيرا لي وتوفني اذا كانت الوفاة خير الي" (ا) ولمسلم عن ابى هريرة قال :قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :"لا يتمنين احدكم الموت ،ولا يدع به من قبل ان ياتيه ،انه اذا مات احدكم ،انقطع عمله، وانه لا يزيد المؤمن عمره الا خيرا" ، وللبخارى عنه مرفوعا . " لا يتمنين احدكم الموت ، اما محسنا فلعله ان يزداد، اما مسيأ فلعله ان يستعتب ، ولا حمد والحاكم عن جابر قال رسول صلى الله عليه وسلم :"لا تمنوا الموت ، فان هول المطلع شديد ،وان من السعادة ان يطول عمر العبد حى يرزقه الله الانابة" ، وقال انس :لولا ان رسول الله صلى الله عليه وسلم نهانا عن تمني الموت لتمنيناه .اخر جاه ، ولا حمد فى حديث ابى هريرة:"الا ان يكون قد وثق بعمله" ، وعن ابى بكرة ان رجلا قال:يا رسول الله ،اى الناس خير؟قال:من طال عمره ، وحسن عمله ،قال:فايى الناس شر؟ قال:من طال عمره ،وساء عمله ،صححه الترمذى .ولا حمد عن ابى هريرة قال: كان رجلان من بلى وهم حيى من قضاعة اسلما مع رسول الله صلى الله عليه وسلم ،فاستشهد احدهما ،واخر الاخر سنة، قال طلحة بن عبيد الله:فرأيت الجنة،

فرأیت المؤخر منهما ادخل قبل الشهید، فتعجبت لذالک ،فاصبحت ،فذکرت ذالک للنبی صلی الله علیه وسلم ،فقال :الیس قد صام بعده رمضان ،وصلی ستة آلاف رکعة، اوکذا وکذا رکعة ،صلاة السنة، وله عن طلحة مرفوعاً، لیس احد افضل عند الله من مؤمن یعمر فی الاسلام لتسبیحه وتکبیره وتهلیله،وفی حدیث الرؤیا ،واذا اردت بقوم فتنة فاقبضنی الیک غیر مفتون . واخرج مالک عن عمر انه قال:اللهم قد ضعفت قوتی ،وکبرت سنی، وانتشرت رعیتی ،فاقبضنی الیک غیر مضیع ولا مقصر ،فما جاوز ذالک الشهر حتی قبض،واخرج احمد عن علیم الکندی قال: کنت مع ابی عبس الغفاری علی سطح ،فرأی قوماً یتحملون . من الطاعون ،فقال :یا طاعون خذنی الیک .ثلاثا یقولها، فقال له علیم :لم تقول هذا؟الم یقل رسول الله صلی الله علیه وسلم :لا یتمنی احدکم الموت فانه عند ذالک انقطاع عمله ولا یرد فیستعتب ؟ فقال ابو عبس:انا سمعت رسول الله صلی الله علیه وسلم یقول :بادروا بالموت ستا، امارة السفهاء،وکثرة الشرط وبیع الحکم ،واستخفافا بالدم،وقطیعة الرحم ، ونشو ا اتخذوا القرآن مزامیر، یقدمون الرجل لیغنیهم بالقرآن ،وان کان اقلهم فقها ،وللحاکم عن الحسن عن ابن عمر مثله، واخرج ابن سعد عن ابی هریرة مثله ، لکن ذکر التهاون بالذنب بدل الدم، وللطبرانی عن عمرو بن عبسة :لایتمنی احدکم الموت، الا ان ثیق بعمله، فان رأیتم فی الاسلام ستا فتمنوا الموت، وان

كانت نفسک بیدک فارسلها ،فذکر کما تقدم، واخرج الحاکم فی المستدرک عن ابن عمرو مرفوعا:تحفة المؤمن الموت، ولا حمد وسعید عن محمود بن لبید مرفوعا:اثنتان یکر ههما ابن آدم ،یکره الموت والموت خیرله من الفتنة ،ویکره قلة المال وقلة المال اقل للحساب ، واخرج ابو نعیم عن عمر بن عبد العزیز قال:انما خلقتم للابد ولکنکم تنقلون من دار الی دار. واخرج سعید فی سننه عن علی فی قوله:(والنازعات غرقا) .(۱) قال:هی الملائکة تنزع ارواح الکفار(والناشطات نشطا) (۲) هی الملائکة تنشط ارواح الکفار مابین الاظفار والجلد حی تخرجها (والسابحات سبحا) (۳) هی الملائکة تسبح بارواح المؤمنین بین السماء والارض (فالسابقات سبقا) (۴) هی الملائکة یسبق بعضها بعضا بارواح المؤمنین الی الله . واخرج ابن ابی حاتم عن ابن عباس فی قوله:(والنازعات غرقا) قال: هی انفس الکفار تنزع ثم تنشط ثم تغرق فی النار . واخرج عن الربیع بن انس فی قوله (والنازعات غرقا والناشطات نشطا) قال:هاتان الآیتان للکفار عند نزع النفس تنشط نشطا عنیفا مثل سفود جعلته فی صوف فکان خروجه شدیدا ،(والسابحات سبحا فالسابقات سبقا) قال:هاتان للمؤمنین .

واخرج عن السدی فی قوله :(والنازعات غرقا) قال:النفس حین تغرق فی الصدر. واخرج مسلم عن ابن مسعود قال:لما اسری برسول الله صلی الله علیه وسلم فانتهی الی سدرة المنتهی ، والیها ینتهی مایعرج

من الارواح. وفي حديث الاسراء عن ابي هريرة :ثم انتهى الى سدرة .فقيل له:هذه السدرة ينتهي اليها كل احد خلا من امتک على سبيلک. اخرجه ابن جرير و ابن ابي حاتم . ولمسلم عن ابي هريرة قال:اذا خرج روح المؤمن تلقاها ملكان فصعدا بها، فذكر من طيبها ، وتقول اهل السماء :روح طيبة جائت من قبل الارض ،صلى الله عليک وعلى جسد كنت تعمرينه، فينطلقون به الى ربه تعالى، ثم يقول :انطلقوابه الى آخر الاجل ،وان الكافر اذا خرجت روحه، فذكر من نتنها ، وذكر لعنا ، ويقول اهل السماء:روح خبيثة جائت من قبل الارض ، فيقال :انطلقوا به الى آخر الاجل . ولا حمد و ابن حبان والحاكم وغيرهم عنه ان النبي صلى الله عليه وسلم قال: ان المؤمن اذا قبض اتته ملائكة الرحمة بحرير ابيض، فيقولون :اخرجي راضية مرضيا عنک الى روح الله وريحان ورب غير غضبان ،فتخرج كاطيب ريح المسک ، حتى انه لينا وله بعضهم بعضا فيشمونه حتى يأتوا به باب السماء فيقولون:ماطيب هذه الريح التي جاء ت من قبل الارض! كلما اتواسماء قالوا ذالک ، حتى يأتوابه ارواح المؤمنين فلهم افرح به من احدكم بغائبه اذا قدم عليه فيسألونه:ما فعل فلان؟ فيقولون :دعوه حتى يستريح ، فانه كان في غم الدنيا ، فاذا قيل لهم :ماأتاكم ؟ فانه قدمات ، يقولون:ذهب به الى امه الهاوية . واما الكافر فتأتيه ملائكة العذاب بمسح، فيقولون :اخرجي ساخطة مسخوطا عليک الى عذاب الله

وسخطه، فتخرج كانتن ريح جيفة ، فينطلقون الى باب الارض، فيقولون: ماانتن هذه الريح!. كلما اتوا على ارض قالوا ذالک ، حتى ياتوابه ارواح الكفار .واخرج هناد و عبد في تفسيره ، والطبراني بسند رجاله ثقات، عن عبدالله بن عمرو قال: اذا قتل العبد في سبيل الله، فاول قطرة تقع على الارض من دمه يكفر الله له ذنوبه كلها ، ثم يرسل الله بريطه من الجنة، فتقبض فيها نفسه، وبجسد من الجنة حى تركب فيه روحه، ثم يعرج مع الملائكة كانه كان معهم منذ خلقه الله ، حتى يؤتى به الرحمٰن ، فيسجد قبل الملائكة ، ثم تسجد الملائكة بعده ، ثم يغفرله ويطهر، ثم يؤمر به الى الشهداء، فيجدهم فى رياض خضر وقباب من حرير، عندهم ثور و حوت يلقنانهم كل يوم بشئي . لم يلقناه بالامس، يظل الحوت فى انهار الجنة، فاذا امسى وكزه الثور بقرنه، فذكاه، فاكلوا من لحمه، فوجدوا فى طعم لحمه كل رائحة من ريح الجنة ، ويبيت الثور نافشآ فى الجنة ، ياكل من ثمرالجنة ، فاذا اصبح غدا عليه الحوت فذكاه بذنبه ، فاكلوا من لحمه، فوجدوا فى طعم لحمه كل ثمرة من الجنة، ينظرون الى منازلهم ، يدعون الله بقيام الساعة .واذا توفى الله العبد المومن ، ارسل اليه ملكين بخرقة من الجنة وريحان من ريحان الجنة ، فقالا :ايتها النفس الطيبة. اخرجى الى روح و ريحان ورب غير غضبان ، اخرجى فنعم ماقدمت ، فتخرج كاطيب رائحة مسک وجدها احدکم بانفه ، وعلى ارجاء السماء ملائكة

يقولون:سبحان الله! لقد جاء من الارض اليوم ريح طيبة ، فلا يمربباب الا فتح له، ولا ملك الا صلى عليه و شفع، حتى يؤتى به ربه عزوجل ، فتسجد الملائكة قبله، ثم يقولون :ربنا ، هذا عبدک فلان ، توفى وانت اعلم به، فيقول:مروه بالسجود، فتسجد النسمة، ثم يدعى ميكائيكل فيقال : اجعل هذه النسمة مع انفس المؤمنين ، حتى اسألک عنها يوم القيامة ، فيؤمر بقبره، فيوسع له، طوله سبعون، وعرضه سبعون، وينبذ فيه الريحان، ويبسط له فيه الحرير، وان كان معه شي ء من القرآن نوره ، والا جعل له مثل نور الشمس ، ثم يفتح له باب الى الجنة، فينظر الى مقعده من الجنة ، بكرة وعشيا.واذا توفى الله العبد الكافر، ارسل اليه ملكين وارسل اليه بقطعة يحاد انتن من كل نتن، واخشن من كل خشن ، فقالا:ايتها النفس الخبيثة ، اخرجى الى جهنم و عذاب اليم ورب عليک ساخط، اخرجى ، فساء ما قدمت ، فتخرج كانتن جيفة وجدها احدكم بانفه قط، وعلى ارجاء السماء ملائكة يقولون :سبحان الله! لقد جاء من الارض جيفة ونسمة خبيثة ، لايفتح لها باب السماء فيؤ مر بجسده ، فيضيق عليه فى القبر، ويملأ حيات مثل اعناق البخت تاكل لحمه، فلا تدع من عظامه شيأ ،ثم يرسل الله ملائكة صما عميا ، معهم فطاطيس من حديد ، لا يبصرونه فير حمونه، ولا يسمعون صوته فير حمونه ،فيضربونه ، ويخبطونه، ويفتح له باب من النار، فينظر الى مقعده من النار، بكرة وعشية ، يسأل الله ان يديم ذالک عليه ، فلا يصير الى

ماوراء ہ من النار. واخرج البیهقی وغیرہ عن ابی موسی قال: تخرج نفس المؤمن وهی اطیب ریحا من المسک . الحدیث ، واخرجه ابو داود بنحوہ ، وفیة فیصعد به من الباب الذی کان یصعد عمله منه . وفی آخرہ فی الکافر :فیردوہ الی اسفل الارضین الثری. واخرج ابن ابی حاتم وغیرہ عن ابن عباس فی قوله:(وقیل من راق) قال: قیل من یرقی بروحه، ملائکة الرحمة او ملائکة العذاب؟وفی الصحیحین:حدیث الرجل الذی اختصمت فیه ملائکة الرحمة وملائکة العذاب .واخرج سعید فی سننه عن الحسن قال:اذا احتضر المؤمن حضرہ خمسمائة ملک ، فیقبضون روحه ، فیعرجون به الی السماء ، فتلقاهم ارواح المؤمنین الماضیة ، فیر یدون ان یستخبروہ ، فتقول لهم الملائکة : ارفقوابه ، فانه خرج من کرب عظیم ، ثم یستخبرونه، حتی یستخبر الرجل عن اخیه و عن صاحبه ، فیقول هو کما عهدت، حتی یستخبرونه عن انسان قدمات قبله فیقول. اوماأتی علیکم ؟فیقولون :او قد هلک ؟ فیقول :ای والله ، فیقولون:قد ذهب به الی امه الهاویة ، فبئست الام وبئست المربیة. وللحاکم فی المستدرک عن ابراهیم بن الرحمٰن بن عوف..... مرض مرضا ، فاغمی علیه ، حتی ظنوا انه قد فاضت نفسه ، حتی قاموا من عندہ، وجللوہ ثوبا ، ثم افاق، فقال:انه اتانی ملکان فظتان غلیظان فقالا: انطلق بنا نحاکمک الی العزیز الامین. فذهبابه، فلقیهما ملکان هما ارق منهما وارحم ، فقالا: این تذهبان؟قالا :نحاکمه الی

العزیز الامین . فقالا: دعاه ، فانه ممن سبقت له السعادة وهو فی بطن امه وعاش بعد ذالک شهرا ، ثم توفی رضی الله عنه .وقال سعید فی سننه :حدثنا سفیان عن عطاء:ان سلمان اصاب مسکا، فاستودعه امراته ، فلما حضره الموت ، قال:این الذی کنت استودعتک ؟ قالت:هوذا . قال:فادیفیه بالماء ورشیه حول فراشی ، فانه یحضرنی خلق من خلق الله لا یاکلون الطعام، ولا یشربون الشراب ، ویجدون الریح.واخرج ابن ابی الدنیا عن مکحول قال:قال عمر :احضروا موتاکم، وذکروهم ، فانهم یرون مالاترون. ولسعید عن الحسن عن عمر:احضروا موتاکم، ولقنوهم لا اله الا الله . فانهم یرون ویقال لهم ، وله عن مکحول عنه:لقنوا موتاکم لا اله الا الله. واعقلوا ماتسمعون من المطیعین، فانه یجلی لهم امور صادقة .ولا بن ابی شیبة عن یزید بن شجرة الصحابی قال:مامن میت یموت حتی یمثل له جلساؤ ه عند موته ، ان کانوا اهل لهو فاهل لهو، وان کانوا اهل ذکر فاهل ذکر.ولا بن ابی الدنیا عن مجاهد نحوه ، وذکر البیهقی قول الرجل حین لقن:اشرب واسقنی، وقول الآخر:ده یازده.واخرج ابن ابی الدنیا عن حنظلة بن الاسود قال:مات مولای . فجعل یغطی وجهه مرة، ویکشفه اخری ،فذکرت ذلک لمجاهد .فقال:بلغنا ان نفس المؤمن لاتخرج حتی یعرض علیه عمله خیره وشره .واخرج ابن عساکر عن عبدالرحمن :ان معاذ بن جبل طعن ابنه عام عمواس ،فمات ،فصبر واحتسب، فلما طعن فی کفه

قال: حبيب جاء على فاقه، لا افلح من ندم ، قال: فقلت يا معاذ هل ترى شيأ ؟شكرلى ربى حسن عزائى . اتانى روح ابنى ،فبشرنى ان محمدا صلى الله عليه وسلم فى مائة صف من الملائكة المقربين والشهداء والصالحين ، يصلون على روحى، ويسوقونى الى الجنة ،ثم اغمى عليه ،فرأيته كانه يصافح قوما ،ويقول: مرحبا مرحبا ،اتيتكم ،فقضى،فرأيته فى المنام بعد ذالک حوله زحام کزحامنا على خيل بلق عليهم ثياب بيض، وهو ينادى :يا سعد بين رامح ومطعون، الحمد لله الذى اورثنا الجنة نتبوا منها حيث نشاء ، فنعم اجر العاملين ، ثم انتبهت .واخرج الشيخان عن عبادة بن الصامت ان رسول الله صلى عليه الله وسلم قال: من احب لقاء الله احب الله لقائه ،ومن کره لقاء الله کره الله لقاء ه ،فقالت عاشة رضى الله عنها :انا نكره الموت ، فقال :ليس ذالک ، ولكن المؤمن اذا حضره الموت بشر برضوان الله وكرامته، فليس شى ء احب اليه مما امامه، واحب لقاء الله واحب الله لقاء ه ، وان الكافر اذا حضر بشر بعذاب الله وعقوبته ، فليس شىء اكره اليه مما امامه ، وكره لقاء الله وكره الله لقاء ه .وقال: آدم بن ابى اياس :حدثنا حماد بن ابى سلمة عن عطاء ابن السائب عن عبدالرحمن بن ابى ليلى قال: تلا رسول الله صلى الله عليه وسلم هذه الآيات (فلو لا اذا بلغت الحلقوم) (واقعه آيت ٨٣) الآيات ، ثم قال:. اذا كان عند الموت قيل له هذا ، فان كان من اصحاب اليمين ، احب لقاء الله الخ ، كما تقدم ، و اخرجه احمد

بـمعناه، وفيه :عن عبدالرحمن حدثنی فلان بن فلان انه سمع رسول الله ﷺ:واخـرج ابـن جـريـر وغيره عن ابن جريج قال:قال النبی صلی الله عـليـه وسـلـم لـعـائشة:اذا عـاين المؤمن الملائکة ، فالوا :نرجعک الی الـدنيـا ؟فيـقـول:الـی دار الهموم والاحزان ، قدما الی الله ، واما الکافر فيـقـولـون :نـرجـعـک؟ فيـقول :رب ارجعون ، لعلی اعمل صالحا فيما تـرکـت.ولـلـترمذی وابن جرير عن ابن عباس:من کان له مال يبلغه حج بيـت ربـه ، او تجب عليه فيه زکاة فلم يفعل ، سال الرجعة عند الموت . فـقـال رجـل:يـا ابـن عبـاس اتـق الـلـه، فانما يسأل الرجعة الکفار، فقال :سـاتـلـو عـلـيـکم بذالک قرآنا :(ياايها الذين آمنوا لا تلهکم اموالکم) (مـنـافـقـون آيـت ۹) الآية . ولا بـن ابـی حاتم عن عبادة فی قوله(فروح وريحان) (واقعه آيت ۸۹) قال الروح الرحمة ، والريحان يتلقی به عند الـمـوت .وله عن ابن عباس فی قوله (فنزل من حميم) (واقعه آيت ۹۳) قـال: لا يـخرج الکافر من دار الدنيا حی يشرب کاسا من حميم .ولا بن ابـی حـاتم والحاکم وصححه عن البراء بن عازب فی قوله:(تحيتهم يوم يـلـقونه سلام) (احزاب آيت ۴۴) قال:يوم يلقون ملک الموت ، ليـس مـن مؤمـن تـقـبـض روحه الاسلم عليه . ولا بن ابی الدنيا وغيره عن ابن مسـعـود قـال:اذا جـاء مـلـک الـموت ليقبض روح المؤمن قال:ربـک يـقـرئـک الـسـلام .ولا بـن المبارک والبيهقی عن محمد بن کعب :اذا استـقـعـت نـفـس الـعـبـد الـمؤمن، جاء ه ملک الموت ، فقال : السلام

علیک یا ولی اللہ ، اللہ یقرأ علیک السلام . ثم نزع بهذه الآیة : (الذین تتو فاهم الملائکة طیبین یقولون سلام علیکم) (نحل آیت ۳۲).ولا بن جریر وغیره عن الضحاک فی قوله (لهم البشری فی الحیاة الدنیا وفی الآخرة) (یونس آیت ۶۴) قال: یعلم این هو قبل الموت.ولا بن ابی الدنیا عن جابر مرفوعا :اما قوله (فی الحیاة الدنیا) فهی الرؤیا الحسنة تری للمؤمن فیبشربها فی دنیاه ، اما قوله (وفی الآخرة) فبشارة المؤمن عند الموت ، یبشر عند الموت ان الله قد غفرلک ولمن حملک الی قبرک .واخرج البیهقی عن مجاهد فی قوله (تتنزل علیهم الملائکة) (فصلت آیت ۳) الآیة : ذلک عند الموت .ولا بن ابی حاتم عنه فی الآیة: (الا تخافوا) مما تقدمون علیه من الموت وامر الآخرة (ولا تحزنوا) علی ما خلفتم من امر دنیا کم من ولد و اهل او دین فانه سیخلفکم فی ذلک کله .وله عن زید بن اسلم فی الآیة :یبشر بها عند موته وفی قبره و یوم یبعث ، فانه لفی الجنة وما ذهبت فرحة البشارة من قبله .وقال سفیان :یبشر بثلاث بشارات ، عند الموت ،واذا خرج من القبر ، واذا فزع.ولمسلم عن ابی هریرة مرفوعا : الم تروا الانسان اذا مات شخص بصره ، قالوا :بلی. قال: فذلک حین یتبع بصره نفسه .ولا بن جریر و ابن ابی حاتم عن ابن عباس فی قوله : (ثم یتوبون من قریب) (نساء آیت ۱۷) قال:القریب مابینه وبین ان ینظر الی ملک الموت .اخرج احمد وغیره عن ابی سعید ان النبی

صلی اللہ علیہ وسلم قال:ان المیت یعرف من یغسلہ وبحملہ ومن یکفنہ و من یدلیہ فی حفرتہ .واخرج ابو نعیم عن عمرو بن دینار قال:ما من میت یموت الا روحہ فی یدملک الموت ینظر الی جسدہ ، کیف یغسل ، وکیف یکفن ، وکیف یمشی بہ ، ویقال لہ وھو علی سریرہ :اسمع ثناء الناس علیک . واخرج ابن ابی الدنیا معناہ عن جماعۃ من التابعین بلفظ :بید ملک بلااضافۃ .وللشیخین عن انس :ان النبی صلی اللہ علیہ وسلم وقف علی قتلی بدر فقال: یا فلان بن فلان. یا فلان بن فلان ھل و جدتم ما وعد ربکم حقا؟ فانی وجدت ما وعدنی ربی حقا ، فقال عمر: یا رسول اللہ ، کیف تکلم اجسادا لا ارواح فیھا ؟فقال : ماانتم باسمع لما اقول منھم ، غیر انھم لا یستطیعون ان یردوا علی شیأ . ولھما عن ابی سعید مرفوعا :اذا وضعت الجنازۃ واحتملھا الرجال علی اعناقھم ، فان کانت صالحۃ قالت:قدمونی ، وان کانت غیر صالحۃ قالت:یا ویلاہ ، فیسمع صوتھا کل شی ء الا الانسان ، ولو یسمعہ الانسان لصعق.اخرج سعید فی سننہ عن ابن عقلۃ قال:ان الملائکۃ لتمشل امام الجنازۃ ویقولون :ماقدم فلان ؟ ویقول الناس :ماترک فلان؟.وللترمذی و ابن ابی حاتم وغیرھما عن انس مرفوعا :مامن انسان الا لہ بابان فی السماء ، باب یصعد منہ عملہ، وباب ینزل منہ رزقہ، فاذا مات العبد المؤمن، بکیا علیہ .ولا بن جریر عن ابن عباس انہ سئل عن قولہ:(فما بکت علیھم السماء والارض) (دخان آیت ۲۹) ھل

تبكى السماء والارض على احد؟قال:نعم، انه ليس احد من الخلائق الاله باب فى السماء منه ينزل رزقه وفيه يصعد عمله، فاذا مات المؤمن، فاغلق بابه من السماء الذى كان يصعد فيه عمله وينزل منه رزقه، فقد بكى عليه ،واذا فقده مصلاه من الارض التى كان يصلى فيها ، ويذكر الله فيها ، بكت عليه ، وان قوم فرعون لم يكن لهم فى الارض آثار صالحة ، ولم يكن يصعد لهم الى الله منهم خير، فلم تبك عليهم السماء والارض .ولا بن ابى حاتم وغيره عن على :ان المؤمن اذمات بكى عليه مصلاه من الارض ومصعد عمله فى السماء ، ثم تلا :(فما بكت عليهم السماء والارض).ولا بن جرير عن عطاء:بكاء السماء حمرة اطرافها ، ولا بن ابى الدنيا عن الحسن مثله ، وله مثله عن سفيان بلفظ: كان يقال .واخرج عن الحسن :ان الله اذا توفى المؤمن ببلاد الغربة لم يعذبه ورحمه لغربته ، وامر الملائكة فبكته لغيبة بوا كيه عنه .

وله ولا بن جرير عن شريح بن عبيد الحضرمى مرفوعا: مامات مؤمن فى غربة غابت عنه فيها بواكيه ، الابكت عليه السماء والارض ، ثم قرأ :(فما بكت عليهم السماء والارض) ، ثم قال:انهما لا يبكيان على كافر اخرج الحاكم وغيره عن ابى سعيد ان النبى صلى الله عليه وسلم مر المدينة فراى جماعة يحفرون قبرا ، فسأل عنه، فقيل :حبيبى قدمات، فقال النبى ﷺ :لا اله الا الله ، سبق من ارضه وسمائه الى التربة الى خلق منها ! واخرج الطبرانى معناه عن ابى الدرداء وابن عمر .واخرج ابو

نعيم وغيره عن ابى هريرة قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :ادفنوا موتاكم وسط قوم صالحين ، فان الميت يتأذى بجار السوء ، كما يتأذى الحي بجار السوء ، وروى معناه من حديث علي و ابن عباس وغيرهما .واخرج ابن سعد عن معاوية بن صالح قال :لما حضر عمر بن عبدالعزيز الموت اوصاهم فقال:احفروالى ولا تعمقوا ، فان خير الارض اعلاها ، وشرها سفلها .واخرج ابن عساكر عنه انه قال لحفار لاخيه :احفر له على قدر طولک ، او الى المنکب، ولا تبعد له في الارض .وروى ابن النجار :ان عبدالصمد بن على امر هم بتعجيل بعض اهله قبل المساء ، وقال :حدثنى ابى عن جدى عن النبى صلى الله عليه وسلم قال:ان ملائكة النهار ارأف من ملائكة الليل .وفي امالي ابن بطة عن ابن عباس مرفوعا :لله ملک مؤكل بالمقابر، فاذا دفن الميت وسوى عليه و تحولوا لينصرفوا ، قبض قبضة من تراب القبر ، فرمى بها في اقفيتهم ، وقال :انصرفوا الى دنيا كم وانسوا موتاكم .وقال ابن وهب :حدثنى حى بن عبدالله عن ابى عبدالرحمن الجيلى عن ابن عمرو قال:توفى رجل با لمدينة ممن ولد بالمدينة ، فصلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم وقال . ليته مات فى غير مولده ، فقال رجل:ولم يا رسول الله ؟ قال:ان الرجل اذا مات قيس له من مولده الى منقطع اثره في الجنة .واخرج ابن ابى شيبة عن قتادة :ان انسا دفن ابنا له ، فقال :اللهم جاف الارض عن جنبيه ، وافتح ابواب السماء لروحه ، وابدله

دارا خیرا من داره .واخرج سعید بن منصور عن انس :انه کان اذا وضع المیت فی قبره قال:اللهم حاف الارض عن جنبیه ، وصعد روحه ، وتقبله، وتلقه منک بروح.واخرج ابن ماجه والبیهقی فی سننه عن ابن المسیب قال:حضرت ابن عمر فی جنازة ، فلما وضعها فی اللحد، قال :اللهم اجرها من الشیطان ومن عذاب القبر . فلما سوی الکثیب علیها ، قام جانب القبر ، ثم قال:اللهم جاف الارض عن جنبیها ، وصعد روحها ، ولقها منک رضوانا ، ثم قال:سمعته من رسول الله صلی الله علیه وسلم .واخرج سعید بن منصور عن ابن مسعود قال: کان رسول الله صلی الله علیه وسلم یقف علی القبر بعد مایسوی علیه ،فیقول :اللهم نزل بک صاحبنا، وخلف الدنیا خلف ظهره ، اللهم ثبت عند المسألة منطقه ،ولا تبتله فی قبره بما لا طاقة له به . واخرج الطبرانی فی الکبیر وابن منده عن ابی امامة عن رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:اذا مات احد من اخوانکم ، فسویتم التراب علیه ، فلیقم احدکم علی رأس قبره ، ثم یقول :یا فلان بن فلانة ، فانه یسمعه ولا یجیب ، ثم لیقل :یا فلان بن فلانة ، فانه یستوی قاعدا، ثم یقول :یا فلان بن فلانة ، فانه یقول:ارشدنا رحمک الله ،ولکن لا تشعرون ، فلیقل :اذکر ما خرجت علیه من الدنیا :شهادة ان لا اله الا الله ، و ان محمدا رسول الله ، وانک رضیت بالله ربا ، وبالاسلام دینا ، وبمحمد ﷺ نبیا ، وبالقرآن اماما. فان منکرا ونکیرا یأ خذ کل واحد منهما بید صاحبه ، ویقول

:انطلق بنا ، مانقعد عند من لقن حجته ، فيكون الله حجيجه دونهما :قال رجل :يا رسول الله ﷺ ، فان لم يعرف امه ؟قال:(ينسبه الى حواء ، يا فلان بن حواء) .واخرج احمد والحكيم الترمذى فى نوادر الاصول والبيهقى فى كتاب عذاب القبر عن حذيفة قال:كنا مع النبى صلى الله عليه وسلم فى جنازة ، فلما انتهينا الى القبر ، قعد على شفتيه ، فجعل يردد بصره فيه ، ثم قال :(يضغط فيه المؤمن ضغطة تزور منها حمائله .

و اخرج احمد والبيهقى عن عائشة عن النبى صلى الله عليه وسلم قال:ان للقبر ضغطة لوكان احد منها ناجيا نجى منها سعد بن معاذ.واخرج احمد والطبرانى والبيهقى عن جابر بن عبدالله قال:لما دفن سعد بن معاذ سبح النبى صلى الله عليه وسلم وسبح الناس معه طويلا ، ثم كبر و كبر الناس ، ثم قالوا :يا رسول الله ، لم سبحت ؟قال:لقد تضايق على هذا الرجل الصالح قبره ، حتى فرج الله عنه .

واخرج سعيد بن منصور والحكيم الترمذى والطبرانى والبيهقى عن ابن عباس:ان النبى صلى الله عليه وسلم يوم دفن سعد بن معاذ وهو قاعد على قبره قال:لو نجا من ضمة القبر احد لنجا سعد بن معاذ، ولقد ضمه ضمة ، ثم ارخى عنه .واخرج النسائى والبيهقى عن عبدالله بن عمر عن رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:هذا الذى تحرك له العرش وفتحت له ابواب السماء ، وشهده سبعون الفا من الملائكة ، لقد ضم ضمة، ثم فرج عنه، يعنى سعد بن معاذ، قال الحسن :تحرك له العرش

فرحابه .واخرج الحكيم الترمذی والحاكم والبیهقی عن ابن عمر قال
:دخل رسول الله صلی الله علیه وسلم قبر سعد بن معاذ، فاحتبس ، فلما
خرج قیل :یا رسول الله ، ما حبسک ؟قال:ضم سعد فی القبر ضمة ،
فدعوت الله ان یکشف عنه .واخرج الحكيم الترمذی والبیهقی من
طریق ابن اسحاق ، حدثنی امیة ابن عبدالله انه سال بعض اهل سعد
:مابلغكم من قول رسول الله صلی الله علیه وسلم فی هذا ؟فقالوا
:ذكرلنا ان رسول الله صلی الله علیه وسلم سُل عن ذلک ، فقال : كان
یقصر فی بعض الطهور من البول .واخرج الطبرانی عن انس قال:توفیت
زینب بنت رسول الله ﷺ ، فخرجنا معه ، فرایناه مهتما شدید الحزن ،
فقعد علی القبر هنیهة ، وجعل ینظر الی السماء ، ثم ینزل فیه ، فرأیته
یزداد حزنا ، ثم خرج ، فرایته سری عنه ، فتبسم ، فسألناه ، فقال:كنت
اذكر ضیق القبر وغمه وضعف زینب ، فكان ذلک یشق علی ، فدعوت
الله ان یخفف عنها ففعل ، ولكن ضغطها ضغطة سمعها من بین الخافقین
الاالجن والانس .واخرج ایضا بسند صحیح عن ابی ایوب :ان صبیا
دفن ،فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم :لو افلت احد من ضمة القبر
لا فلت هذا الصبی . واخرج فی الاوسط عن انس ان النبی ﷺ صلی
علی صبی او صبیة ، فقال :لوان احدا نجا من ضمة القبر لنجا هذا
الصبی .واخرج سعید بن منصور عن زاذان ابی عمرو قال:لما دفن
رسول الله ﷺ ابنته رقیة جلس عند القبر ، فتربد وجهه ، ثم سری عنه

،فسأله اصحابه ، فقال :ذكرت ابنى وضعفها وعذاب القبر ، فدعوت الله ، ففرج عنها ، وايم الله لقد ضمت ضمة سمعها من بين الحافقين .
واخرج هناد بن السرى فى الزهد عن ابن ابى مليكة قال:ماجير من ضغطة القبر احد ولا سعد بن معاذ الذى منديل من مناديله خير من الدنيا وما فيها. واخرج ايضا عن الحسن :ان النبى ﷺ قال:حين دفن سعد بن معاذ: انه ضم فى القبر ضمة حتى صار مثل الشعرة . فدعوت الله ان يرفع عنه ذلک . كان يقصر فى الطهور من البول .واخرج ابن سعد اخبرنا .... ، اخبرنى ابو معشر عن سعيد المقبرى قال:لما دفن رسول الله ﷺ سعدا ، قال:لو نجا احد من ضغطة القبر لنجا سعد، لقد ضم ضمة اختلفت منها اضلاعه من اثر البول .وقال عبدالرزاق فى المصنف عن ابن ابى نجيح عن مجاهد قال:اشد حديث سمعناه عن النبى صلى الله عليه وسلم قوله فى سعد ابن معاذ، وقوله فى امر القبر.
واخرج ابن ابى الدنيا وغيره ان نافعا مولى ابن عمر .لما حضرته الوفاة، جعل يبكى ، فقيل له:مايبكيک ؟قال: ذكرت سعدا وضغطة القبر .
وللبيهقى وغيره عن ابن المسيب :ان عائشة قالت :يا رسول الله، انک منذ يوم حدثتنى بصوت منكر ونكير وضغطة القبر، ليس ينفعنى شىء ،قال:يا عائشة ،ان اصوات منكر ونكير فى اسماع المؤمنين كالاثمد فى العين ، وان ضغطة على المؤمن كالام الشفيقة، يشكو اليها ابنها الصداع (ا) ولكن . يا عائشة . ويل للمشركين فى الله ،كيف

یضغطون فی قبورهم .وللدارمی فی مسنده عن خالد بن معدان انه قال:بلغنی ان (الم تنزیل) (سجده) تجادل عن صاحبها فی القبر تقول:اللهم ان کنت من کتابک فشفعنی فیه ،وان لم اکن من کتابک فامحنی عنه، وانها تکون کالطیر ، تجعل جنا حیها عنه ، فتشفع له،وتمنعه من عذاب القبر ، وفی تبارک مثله. فکان خالد لا یبیت حتی یقرا بها .اخرج الطبرانی والبیهقی عن ابن عمر قال:قال رسول الله ﷺ :(لیس علی اهل لا اله الا الله وحشة عند الموت ، ولا فی قبورهم ، ولا فی منشرهم.ولا بن جریر عن جویبر قال:مات ابن للضحاک بن مزاحم .ابن ستة ایام . فقال :اذا وضعت ابنی فی لحده، فابرزوجهه ، وحل عقده، فان ابنی مجلس ومسئول ،فقلت:عم یسال؟قال:عن المیثاق الذی اقر به فی صلب آدم.اخرج ابن ماجه والحاکم عن هانی. مولی عثمان .قال:کان عثمان اذا وقف علی قبر بکی حتی یبل لحیته،فیقال له :تذکر الجنة والنار فلا تبکی وتبکی من هذا؟فیقول :ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:ان القبر اول منازل الاخرة ، فان نجا منه فما بعده ایسر منه ، وان لم ینج منه فما بعده اشد منه .وقال رسول الله صلی الله علیه وسلم : (مارایت منظرا الا والقبر افظع منه) ولا بن ماجه عن البراء قال:کنا مع رسول الله صلی الله علیه وسلم فی جنازة ، فجلس علی شفیر قبر، فبکی وابکی حتی بل الثری، ثم قال:(یا اخوتی ، لمثل هذا فاعدوا)ولا حمد والنسائی عن ابن عمرو قال:توفی

رجل بالمدينة . فصلى عليه رسول الله صلى الله عليه وسلم ، فقال
(ياليته مات فى غير مولده) فقال رجل من الناس :لم يا رسول الله ؟
قال: (ان الرجل اذا توفي في غير مولده قيس له من مولده الى منقطع
اثره في الجنة .ولا بن ابى الدنيا والبيهقى عن ابن عمر مرفوعا :القبر
حفرة من حفر جهنم ، اوروضة من رياض الجنة. ولا بن ابى شيبة عن
على مثله موقوفا .ولا حمد و ابن ابى الدنيا عن وهب: كان عيسى. واقفا
على قبر ، ومعه الحواريون فذكروا القبر ووحشته وظلمته وضيقه ، فقال
عيسى :كنتم فى اضيق منه فى ارحام امهاتكم ، فاذا اراد الله تعالىٰ ان
يوسع. .ولا بن ابى الدنيا عن ابى غالب . صاحب ابى امامة . ان فتى
بالشام حضره الموت، فقال لعمه:ارايت لو ان الله تعالىٰ دفعنى الى
والدتى ماكانت صانعة بى؟قال:اذا والله كانت تدخلک الجنة ،
قال:فوالله، الله ارحم بى من والدتى، فقبض الفتى ، فدخلت القبر مع
عمه، فقلنا باللبن، فسويناه عليه ، فسقطت منها لبنة، فوثب عمه فتأخر ،
فقلت :ماشانک؟فقال:ملیء قبره نورا ، وفسح له مد بصره .ولا ابى
داؤد وغيره عن عائشة قالت :لمامات النجاشى، كنا نحدث:انه لا يزال
يرى على قبره نور .وفى تاريخ ابن عساكر عن عبدالرحمن بن عمارة
قال:حضرت جنازة الاحنف بن قيس ،فكنت فيمن نزل قبره، فلما
سويته رايته قد فسح له مد بصرى، فاخبرت بذلک اصحابى، فلم يروا
مارايت .وعن ابراهيم الحنفى قال:لما صلب ماهان الحنفى على بابه

،کنانری الضوء عنده فی اللیل .واخرج عبدالرزاق والبزار فی مسند یهما عن ابن عباس مرفوعا :اول ما یجازی به المؤمن بعد موته ان یغفر لجمیع من تبعه.ولمسلم عن ام سلمة ان رسول الله ﷺ قال:ان هذه القبور مملوءة علی اهلها ظلمة، وان الله ینورها بصلاتی علیهم . واخرج الخطیب وابونعیم عن علی قال:قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :من قال فی کل یوم مائة مرة:لا اله الا الله الملک الحق المبین. کان له امانا من الفقر، وانسا فی وحشة القبر، وفتحت له ابواب الجنة. واخرجه الخطیب من حدیث ابن عمر ایضا. ولا حمد فی الزهد عن کعب قال:اوحی الله الی موسی علیه السلام :تعلم الخیر ، وعلمه الناس ، فانی منور لمعلم العلم ومتعلمه قبورهم حتی لا یستوحشوا مکانهم .ولسعید فی سننه عن الحسن قال:قال موسی:یا رب ، مالمن عاد مریضا ؟قال: یوکل به ملائکة ، یعودونه فی قبره حتی یبعث.ولا حمد عن عائشة مرفوعا :لایحاسب احد یوم القیامة فیغفر له،یری المسلم عمله فی قبره .ولمسلم عن زید بن ثابت قال:بینما النبی صلی الله علیه وسلم فی حائط لبنی النجار، علی بغلة له، ونحن معه،اذحادت فکادت تلقیه، واذا اقبر. ستة ، او خمسة، اواربعة. فقال:(من یعرف اصحاب هذه الاقبر؟ فقال رجل :انا، فقال :(متی مات هؤلاء؟قال:ماتوا فی الاشراک ،فقال:(ان هذه الامة تبتلی فی قبورها ،فلولا ان لا تدافنوا،لدعوت الله ان یسمعکم من عذاب القبر الذی اسمع).ولهما عن عائشه:ان رسول

الـلـه صـلى الله عليه وسلم قال: ان اهل القبور يعذبون فی قبورهم عذابا تسمعه البهائم. لا حمد وغیره عن ابی سعید مرفوعا: (یسلط علی الکافر فی قبره تسعة وتسعون تنینا تلدغه حتی تقوم الساعة. وله عن عائشة مرفوعا: یرسل علی الکافر حیتان: واحدة من قبل راسه، والاخری من قبل رجلیه، یقرضانه قرضا، کلما فرغتا عادتا الی یوم القیامة. ولا بن ابی شیبة وغیره عن ابی هریره قال: قال رسول الله صلی الله علیه وسلم: تنزهوا من البول، فان عامة عذاب القبرمنه. وللبیهقی وغیره عن میمونة قالت: قال النبی ﷺ: (یامیمونة، تعوذی بالله من عذاب القبر، وان من اشد عذاب القبر الغیبة والبسول). وله عن قتادة قال: ان عذاب القبر ثلاثه، ثلث من الغیبة، وثلث من النمیمة، وثلث من البول، وله عن ابی هریرة مرفوعا نحوه، وقال: من ثلاثه: من الغیبة والنمیمة والبول، فایا کم ذالک) ولا بن ابی الدنیا عن الحویرث بن الرباب قال: بینا انا بالاثایة، اذ خرج علینا انسان من قبر، یلتهب وجهه وراسه نارا فی جامعة من حدید، فقال: اسقنی اسقنی. وخرج فی اثره انسان، یقول: لاتسق الکافر. فادرکه، واخذ بطرف له بسلسلة، فکبه، ثم جره، حتی دخلا القبر جمیعا، قال الحویرث: فصارت الناقة لا اقدر منها علی شی ء حتی النوت بعرق الضبیة فرکت، فنزلت فصلیت المغرب والعشاء، ثم رکبت، حتی اصبحت بالمدینة، فاتیت عمر بن الخطاب، فاخبرته. فقال: یا حریرث، والله ما اتهمک، ولقد اخبرتنی خبرا شدیدا،

فارسل عمر الى مشيخة من اهل كنفى الصفراء قد ادركوا الجاهلية،ثم دعا الحويرث فقال:ان هذا حدثني ،ولست اتهمه،حدثهم يا حويرث بما حدثني فحدثتهم، فقالو :قد عرفنا هذا يا امير المؤمنين ،هذا رجل من بني غفار، مات في الجاهلية ،ولم يكن يرى للضيف حقا.واخرج عن عروة قال:بينما راكب يسير بين مكة والمدينة،اذ مر بمقبرة،فاذا رجل قد خرج من قبره، يلتهب نارا،مصفدا في الحديد، فقال:يا عبدالله، انضح،يا عبدالله ،انضح، وخرج آخر يتلوه،فقال:يا عبدالله ،لاتنضح،يا عبدالله لا تنضح وغشى على الراكب،فاصبح وقد ابيض شعره، فاخبر عثمان بذالک ،فنهى ان يسافر الرجل وحده.ولا حمد و ابن خزيمة والنسائى عن ابى رافع قال:مررت مع رسول الله صلى الله عليه وسلم بالبقيع ،فقال:اف،اف، فظنت انه يريدني، فقلت:يا رسول الله ،احدثت شيأ ؟قال:وما ذاک ؟قلت افضت لي،قال :(لا، ولكن صاحب هذا القبر.فلان .بعثته ساعيا على بنى فلان ، فعل درعا ،فدرع الآن مثلها من النار.ولا بن ابى شيبة عن عمرو بن شرجيل قال:مات رجل يرون ان عنده درعا ،فاتي في قبره ،فقيل :انا جالدوک مائة جلدة من عذاب الله ، قال:فيم تجلدون ،فقد كنت اتوقى واتورع ؟ فقيل :خمسون.فلم يزالوا ينا قصونه، حتى صار الى جلدة ،فجلد ،فالتهب القبر عليه نارا ، وهلک الرجل ،ثم اعبد و قال:فيم جلد تموني؟قالوا :صليت يوما وانت على غير وضوء ،ومررت بمظلوم يستغيث فلم تغثه .واخرجه ابو

الشیخ والطحاوی عن ابن مسعود مرفوعا.واخرج البخاری عن سمرة قال: کان رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم مما یکثر ان یقول لا صحابہ:هل رای احد منکم رویا؟ وانه قال لنا ذات غداة: انه اتانی اللیلة آتیان، فقالا لی :انطلق . فانطلقت معهما، فاخرجانی الی الارض المقدسة، فاتینا علی رجل مضطجع، واذا آخر قائم علیه بصخرة ، واذا هو یهوی بالصخرة لراسه، فیثلغ راسه ،فیتدهده الحجر ههنا ،فیتبع الحجر فیاخذه،فلایرجع الیه حی یصح راسه کما کان،ثم یعود فیفعل به مثل ما فعل فی المرة الاولی ،قلت لهما :سبحان الله ! ماهذان؟قالا لی:انطلق،فانطلقنا، فاتینا علی رجل مستلق ،لقفاه،واذا آخر قائم علیه بکلوب من حدید ،واذا هو یاتی احد شقی وجهه ،بشرشر شدقه الی قفاه،ومنخره الی قفاه، وعینه الی قفاه ،ثم یتحول الی الجانب الآخر فیفعل به مثل ما فعل بالجانب الاول، فما یفرغ من ذلک الجانب حتیٰ یصح ذاک الجانب کما کان،ثم یعود علیه فیفعل مثل مافعل المرة الاولی،قلت :سبحان الله ! ماهذان ؟قالالی:انطلق ،فانطلقنا ، فاتینا علی مثل التنور،فاذا فیه لغط واصوات ،فاطلعنا فیه ،فاذا فیه رجال ونساء عراة،فاذا هم یاتیهم لهب من اسفل منهم ،فاذا اتاهم ذالک اللهب ضوضوا ،قلت ماهؤ لاء؟قالالی :انطلق . فانطلقنا ،فاتینا علی نهر احمر مثل الدم ،واذا فی النهر رجل سابح یسبح،واذا علی شط النهر رجل عنده حجارة کثیرة،واذا ذالک السابح یسبح ماسبح، ثم یاتی الذی

جمع عنده الحجارة فيفغر له فاه،فيلقمه حجرا، فينطلق فيسبح ،ثم يرجع اليه ،كلما رجع اليه فغر له فاه ، فالقمه حجرا، قلت لهما :ماهذان؟قالا :انطلق ،فاتينا على رجل كريه المرآة كاكره مااتت رآه ، واذا هو عنده نار يحشها ويسعى حولها،فقلت لهما :ماهذا ؟قالالى:انطلق . فانطلقنا فاتينا على روضة معتمة،فيها من كل نور الربيع ،واذا بين ظهرى الروضة رجل طويل لا اكاد ارى رأسه طولا فى السماء، واذا حول الرجل من اكثر ولدان رايتهم قط،قالالى:انطلق ،فانطلقنا ،فاتيا الى روضة عظيمة،لم ار روضة قط اعظم منها ،ولا احسن،قالا لى:ارق فيها ،فارقينا ،فانتهينا فيها الى مدينة منبية بلبن ذهب ولبن فضة فاتينا باب المدينة ، فاستفتحنا ،ففتح لنا ،فدخلنا ها ،فتلقانا رجال، شطر من خلقهم كاحسن ما انت راء ،وشطر كاقبح ما انت راء ،قالا لهم :اذهبوا فقعوا فى ذالک النهر ،فاذا نهر معترض يحرى ،كان مائه المحض فى البياض ،فذهبوا فوقعوا فيه،ثم رجعوا الينا ،قد ذهب السوء عنهم فصاروا فى احسن صورة ،قالالى :هذه جنة عدن ،وهذاک منزلک ،فسما بصرى صعدا ،فاذا قصر مثل الربابة البيضاء ،قالالى:هذا منزلک قلت لهما :بارک الله فيكما ،ذرانى ، فادخله ،قالا لى:اما الآن فلا ، وانت داخله،قلت لهما :فانى رأيت منذ الليلة عجبا ،فما هذا الذى رايت ؟قالا :اما الرجل الاول الذى اتيت عليه يثلغ رأسه بالحجر ،فانه الرجل ياخذ القرآن فير فضه،وينام عن الصلاة

المكتوبة ،يفعل به الى يوم القيامة،واما الرجل الذى اتيت عليه بشرشر شدقه الى قفاه ومنخره الى قفاه وعينه الى قفاه،فانه الرجل يغدو من بيته ،فيكذب الكذبة تبلغ الآفاق، فيصنع به الى يوم القيامة ، واما الرجال والنساء العراة الذين فى مثل التنور ،فانهم الزناة والزوانى،واما الرجل الذى اتيت عليه يسبح فى النهر ويلقم الحجارة ، فانه آكل الربا ،واما الرجل الكريه المرآة الذى عنده النار يحشها،فانه مالک خازن جهنم ،واما الرجل الطويل الذى فى الروضة ،فانه ابراهيم عليه السلام ،واما الولدان الذين حوله ،فكل مولود مات على الفطرة،قالوا :يا رسول الله ،واولاد المشركين ؟قال:واولاد المشركين ،واما القوم الذين كانوا شطر منهم حسن وشطر منهم قبيح ،فانهم قوم خلطوا عملا صالحا وآخر سيأ،تجاوز الله عنهم ، وانا جبريل وهذا ميكائيل .واخرج ابن عساكر عن على نحوه:فمضيت ، واذا بتل اسود عليه قوم مخبطون تنفح النار فى ادبارهم ،فتخرج من افواههم ومناخرهم وآذانهم واعينهم ،الى ان قال: واما صاحب الكلوب الذى رأيت ،فاولئک الذين كانوا يمشون بين المؤمنين بالنميمة ، فيفسدون بينهم فهم يعذبون بها حتى يصيروا الى النار ، واما القوم الخبلون فاولٓئک الذين يعملون عمل قوم لوط الفاعل والمفعول به ،فهم يعذبون حتى يصيروا الى النار .وللخطيب عن ابى موسى مرفوعا :رايت رجالا تقرض جلودهم بمقاريض من نار،قلت :ماشأن هؤلاء؟قال:هؤ لاء الذين يتزينون الى مالايحل لهم، ورأيت خباء

خبيث الريح فيه صباح،قلت :ماهذا ؟قال: هن نساء يتزين الى مالا يحل لهن. وللبيهقى عن ابى سعيد فى حديث الاسراء قال:ثم مضيت هنيهة، فاذا انا باخونة، عليها لحم مشرح،ليس يقربه احد ،واذا انا باخونة ، عليها لحم قد اروح ونتن ،عندها اناس ياكلون منها ،قلت:ياجبريل، ماهؤلا ء؟قال: قوم من امتک ، يتركون الحلال و يأتون الحرام ، ثم مضيت هنيهة، فاذا انا باقوام بطونهم امثال البيوت،كلما نهض احدهم خر ،يقول:اللهم ،لاتقم الساعة ، وهم على سابلة آل فرعون ،فتجىء السابلة،، فتطأهم ،فسمعتهم يضجون الى الله،قلت:يا جبريل ،من هؤلا ؟قال:هؤلا ء من امتک الذين ياكلون الربا ،ثم مضيت هنيهة، فاذا انا باقوام مشافرهم كمشافر الابل، فتفتح افواههم ، ويلقمون من ذالک الجمر، ثم يخرج من اسافلهم ،قلت:من هؤلاء ؟قال:هؤلا ء من امتک ، الذين ياكلون اموال اليتامى ظلما ، ثم مضيت هنيهة، فاذا انا باقوام يقطع من جنوبهم اللحم ،فيلقمون ، فيقال: كل كما كنت تاكل من لحم اخيک ،قلت :من هؤلا ء؟قال:هؤلاء اللمازون .وله ولا بن عدى عن ابى هريرة فى حديث الاسراء:ثم اتى على قوم ،على اقبالهم رقاع،وعلى ادبار هم رقاع،يسرحون كما تسرح الابل والغنم ،ويا كلون الضريع والزقوم ورضف جهنم وحجارتها ،قلت :من هؤلاء ؟قال:هؤلاء الذين لايؤدون صدقات اموالهم ،ثم اتى على قوم بين ايديهم لحم ينضج فى قدر، ولحم آخرنىء خبيث ، فجعلوا ياكلون من النى ء ، ويدعون

النضيح الطيب ،قلت :من هؤلا ء؟قال:الرجل يقوم من عند امرأته حلالا فياتى المرأة الخبيثة ،فيبيت معها حتى يصبح ،والمرأة تقوم من عند زوجها حلالا طيبا فتاتى الرجل الخبيث ، فتبيت عنده حتى تصبح ، ثم اتى على رجل قد جمع حزمة عظيمة، لا يستطيع حملها ،وهو يزيد عليها ، فقال:ما هذا ؟قال:هذا الرجل يكون عنده امانات الناس لايقدر على ادائها ،وهو يحمل عليها .ثم اتى على قوم تقرض السنتهم و شفاههم ،بمقاريض من حديد ،كلما قرضت عادت كما كانت ،لا يفتر عنهم من ذالک شیء ،قال:ماهؤلا ء؟قال:خطباء الفتنة.ولا بی داؤد عن انس قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :لما عرج بی مررت باقوام لهم اظفار من نحاس يخمشون وجوههم و صدرورهم ،قلت :من هؤلا ء يا جبريل ؟قال:الذين ياكلون لحوم الناس ويقعون فی اعراضهم . وفی تاريخ ابن عساكر بسنده عن عمرو بن اسلم الدمشقی قال:مات عندنا رجل بالثغر ، فدفن ،فحفر عليه فی اليوم الثالث ،فاذا اللبن بحاله منصوب ،وليس فی اللحد شیء فسئل وكيع بن الجراح عن ذالک ، فقال:سمعنا فی حديث :ان من مات وهو يعمل عمل قوم لوط ساربه قبره حتى يصير معهم ويحشر معهم .ولا بن ابی الدنيا عن مسروق قال:ما من ميت يموت وهو يسرق اويزنی اوياتی شيأ من هذه الا جعل معه شجاعان ينهشانه فی قبره.واخرج ابن خزيمة وابن حبان عن ابی امامة . وسنده جيد. قال:خرج علينا رسول الله صلى الله عليه وسلم

بعد صلاة الصبح، فقال: انی رأيت رؤيا . وهی حق .فاعقلوها ، اتانی رجل ،فاخذ بيدی، فاستبعنی ،حتی اتی جبلا وعرا طويلا ،فقال لی: ارقه ،فقلت :لا استطيع ، فقال:انی سأسهله لک، فجعلت كلما رفعت قدمی وضعتها علی درجة ،حتی استويت الی سواء الجبل،فانطلقنا ، فاذا نحن برجال ونساء مشققة اشداقهم، قلت :من هؤلاء؟ قال:هؤلاء الذين يقولون مالا يفعلون.ثم انطلقنا ، فاذا نحن برجال ونساء مسمرة اعينهم وآذانهم، قلت:ماهؤلا ء؟قال:هؤلاء الذين يرون اعينهم مالاترى ويسمعون آذانهم مالا يسمعون ،ثم انطلقنا، فاذا نحن بنساء معلقات بعراقيبهن، مصوبة رؤوسهن ،تنهش اقدامهن الحيات،قلت:ماهؤلاء ؟قال:هؤلاء اللاتی يمنعن اولادهن البانهن، فانطلقنا ،فاذا نحن برجال ونساء معلقين بعراقيبهم،مصوبة رؤوسهم ، يلحسون من ماء قليل وحما، قلت:ماهؤلاء؟قال:هؤلاء الذين يصومون ثم يفطرون قبل تحلة صومهم ،ثم انطلقنا ،فاذا نحن برجال ونساء اقبح شیء منظرا، اقبحه لبوسا،وانتنه ريحا ،كان ريحهم ريح الراحيض،قلت:من هؤلاء؟قال:هؤلاء الزانون والزناة،ثم انطلقنا ،فاذا نحن بموتی اشدشیء انتفاخا، واقبحه ريحا ،قلت:من هؤلاء ؟قال:هؤلاء موتی الكفار،ثم انطلقنا ،فاذا نحن برجال تحت الشجر ،قلت :من هؤلاء؟قال:هؤلاء موتی المسلمين،ثم انطلقنا ،فاذا نحن بغلمان وجوار يلعبون بين نهرين ،قلت:من هؤلاء ،قال:هؤلاء ذرية المؤمنين ،ثم انطلقنا ،فاذا نحن برجال

احسن شيء وجوها،واحسنه لبوسا،واطيبه ريحا،كان وجوههم القراطيس،قلت ماهؤلاء ؟قال:هؤلاء الصديقون والشهداء والصالحون . ثم انطلقنا ، فاذا نحن بثلاثة يشربون خمرا لهم ،ويتغنون،قلت:من هؤلاء؟قال:زيد بن حارثة ،وجعفر بن ابى طالب،وعبدالله بن رواحة .
واخرج ابن ابى الدنيا عن مرثد بن حوشب قال:كنت جالسا عند يوسف ابن عمر والى جنبه رجل. كان شقة وجهه صفحة من حديد. فقال له يوسف:حديث مرثدا بما رأيت ،قال:حفرت قبر انسان ليلا، فلما دفن وسووا عليه، اقبل طائران ابيضان مثل البعيرين ،حتى سقط احدهما عند رأسه والاخر عنه رجليه ،ثم اثاراه،ثم تدلى احدهما فى القبر والاخر على شفيره ،فجئت فجلست على شفير القبر ،فسمعته يقول:الست الزائر اصهارك فى ثوبين ممصرا نسجهما كبرا وتمشى الخيلاء ؟فقال:انا اضعف من ذالك ،فضربه ضربة امتلأ القبر حتى فاض ماء ودهنا،ثم اعاد واعاد عليه القول ،حتى ضربه ثلاث ضربات،ثم رفع رأسه،فنظر الى فقال:انظروا. اين هوجالس ،نكسه الله ،ثم ضرب جانب وجهى فسقطت ليلتى،حتى اصبحت كماترى .وله عن ابى اسحاق الفزارى:انه اتاه رجل فقال:كنت انبش القبور، وكنت اجد قوما وجوههم لغير القبلة. فكتب الى الاوزاعى يسأله،فقال:اولئك قوم ماتوا على غير السنة.وللترمذى وصححه عن عمارة بن عمير قال:لما قتل عبيد الله بن زياد ، اتى برأسه ورئووس اصحابه فالقيت فى الرحبة،

فجاء ت حية عظيمة،فتفرق الناس من فزعها ،فتخللت الرؤوس،حتى دخلت في منخر عبيد الله ابن زياد،ثم خرجت من فيه،ثم دخلت من فيه وخرجت من انفه،ففعلت به مرارا،ثم ذهبت،ثم عادت ففعلت به مثل ذالک .مرارا. من بين الرؤوس،ولا يدرى من اين جاء ت ولا اين ذهبت.وللبيهقي في الشعب عن عبدالحميد بن محمود المعولى قال: كنت جالسا عند ابن عباس ،فاتاه قوم،فقالوا: انا خرجنا،ومعنا صاحب لنا، حتى اتينا ذات الصفاح،فمات،فهيناه ،ثم انطلقنا ،فحفرنا له قبرا ولحدنا له، فلما فرغنا من لحده ،فاذا نحن باسود ،قدملا اللحد، فتركناه ، وحفرنا له مكانا آخر ،فلما فرغنا من لحده، اذا نحن باسود قد ملا اللحد، فقال ابن عباس: ذالک عمله الذى كان يعمل ،انطلقوا فادفنوه في بعضها ، فوالذى نفسي بيده لو حفرتم الارض كلها لوجدتموه فيها ، فانطلقنا فدفناه في بعضها ،فلما رجعنا سألنا امرأته :ماكان عمل زوجک؟قالت: كان يبيع الطعام ،فياخذ منه كل يوم قوت اهله ثم يقرض الفضل مثله فيلقيه فيه.وروى تمام عن ابي على محمد بن ماهان الانصارى عن عصمة بن ابى عصمة البخارى عن احمد بن عمار بن خالد التمار عن عصمة العباداني قال: كنت اجول في بعض الفلوات اذ ابصرت ديرا ، واذا في الدير صومعة، واذا في الصومعة راهب ،فقلت له:حدثني باعجب مارايت في هذا الموضع ،قال:نعم ، بينما انا ذات يوم ،اذ رايت طائرا ابيض مثل النعامة،قد وقع على تلک الصخرة،فتقيا

رأسا ثم رجلا ثم ساقا،فاذا هو كلما تقيا عضوا من تلك الاعضاء
،التمت بعضها الى بعض اسرع من البرق، حتى استوى رجلا جالسا،
فاذا هم بالنهوض نقره الطائر نقرة قطعه اعضاء،ثم يرجع فيبتلعه ،فلم
يزل على ذالک ایاما ،فكثر تعجبى منه وازددت يقينا بعظمة الله تعالى ،
وعلمت ان هذه الاجساد حياة بعد الموت ،فالتفت اليه يوما ،فقلت:ايها
الطائر، سألتک بحق الله الذى خلقک وبراک، الاامسكت عنه حتى
اسائله،فيخبرنى بقصته،فاجابنى الطائر بصوت عربى طلق:لربى الملک
وله البقاء ،الذى يفئ كل شىء ويبقى ، انا ملک من ملائكة الله،موكل
بهذا الجسد لما اجرم،فالتفت اليه ،فقلت:يا هذا الرجل المسىء الى
نفسه،ماقصتک؟ومن انت؟قال:انا عبدالرحمن بن ملجم قاتل على
،وانى لما قتلته وصارت روحى بين يدى الله، ناولنى صحيفة مكتوب
فيها ما عملته من الخير والشرمنذ ولدتنى امى الى ان قتلت عليا، وامر
الله هذا الملک بعذابى الى يوم القيامة ، فهو يفعل بى ماتراه.ثم سكت
فنقره ذالک الطائر نقرة نثر اعضا ئه بها ،ثم جعل يبتلعه عضوا ،ثم
مضى.قال السيوطى :هذا الاسناد ليس فيه من تكلم فيه سوى ابى
على،فقالالذهبى :انه كان متهما .قال ابن رجب :وقد رويت هذه
الحكاية من وجه آخرجها ابن النجار فى تاريخه ، وايضا من طريق ابى
عبد الله الرازى صاحب السداسيات عن ابى بكر بن ابى الاصبع
قال:قدم علينا شيخ غريب.فذكر :انه كان نصرانيا سنين، وانه تعبد فى

صومعة . فذكر شبيها بالحكاية.واخرج ابن الجوزی عن محمد بن یوسف الفریابی قال:سمعت اباسنان . وکان رجلا صالحا. یقول:عزیت رجلا باخیه ، فوجدته جزعا، فقال:انما اجزع لمارایت ،لما دفنته، وسویت التراب علیه ،اذا صوت من القبر یقول:اوه ،فقلت:اخی والله فکشفت التراب ،فقیل : یا عبدالله لا تنبشه ،فرددت علیه التراب،فلما ذهبت لاقوم اذا هو یقول:اوه، فقلت:والله لا ترکت نبشه، فنبشته ، فاذا هو مطوق بطوق من نار، قد التمع علیه القبر نارا ، فطمعت ان اقطع ذالک الطوق، فضربته بیدی لا قطعه،فذهبت اصابعی، فاخرج لنا یده ،فاذا اصابعه الاربع قد ذهبت،فاتیت الاوزاعی ،فحدثته ،قلت:یا ابا عمرو، یموت الیهودی والنصرانی والکفار ولا نری مثل هذا؟فقال:نعم :اولئک لا شک انهم فی النار، ویریکم الله فی اهل التوحید لتعتبروا.

قال ابن القیم:وحدثنا ابو عبدالله محمد بن الحرانی:انه خرج من داره بآمد . بعد العصر. الیٰ بستان ،فلما کان قبل غروب الشمس ، توسط القبور، واذا قبر منها وهو جمرة نار مثل کور الزجاج ، والمیت فی وسطه ،قال:وسالت عن صاحب القبر ،فاذا هو مکاس قد توفی فی ذالک الیوم.واخرج هناد فی الزهد عن مجاهد قال:للکفار هجعة،یجدون فیها طعم النوم حتی یوم القیامة ،فاذا صیح باهل القبور،یقول الکافر:(یاویلنا من بعثنا من مرقدنا؟) فیقول المؤمن الی جنبه (هذا ما وعدنا الرحمن وصدق المرسلون) (یٰسین آیت ۵۲).

اخرج الطبرانی وغیرہ عن عبدالرحمن بن سمرۃ قال: خرج علینا رسول
الله صلی الله علیه وسلم ذات یوم،فقال: انی رأیت البارحۃ عجبا، رأیت
رجلا من امتی جاء ہ ملک الموت لیقبض روحہ،فجاء برہ بوالدیه
،فردہ عنه ،ورأیت رجلا من امتی قدبسط علیه عذاب القبر، فجاء ہ
وضوء ہ فاستنقذہ من ذالک ،ورأیت رجلا من امتی احتوشته الشیاطین
،فجائه ذکر الله فخلصه من بینهم ،ورأیت رجلا من امتی قد احتوشته
ملائکۃ العذاب، فجاء ته صلاته فاستنقذته من ایدیهم ، ورأیت رجلا من
امتی یلهث عطشا، کلما ورد حوضا منع عنه، فجاء ہ صیامه فسقاہ
وارواہ ،ورأیت رجلا من امتی والنبیون قعود حلقا حلقا، کلما دنا من
حلقۃ طردته، فجاء ہ اغتساله من الجنابۃ فاخذہ بیدہ واقعدہ الی جنبی
ورأیت رجلا من امتی بین یدیه ظلمۃ،وخلفه ظلمۃ ، وعن یمینه
ظلمۃ،وعن یسارہ ظلمۃ، ومن فوقه ظلمۃ ، ومن تحته ظلمۃ ،فهو متحیر
فیها ،فجاء ہ حجه وعمرته ، فاستخرجاہ من الظلمۃ، وادخلاہ فی النور ،
ورأیت رجلا من امتی یکلم المؤمنین ولا یکلمونه،فجاء ته صلۃ الرحم،
فقالت: یامعشر المؤمنین ، کلموہ.فکلموہ ، ورأیت رجلا من امتی یتقی
وهج النار وشررها بیدہ عن وجهه ،فجاءتْ صدقته ،فصارت سترًا علی
وجهه وظلا علی رأسه، ورأیت رجلا من امتی اخذته الزبانیۃ من کل
مکان، فجاء ہ امرہ بالمعروف ونهیه عن المنکر ،فاستنقذاہ من ایدیهم،
وادخلاہ مع ملائکۃ الرحمۃ ،ورأیت رجلا من امتی جاثیا علی رکبتیه ،

وبينه وبين الله حجاب،فجاء ه حسن خلقه ، فاخذبيده و ادخله على الله، ورأيت رجلا من امتى قد هوت صحيفته من قبل شماله، فجاء ه خوفه من الله عزوجل ،فاخذ صحيفته فوضعها في يمينه ،ورأيت رجلا من امتى قد خف ميزانه،فجاء ته افراطه، فثقلوا ميزانه، ورأيت رجلا من امتي قائما على شفير جهنم، فجاء ه وجله من الله فاستنقذه من ذالک ومضى، ورأيت رجلا من امتى هوى في النار . فجا ء ته دموعه الي بكى من خشية الله في الدنيا ، فاستخرجته من النار، ورأيت رجلا من امتى قائما على الصراط يرعد كما ترعد السعفة ،فجاء ه حسن ظنه بالله ،فسكن رعدته ومضى ورأيت رجلا من امتى على الصراط يزحف احيانا ويجو احيانا ، فجاء ته صلاته على ،فاخذته بيده ، فاقامته، ومضى على الصراط ، ورأيت رجلا من امتى انتهى الى ابواب الجنة فغلقت الابواب دونه ،فجاء ته شهادة ان لا اله الا الله ، ففتحت له الابواب وادخلته الجنة ، ورأيت ناسا تقرظ شفاههم ،فقلت:يا جبريل ، من هؤلا ء؟قال:المشاء و ن بالنميمة بين الناس ،ورأيت رجالا معلقين بالسنتهم، فقلت:من هؤلاء يا جبريل؟ قال:هؤلاء الذين يرمون المؤمنين والمؤمنات بغير ما اكتسبوا.وللترمذى وصححه وابن ماجه عن المقدام بن معد يكرب قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :للشهيد عند الله ست خصال:يغفرله في اول دفعة من دمه ،ويرى مقعده من الجنة ، ويجار من عذاب القبر، ويأمن من الفزع الاكبر، ويوضع على رأسه تاج الوقار،

الیاقوتة منه خیر من الدنیا وما فیها ، ویزوج بثنتین وسبعین زوجة من الحور العین ، ویشفع فی سبعین من اقاربه.اخرج مسلم عن انس ان النبی صلی الله علیه وسلم لیلة اسری به مر بموسی علیہ السلام وهو قائم یصلی فی قبره .ولا حمد عن عفان عن حماد عن ثابت انه قال:اللهم ان كنت اعطیت احدا الصلاة فی قبره ،فاعطی الصلاة فی قبری .ولابی نعیم عن جبیر قال:انا . والله الذی لا اله الا هو. ادخلت ثابتا البنانی فی لحده ،ومعی حمید الطویل ،فلما سوینا علیه اللبن، سقطت لبنة، فاذا انا به یصلی فی قبره .وله ولا بن جریر عن ابراهیم بن المهلبی قال:حدثنی الذین كانوا یمرون بالجص بالاسحار، قالوا :كنا اذا مررنا بجبانة قبر ثابت البنانی سمعنا قرائة القرآن.وللتر مذی وحسنه عن ابن عباس قال:ضرب بعض اصحاب النبی صلی الله علیه وسلم خباء ه علی قبر، وهو لا یحسب انه قبر، فاذا فیه انسان یقرأ سورة الملک حتی ختمها ، فاتی النبی صلی الله علیه وسلم فاخبره فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم :هی المانعة، هی المنجیة ،تنجیه من عذاب القبر .وللنسائی والحاكم عن عائشة قالت:قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :نمت فرایتنی فی الجنة. ولفظ النسائی :دخلت الحنة.فسمعت صوت قاری ء یقرأ ،فقلت:من هذا ؟قالوا:حارثة بن النعمان فقال:رسول الله صلی الله علیه وسلم :كذاک البر،كذاک البر،كذاک البر، وكان ابر الناس بامه.ولا بن ابی الدنیا عن الحسن قال:بلغنی ان المؤمن اذا مات ولم

يحفظ القرآن امر حفظته ان يعلموه القرآن فی قبره حتی یبعثه الله یوم القیامة مع اهله. وله عن یزید الرقاش نحوه ،وروی السلفی معناه من مراسیل عطیة العوفی.ولا بن ابی شیبة عن ابن سیرین قال: کان یحب حسن الکفن ،ویقول انهم یتزاورون فی اکفانهم ، ومعناه فی مسند ابن ابی اسامة عن جابر مرفوعا،وفیه :ویتباهون ویتزاورون فی قبورهم.

ولسلم من حدیثه:اذا ولی احدکم اخاه فلیحسن کفنه.وللترمذی و ابن ماجه ومحمد بن .یحی الهمدانی فی صحیحه عن ابی قتادة مرفوعا:اذا ولی احدکم اخاه فلیحسن کفنه ،فانهم یتزاورون فی قبورهم .واخرج ابن ابی الدنیا بسند لا باس به عن راشد بن سعد:ان رجلا توفیت امرأته، فرای نساء فی المنام، ولم یرامرأته معهن ،فسألهن عنها ،فقلن:انکم قصرتم فی کفنها ،فهی تستحی تخرج معنا فاتی الرجل النبی صلی الله علیه وسلم ،فاخبره ، قال النبی صلی الله علیه وسلم :انظر هل الی ثقة من سبیل ؟ فاتی رجلا من الانصار قد حضرته الوفاة ،فاخبره، فقال الانصاری:ان کان احد یبلغ الموتی بلغت. فتوفی الانصاری، فجاء بثوبین مزودین بالزعفران،فجعلهما فی کفن الانصاری، فلما کان اللیل رأی النسوة،ومعهن امرأته ،وعلیها الثوبان الاصفران.وروی ابن الجوزی عن محمد بن یوسف الفریابی:قصة المرأة التی رأت امها فی المنام ، تشکو الیها الکفن ،فقصوا علی محمد وسألوه ، وفیه :ان امها قالت لها:اشتروالی کفنا ،وابعثوه مع فلانة، قال الفریابی:فذکرت

الحديث:انهم يتزاورون فی اکفانهم ، فقلت:اشتروا لها کفنا ، فماتت المرأة فی الیوم الذی ذکرت ، ووضعوه معها .واخرج ابن ابی شیبة عن عمیر :ان معاذ بن جبل اوصی امرأته وقد خرج ،فماتت فکفناها فی ثیاب لها خلقان،فقدم وقد رفعنا ایدینا عن قبرها ،فقال:فی کم کفنتموها؟ قلنا:فی ثیابها الخلقان،فنبشها وکفنها فی ثیاب جدد وقال:احسنوا اکفان موتاکم، فانهم یحشرون فیها .ولا بن ابی الدنیا عن مجاهد قال:ان الرجل لیبشر بصلاح ولده فی قبره.وقال السدی فی قوله :(ویستبشرون باللذین لم یلحقوا بهم من خلفهم)(آل عمران آیت ١٧٠). الایة یؤتی الشهید بکتاب ،فیه ذکر من یقدم علیه من اخوانه، یبشربه ،فیستبشربه کما یستبشر اهل الغائب بقدومه فی الدنیا .واخرج ابن عساکر عن میمون بن مهران عن ابن عباس قال:قلت لرسول الله صلی الله علیه وسلم :رأیتک تناجی دحیة الکلبی ،فکرهت ان اقطع مناجاتکما .قال:وقد رأیته ! قال:هو جبریل ، اما انه سیذهب بصرک ویرده الله علیک فی موتک قال:فلما قبض ابن عباس ،ووضع علی سریره جاء طائر شدید الوضح ،فدخل فی اکفانه، فلمسوه،فقال عکرمة :ماتصنعون؟ هذا بشری النبی صلی الله علیه وسلم له ، فلما وضع فی لحده تلقی بکلمة سمعها من کان علی شفیر القبر:(یاایتها النفس المطمئنة ارجعی الی ربک راضیة مرضیة) (فجر آیت ٢٧) الآیة .

واخرج نحوه عن الهدی حدثنی ابی عن ابیه عن جده عن ابن عباس وفی

آخـره :و كـنـا نتـحدث انه رد على عبدالله بصره حين مات .ولا بن ابى شيبة وسـعـيـد والـحاكم عن حذيفة انه قال عند موته :ابتاعوا لى ثوبين ، ولا عـلـيـكـم الاتـغالوا ،فان يصب صاحبكم خيرا يكس خيرا منهما والا سـلبهـما سلبا سريعا.وللبيهقى من طرق عنه ولفظه:فانهما لن يتركا على الا قـلـيـلا حتى ابدل بهما خيرا منهما اوشرا منهما .ولا بن ابى الدنيا عن عـمـر نـحـوه، وفيـه :واقصروا فى حفرتى ، فانه ان كان لى عندالله خير وسـع لـى قبـرى مـدبـصـرى ،وان كـنـت غيـر ذالك ضيقها على حتى تـخـتـلـف اضـلاعـى .واخـرج سـعـيـد عـن عـائشة بنت اهبان بن صيفى الـصـحـابـى قالت:او صانا انا نكفنه فى قميص ، قالت :فلما اصبحنا من الغد من يوم دفناه، اذا نحن بالقميص الذى دفناه فيه على المشجب.

ولـلبيهـقـى عـن انـس قـال:جهـز عمر جيشا واستعمل عليهم العلاء بن الـحـضـرمـى،وكنت فى غزاته،فلما رجعنا مات فى الطريق ،فدفناه،فاتى رجـل بـعـد فـراغنا من دفنه ،فقال من هذا؟فقلنا:هذا من خير البشر ،هذا ابن الحضرمى، فقال:ان هذه الارض تلفظ الموتى ،فلو نقلتموه الى ميل او ميـلـيـن، الـى ارض تقبل الموتى . فنبشـنـاه ، فلما وصلنا الى اللحد اذا صـاحبـنـا ليس فيه، واذا اللحد مد البصر نورا يتلا لا، فاعدنا التراب الى الـقـبـر ،ثـم ارتحلنا .ورواه ابو نعيم عن ابى هريرة،ولفظه:دفناه فى الرمل ،ثـم قـلـنـا:يـجـىء سبع فياكله،فحفرناه ،فلم نره.وذكر ابن الجوزى عن جعـفـر الـسـراج عـن بـعـض شيوخه قال:كشف قبر بقرب الامام احمد

،واذا علی صُدر المیت،ریحانة تهتز.ولا بن ابی الدنیا عن مسکین بن بکیر:ان ورادا العجلی لما مات وحفروا له وجدوا لحده مفروشا بالریحان،فاخذ منه، فمکث سبعین یوما طریا لایتغیر،یغدو الناس ویروحون، ینظرون الیه ،فاکثر الناس فی ذالک ، فاخذه الامیر وفرق الناس خشیة الفتنة ،ففقده الامیر من منزله ،لایدری کیف ذهب . وللخطیب عن محمد بن مخلد الحافظ :انه نزل لیلحد امه، فانفرجت فرجة عن قبر ، فاذا رجل علیه اکفان جدد،وعلی صدره طاقة یا سمین طریة، فاخذتها فشممتها ،فاذا هی اذکی من المسک ،فشمها جماعة کانوا معی ،ثم رددتها الی موضعها ،وسددت الفرجة .وفی طبقات ابن سعد عن ابی سعید الخدری قال:کنت ممن حفر لسعد بن معاذ قبره بالبقیع، وکان یفوح علینا المسک کلما حفرنا.وله عن محمد بن شرجیل بن حسنة قال:اخذ انسان قبضة من تراب قبر سعد ،فذهب بها ،ثم نظر الیها بعد ذالک ،فاذا هی مسک .ولا حمد عن جابر قال:قدم اعرابی ، ونحن مع النبی ﷺ فی مسیر، فقال :اعرض علی الاسلام ،الحدیث ، وفیه :فبینما نحن کذالک اذ وقع من بعیره علی هامته ،فمات.فقال رسول الله صلی الله علیہ وسلم :هذا الذی تعب قلیلا و نعم طویلا ،احسب انه مات جائعا، انی رایت زوجتیه من الحور العین ،وهما یدسان فی فیه من ثمار الجنة .وللترمذی عن ابی هریرة مرفوعا :رایت جعفرا یطیر فی الجنة مع الملائکة .ولا بن ابی شیبة عن صفیة

بنت شيبة قالت: كنت عند اسماء حين صلب الحجاج ابن الزبير ، فاتاها ابن عمر يعزيها ،فقال:ياهذه، اتقي الله واصبرى ،فان هذه الجثث ليست بشي ء ،وانما الارواح عند الله،قالت:وما يمنعني من الصبر وقد اهدى راس يحى بن زكريا عليهما السلام الى بغي من بغايا بني اسرائيل .واخرج ابن سعد عن خالد بن معدان قال:لما انهزمت الروم يوم اجنادين ،انتهوا الى موضع لا يعبره الاانسان انسان ،فجعلت الروم تقاتل عليه،فتقدم هشام بن العاص وقاتلهم حتى قتل ،ووقع على تلك الثلمة فسدها ، فلما انتهى المسلمون اليها هابوا ان يوطؤه الخيل ،فقال عمرو بن العاص:ان الله قد استشهده ورفع روحه، وانما هي جثة ، فاوطؤها الخيل ، ثم وطئه هو و تبعه الناس ،حى قطعوه ،وللحاكم وصححه عن انس :ان رجلا اسود اتى النبى صلى الله عليه وسلم ،فقال:ان انا قاتلت حتى اقتل فاين انا ؟قال:في الجنة. فقاتل حتى قتل ، فاتاه النبى صلى الله عليه وسلم فقال:لقد بيض الله وجهک وطيب ريحک. وقال لهذا اولغيره:لقد رأيت زوجته من الحور العين نازعته جبة له من صوف ،تدخل بينه وبين جبته.وللبيهقي بسند حسن عن ابن عمر :ان اعرابيا استشهد مع النبى صلى الله عليه وسلم ،فقعد عند رأسه مسورا يضحک ، ثم اعرض عنه ،فسئل عن ذالک ،فقال:اما سرورى فلما رأيت من كرامة روحه على الله ، واما اعراضي عنه فان زوجته من الحور العين الآن عند رأسه .اخرج ابن عبدالبر عن ابن عباس قال:قال رسول

الله صلى الله عليه وسلم :ما من احد يمر بقبر اخيه المؤمن . كان يعرفه
فى الدنيا .فيسلم عليه ، الا عرفه ورد عليه السلام ، صححه عبد الحق
،وفى الباب عن ابى هريرة و عائشة.ولا حمد والحاكم عنها قالت
: كنت ادخل البيت ، فاضع ثوبى ، واقول:انما هو ابى وزوجى ،فلما
دفن عمر معهما مادخلته الا وانا مشدودة على ثيابى حياء من عمر.
وللبيهقى والحاكم عن ابى هريرة مرفوعا :اشهد انهم احياء عندالله ،
فزوروهم ، وسلموا عليهم ، فوالذى نفسى بيده لا يسلم عليهم احد الا
ردوا عليه الى يوم القيامة. يعنى مصعب بن عمير واصحابه . وللحاكم
وصححه عن عبدالله بن ابى فروة ان النبى صلى الله عليه وسلم زار
قبور الشهداء باحد،فقال:اللهم ان عبدك ونبيك يشهد ان هؤلاء
شهداء، وان من زارهم او سلم عليهم الى يوم القيامة ردوا عليه .واخرج
ابن سعد عن ابن المسيب :انه كان يلازم المسجد ايام الحرة، والناس
يقتلون ،قال:فكنت اذا حانت الصلاة اسمع اذانا يخرج من قبل القبر
النبوى. واخرج الخطيب عن ابراهيم بن اسماعيل بن خلف قال: كان
احمد ابن نصر خالى،فلما قتل فى المحنة وصلب اخبرت ان الرأس يقرأ
القرآن ، فمضيت فبت قريبا منه، فلما هدأت العيون سمعت الرأس
يقرأ:(آلم .احسب الناس ان يتركوا) (عنكبوت) قال الذهبى رويت
هذه الحكاية من غير وجه .واخرج ابن عساكر من طريق ابى صالح
. كاتب الليث. عن يحيى ابن ايوب الخزاعى قال:سمعت من يذكر انه

كان فی زمن عمر بن الخطاب شاب متعبد، قد لزم المسجد، وكان عمر به معجبا، وكان له اب شيخ كبير، فكان اذا صلى العتمة انصرف الى ابيه . وكان طريقه على باب امرأة ،فافتتنت به، وكانت تنصب نفسها له على طريقه،فمر بها ذات ليلة ،فما زالت تغريه حتى تبعها ،فلما اتى الباب دخلت، وذهب ليدخل فذكر وجلى عنه، ومثلت له هذه الآية على لسانه:(ان الذين اتقوا اذا مسهم طائف من الشيطان تذكروا فاذا هم مبصرون) (اعراف آيت ٢٠) فخر الفتى مغشيا عليه ،فدعت المرأة جارية لها فتعاونتا عليه ،فحملتاه الى بابه واحتبس على ابيه، فخرج ابوه يطلبه ، فاذا هو على الباب مغشيا عليه ،فدعا بعض اهله فحملوه فادخلوه ، فما افاق حتى ذهب من الليل ماشاء الله ،فقال له ابوه:مالک يا بني ؟قال:خير ،قال:فاني اسألک ،فاخبره بالا مر،قال:اى بنى ، واى آية قرأت ؟فقرأ الآية التى كان قرأ، فخر مغشيا عليه ، فحركوه فاذا هو ميت فغسلوه، واخرجوه ودفنوه ليلا ،فلما اصبحوا رفع ذالک الى عمر ، فجاء عمر الى ابيه ،فعزاه به ،وقال :الا آذنتني ؟قال:يا امير المومنين كان ليلا ،قال عمر:فاذهبوا بنا الى قبره، فاتى عمر ومن معه القبر ، فقال عمر:يا فلان:(ولمن خاف مقام ربه جنتان) (الرحمن آيت ٤٦) فاجابه الفتى من داخل القبر:يا عمر قد اعطانيهما ربى فى الجنة.مرتين،واخرج البيهقي وغيره عن ابى عثمان النهدى عن ابن مينا قال:دخلت الجبان ،فصليت ركعتين خفيفتين ،ثم اضطجعت الى قبر،

فوالله انی لنبهان اذ سمعت قائلا فی القبر یقول :قم ، فقد آذیتنی ، انتم تعملون ولا تعلمون ،ونحن نعلم ولا نعمل ،فوالله لان اکون صلیت مثل رکعتیک احب الی من الدنیا وما فیها .واخرج البیهقی فی الدلائل عن ابن المسیب :ان سعید بن خارجة الانصاری.من بنی الحارث بن الخزرج. توفی زمن عثمان ،فسجی ،ثم انهم سمعوا جلجلة فی صدره،ثم تکلم فقال:احمد احمد فی الکتاب الاول ،صدق صدق ابوبکر الصدیق الضعیف فی نفسه القوی فی امر الله فی الکتاب الاول ،صدق صدق عمر بن الخطاب القوی الامین فی الکتاب الاول ، صدق صدق عثمان بن عفان علی منها جهم مضت اربع وبقیت ثنتان،اتت الفتن ،واکل القوی الضعیف ،وقامت الساعة ،وسیاتیکم من جیشکم خبر، یراریس وما یراریس .قال سعید :ثم هلک رجل من بنی حطمة،فسجی بثوبه، فسمعوا جلجلة فی صدره، ثم تکلم فقال:ان اخابنی الحارث بن الخزرج صدق صدق. قال البیهقی :هذا اسناد صحیح وله شواهد.ثم اخرج هو وابن ابی الدنیا وابونعیم عن اسماعیل ابن ابی خالد قال:جاء نا یزید بن النعمان بن بشیر الی حلقة القاسم بن عبدالرحمن بکتاب ابیه النعمان بن بشیر:بسم الله الرحمن الرحیم من النعمان بن بشیر الی ام عبدالله بنت ابی هاشم ،سلام علیک ، فانی احمد الیک الله الذی لا اله الا هو ، فانک کتبت الی لا کتب الیک بشان زید بن خارجة ،وانه کان من شانه:انه اخذه وجع فی حلقه ،فتوفی

بین صلاۃ الاولی وصلاۃ العصر ،فاضجعناہ وغشیناہ ، فاتانی آت فی مقامی و انا اسبح بعد العصر . فقال: ان زیدا قد تکلم بعد وفاتہ ،فانصرفت الیہ مسرعا،وقد حضرہ قومہ من الانصار وھو یقول: الا وسط اجلد القوم ،الذی کان لا یبالی فی اللہ لومۃ لائم، کان لا یامر الناس ان یاکل قویھم ضعیفھم ،عبداللہ امیر المؤمنین صدق صدق ، کان ذالک فی الکتاب الاول،ثم قال: عثمان امیر المؤمنین ،وھو یعافی الناس من ذنوب کثیرۃ ،خلت لیلتان وبقیت اربع ،ثم اقتتلت الناس واکل بعضھم فلانظام،وابیحت الاحماء ثم ارعوی المؤمنون ،وقالوا: کتاب اللہ وقدرہ،ایھا الناس اقبلوا علی امیر کم واسمعوا واطیعوا، ثم تولی فلا یعھدن ذما ،کان امر اللہ قدرا مقدورا ،اللہ اکبر ،ھذہ الجنۃ وھذہ النار، وھؤلا ء النبیون والصدیقون ،سلام علیک یا عبداللہ بن رواحۃ، ھل احسبت لی خارجۃ وسعدا اللذین قتلا یوم احد:(کلا انھا لظی ،نزاعۃ للشوی تدعو من ادبر وتولی ،وجمع فارعی) (معارج) ثم خفض صوتہ،فسألت الرھط عما سبقنی من کلا مہ، فقالوا: سمعناہ یقول: انصتوا،انصتوا،فنظر بعضنا الی بعض،فاذا الصوت من تحت الثیاب،فکشفنا عن وجھہ،فقال: ھذا احمد رسول اللہ سلام علیک یا رسول اللہ ورحمۃ اللہ وبرکاتہ،ثم قال: ابوبکر الصدیق الامین ،خلیفۃ رسول اللہ ،کان ضعیفا فی جسمہ،قریا فی امر اللہ ،صدق صدق ،وکان فی الکتاب الاول .ثم اخرجہ من وجہ آخر عن

اسماعیل بن ابی خالد،وزاد:وکان ذلک علی تمام سنتین خلتا من امارة عثمان ،فهما اللیلتان ،قال:فلم ازل احفظ العدة للأربع البواقی ، واتوقع ماهو کائن فیهن ،فکان فیهن افتراء اهل العراق وخلافهم ،وارجاف المرجفین ،وطعنهم علی امیر هم الولید ابن عقبة،قال البیهقی:وهذا ایضا اسناد صحیح،وروی ذالک ایضا حبیب بن سالم عن النعمان ،وذکر فیه :الیراریس کما فی روایة ابن المسیب .واخرج البخاری فی تاریخه وغیره عن عبدالله بن عبید الانصاری، قال: کنت فیمن دفن ثابت بن قیس بن شماس،وکان اصیب یوم الیمامة ،فلما ادخلناه قبره ،سمعناه یقول:محمد رسول الله ،ابوبکر الصدیق ،عمر الشهید ،عثمان لین رحیم،فنظرنا الیه فاذا هومیت.واخرج مسلم عن ابی هریرة :ان رسول الله ﷺ خرج الی المقبرة، فقال:السلام علیکم دار قوم مؤمنین ،وانا ان شاء الله .بکم لاحقون .وله عن عائشة:قلت : کیف اقول لهم یا رسول الله ؟قال:قولی:السلام علی اهل الدیار من المسلمین ،ویرحم الله المستقدمین مناوالمستاخرین ،وانا .ان شاء الله .بکم لاحقون. وللنسائی وابن ماجه عن بریدة: کان رسول الله ﷺ یعلمهم اذا خرجوا الی المقابر"السلام علیکم اهل الدیار من المسلمین ،وانا . ان شاء الله . بکم لاحقون ،انتم لنافرط ،ونحن لکم تبع ،اسأل الله لنا ولکم العافیة. واخرج ابن ابی شیبة عن سعد بن ابی وقاص :انه کان یرجع من ضیعته ،فیمر بقبور الشهداء ،فیقول:السلام علیکم ،وانا بکم لاحقون،ثم یقول

لا صحابه:الاتسلمون على الشهداء فيردون عليكم .وله عن ابن عمر:انه كان لا يمر .بليل ولا نهار .بقبر الا سلم عليه .وله عن ابى هريرة قال:اذا مررت بالقبور كنت تعرفهم ،فقل :السلام عليكم اصحاب القبور،واذا مررت بالقبور الذين لا تعرفهم ،فقل:السلام على المسلمين . وله عن الحسن قال:من دخل المقابر فقال:اللهم رب الاجساد البالية والعظام النخرة،التى خرجت من الدنيا وهى بك مؤمنة،ادخل عليها روحا من عندك وسلاما منى ،استغفر الله لكل مؤمن مات منذخلق الله آدم . واخرجه ابن ابى الدنيا بلفظ. :كتب الله له بعدد من مات من لدن آدم ،الى ان تقوم الساعة حسنات .ولا بن ابى الدنيا عن ابى هريرة قال:من دخل المقابر واستغفر لا هل القبور وترحم على الاموات ،فكانما شهد جنائزهم والصلاة عليهم .وله عن ابن عمر :انه كان اذا شهد جنازة ،مر على اهله فى المقابر فدعا لهم واستغفر لهم.

اخرج مسلم عن ابن مسعود قال:قال رسول الله صلى الله عليه وسلم ارواح الشهداء عندالله في حواصل طير خضر، تسرح فى انهار الجنة حيث شائت ،ثم تاوى الى قناديل تحت العرش.ولا حمد وابى داود عن ابن عباس:ان النبى صلى الله عليه وسلم قال: لما اصيب اصحابكم باحد،جعل الله ارواحهم فى اجواف طير خضر، ترد انهار الجنة وتاكل من ثمارها ،وتاوى الى قناديل من ذهب معلقة فى ظل العرش .ولا بن منده عن ابن شهاب قال:بلغنى ان ارواح الشهداء فى اجواف طير خضر

معلقة بالعرش ،تغدو ثم تروح الی ریاض الجنة ،تاتی ربها .سبحانه وتعالی .کل یوم تسلم علیه .ولا بن ابی حاتم عن ابن مسعود قال:ان ارواح الشهداء فی اجواف طیر خضر فی قنادیل تحت العرش، تسرح فی الجنة حیث شاء ت ،ثم ترجع الی قنادیلها ،وان ارواح ولدان المؤمنین فی اجواف عصافیر ، تسرح فی الجنة حیث شاء ت .ولا حمد وغیره بسند حسن عن ابن عباس قال رسول الله صلی الله علیه وسلم الشهداء علی بارق نهر بباب الجنة فی قبة خضراء، یخرج الیهم رزقهم من الجنة غدوة وعشیة .ولا بن ابی شیبة وغیره عن ابی بن کعب قال:الشهداء فی قباب فی ریاض الجنة بفناء یبعث الیهم ثور وحوت فیعترکان ،فیتلهون بهما ،فاذا احتاجوا الی شیء ،عقر احدهما صاحبه، فیا کلون منه، فیجدون فیه طعم کل شیء فی الجنة .واخرج سعید عن مکحول :ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:ان ذراری المسلمین ارواحهم فی عصافیر خضر فی شجر الجنة یکفلهم ابوهم ابراهیم علیه السلام .وللبخاری عن انس :ان حارثة لما قتل قالت امه:یا رسول الله ، قد علمت منزلة حارثة منی، فان یکن فی الجنة اصبر ، وان یکن فی غیر ذالک تری ما اصنع .فقال رسول الله صلّی الله علیه وسلم :انها جنان کثیرة ،وانه فی الفردوس الاعلی .ولا حمد وما لک فی المؤطا بسند صحیح عن کعب بن مالک:ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:انما نسمة المؤمن طائر یعلق (یا کل) فی شجر الجنة حتی یرجعه

الله الى جسده يوم يبعثه . ورواه الترمذی بلفظ:ان ارواح الشهداء تعلق من ثمر الجنة . او شجر الجنة .ولا حمد وغيره بسند حسن عن ام هانی .انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم:انتزاور اذا متنا ويرى بعضنا بعضا؟فقال رسول الله صلى الله عليه وسلم :تكون النسم طيرا تعلق بالشجر، حتی اذا كان يوم القيامة دخلت كل نفس فی جسدها. ولا بن سعد عن محمود بن لبيد عن ام مبشر بن البراء :انها قالت لرسول الله صلى الله عليه وسلم :يا رسول الله ، هل يتعارف الموتی ؟فقال:تربت يداک ،النفس الطيبة طير اخضر فی الجنة ،فاذا كان الطير يتعارفون فی رؤوس الشجر ،فانهم يتعارفون .ولا بن ماجه وغيره بسند حسن عن عبدالرحمن بن كعب بن مالک قال:لما حضرت كعبا الوفاة انته ام مبشر بن البراء ،فقالت:ابا عبدالرحمن ،ان لقيت فلانا، فاقرئه منی السلام ،فقال لها :يغفر الله لک يا ام مبشر ،نحن اشغل من ذالک ،قالت:اما سمعت رسول الله صلى الله عليه وسلم يقول:ان نسمة المؤمن فی الجنة حيث شاء ت، ونسمة الكافر فی سجين ؟ قال:بلی ،قالت:فهو ذاک .وللطبرانی وغيره عن ابن عمر قال:الجنة مطوية فی قرون الشمس ، تنشر فی كل عام مرتين، وارواح المؤمنين فی طير كالزرازير تاكل من ثمر الجنة .ورواه ابن منده عنه مرفوعا . ولا حمد والحاكم وصححه عن ابی هريرة مرفوعا:اولاد المؤمنين فی جبل فی الجنة،يكفلهم ابراهيم وسارة ،حتی يردهم الى آبائهم يوم

القیامة. ولا بن ابی الدنیا عن خالد بن معدان قال: ان فی الجنة لشجرة ، یقال لها طوبی، کلها ضروع، فمن مات من الصبیان الذین یرضعون، رضع من طوبی ،وحاضنهم ابراهیم خلیل الرحمن صلی الله علیه وسلم .وله عن عبید بن عمیر نحوه .واخرجه ابن ابی حاتم عن خالد ،وزاد :وان سقط المرأة یکون فی نهر من انهار الجنة ، یتقلب فیه حتی تقوم القیامة ، فیبعث ابن اربعین سنة .ولا بن ابی شیبة وغیره عن ابن عباس عن کعب قال: جنة الماوی فیها طیر خضر، ترتقی فیها ارواح الشهداء تسرح فی الجنة ، وارواح آل فرعون فی اجواف طیر سود ،تغدو علی النار وتروح ،وان اطفال المسلمین فی عصافیر الجنة .ولا بن ابی حاتم وغیره عن ابی سعید عن النبی صلی الله علیه وسلم قال: اتیت بالمعراج الذی تعرج علیه ارواح بنی آدم .فلم یر الخلائق احسن من المعراج ، اما رایت المیت حین یشق بصره طامحا الی السماء ،فان ذالک عجبه بالمعراج . فصعدت انا وجبریل ،فاستفتح باب السماء ، فاذا انا بآدم تعرض علیه ارواح ذریته ،فیقول :روح طیبة ونفس طیبة ،اجعلوها فی علیین ، ثم تعرض علیه ارواح ذریته الفجار، فیقول :روح خبیثة ونفس خبیثة ، اجعلوها فی سجین .ولابی نعیم عن ابی هریرة مرفوعا: ان ارواح المؤمنین فی السماء السابعة ینظرون الی منازلهم فی الجنة .واخرج سعید فی سننه وابن جریر عن المغیره بن عبدالرحمن قال: لقی سلمان الفارسی عبدالله بن سلام،فقال :ان انت

مت قبلی فاخبرنی بما تلقی، وان انامت قبلک اخبرتک ،قال:وکیف وقدمت ؟قال:ان ارواح الخلق اذا خرجت من الجسد کانت بین السماء والارض حتی ترجع الی الجسد. فقضی ان سلمان مات، فرآه عبدالله بن سلام فی منامه،فقال:اخبرنی ای شیء وجدته افضل ؟قال:رایت التوکل شیأ عجیبا.ولا بن ابی الدنیا عن علی قال:ارواح المؤمنین فی بئرزمزم.ولا بن منده وغیره عن عبدالله بن عمرو :ارواح الکفار تجمع بیرهوت، سبخة بحضرموت ،وارواح المؤمنین تجمع بالجابیة.وللحاکم فی المستدرک عنه:اما ارواح المؤمنین فتجمع باریحاء ، واما ارواح اهل الشرک فتجمع بصنعاء.واخرج ابن عدی عن علی :ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:عرفت جعفرا فی رفقة من الملائکة یبشرون اهل بیته بالمطر.وللحاکم عن ابن عباس قال:بینما النبی صلی الله علیه وسلم جالس واسماء بنت عمیس قریب منه، اذرد السلام ،وقال:یا اسماء هذا جعفر مع جبریل ومیکائیل ، مروا فسلموا علینا ،واخبرنی انه لقی المشرکین یوم کذا وکذا ، قال:فاصبت فی جسدی من مقادیمی ثلاثا وسبعین طعنه وضربة ، ثم اخذت اللواء بیدی الیمنی فقطعت، ثم اخذته بیدی الیسری فقطعت ،فعوضنی الله من یدی جناحین اطیر بهما مع جبریل ومیکائیل ، انزل من الجنة حیث شئت ، واکل من ثمارها ماشئت . قالت اسماء:هنیئا لجعفر مارزقه الله من الخیر ، لکن اخاف الا یصدق الناس، فاصعد المنبر فاخبربه الناس

،فصعد المنبر ، فحمد الله ،واثنى عليه ،ثم قال:ان جعفر بن ابى طالب
مرمع جبريل وميكائيل ، وله جناحان عوضه الله من يديه ،فسلم على ثم
اخبرهم بما اخبره به . واخرج هناد فى الزهد عن ابن اسحاق عن
اسحاق بن عبدالله بن ابى فروة قال:حدثنا بعض اهل العلم ان رسول
الله صلى الله عليه وسلم قال:ان الشهدا ء ثلاثة، فادنى الشهداء عبدالله
منزلة من خرج منبوذا بنفسه وماله. لا يريد ان يقتل ولا يقتل ، اتاه سهم
غرب ،فاصابه،فاول قطرة تقطر من دمه يغفر الله له ما تقدم من ذنبه ،ثم
يهبط الله جسدا من السماء يجعل فيه روحه ،ثم يصعد به الى الله ،فلا
يمر بسماء من السموات الا شيعه الملائكة ،حتى ينتهى الى الله ، فاذا
انتهى به وقع ساجدا،ثم يؤمربه ، فيكسى سبعين حلة من الاستبرق، ثم
يقال :اذهبوا به الى اخوانه من الشهداء ،فاجعلوه معهم ، فيؤتى اليهم ،
وهم فى قبة خضراء عند باب الجنة ، يخرج اليهم غذاؤهم من الجنة
،فاذا انتهى الى اخوانه سالوه كما تسالون الراكب الذى يقدم عليكم من
بلادكم ، فيقولون :مافعل فلان ؟فيقول :افلس فلان:مافعل ماله؟فوالله
ان كان لكيسا جموعا تاجرا، انا لا نعد المفلس ماتعدون ،انما المفلس
من الاعمال ،ما فعل فلان وامرأته فلانة ؟فيقول:طلقها ،فيقولون :ما
الذى جرى بينهما حتى طلقها ؟فوالله ان كان بها لمعجبا ، فيقولون
:مافعل فلان ؟فيقول:مات قبلى بزمان. فيقولون :هلك والله ما سمعنا
له بذكر، ان لله طريقين احدهما علينا والآخر مخالف به عنا ،فاذا اراد

الـلـه بـعبـد خيرا، مربه علينا ، فعرفنا متى مات، واذا اراد الله بعبد شرا،
خـولف بـه عنا فلم نسمع له بذكر. الحديث. واخرج ابن منده من طريق
عبـدالـرحـمـن بن زياد بن انعم عن حسان ابن جبلة قال: بلغنى ان رسول
الـلـه صـلى الله عليه وسلم قال: ان الشهيد اذا استشهد انزل الله جسدا
كا حسن جسد كان، فيقال لروحه :ادخلى فيه ، فينظر الى جسده الاول
مـا يـفـعـل بـه، ويتـكلم ،فيظن انهم يسمعون كلامه ، وينظر اليهم ،فيظن
انهـم يـرونـه ،حتـى تـاتيـه ازواجـه ،يـعـنـى من الحور العين .فيذهبن به.
وعـنـد البيهـقى وغيره عن ابى سعيد فى حديث الاسراء:ثم صعدت الى
السـمـاء الثانية ،فـاذا انـا بـيـحـى وعيسـى، ومعهما نفر من قومهما ، ثم
صـعـدت الـى الـسـماء الثالثة فاذا انا بيوسف، ومعه نفر من قومه ثم ذكر
مثـلـه فـى الـرابعة والخامسة والسادسة فيها "فاذا انا بابراهيم ،ومعه نفر
مـن قومه، فقيل لى:هذا مكانک ومكان امتک ،ثم تلا :(ان اولى الناس
بـابـراهيم للذين اتبعوه وهذا النبى والذين آمنوا) (آل عمران آيت ٦٨)
واذا امتـى شـطـران شـطـر عـليهـم ثياب بيض كانها القراطيس ، وشطر
عـليهـم ثياب مدر" الحديث .ولاحمد وغيره عن انس :كان رسول الله
صـلـى الله عليه وسلم تعجبه الرؤيا الحسنة، فكان فيما يقول :"هل راى
احـدمـنـكـم رويا ؟" فاذا راى الرجل الذى لا يعرفه الرؤيا سال عنه ،فان
اخبـر عـنـه بـمـعـروف كـان اعجب لرؤياه قال:فجاء ت امراة فقالت :يا
رسـول الـله ،رأيت فى المنام كانى قد خرجت فادخلت الجنة ،فسمعت

وجبة ارتجت لها الجنة ،فاذا انا بفلان وفلان وفلان. حتى عدت اثنى عشر وجلا. وقد بعث رسول الله صلى الله عليه وسلم سرية قبل ذالك .فجى ء بهم عليهم ثياب طلس تشخب اوداجهم كالقمر ليلة البدر، واتوابكراسى من ذهب فاقعدوا عليها ، وجى ء بصحيفة من ذهب فيها بسر، فاكلوا من بسره ماشاء وا، فما يقلبونها لوجه من وجه الااكلوا من فاكهة ماشاء وا ، قالت واكلت معهم. فجاء البشير من تلك السرية، فقال:يا رسول الله ، كان كذا وكذا ، واصيب فلان و فلان ، حى عدالتى عشر رجلا ،فقال :"على بالمراة" فقال :قصى روياك على هذا فقال الرجل :هو كما قالت ،اصيب فلان و فلان.وله عن ثوبان مرفوعا :"من فارقت روحه الجسد، وهو برىء من ثلاث دخل الجنة ، من الكبر والغلول والدين .وللبزار وغيره عن جابر ان النبى صلى الله عليه وسلم سئل عن خديجة فقال:"ابصرتها على نهر من انهار الجنة فى بيت من قصب لا لغب فيه ولا نصب .ولابى داود عن ابى هريرة مرفوعا :"والذى نفسى بيده ، انه الآن فى انهار الجنة ينغمس فيها. قاله فى الذى رجم لما اعتراف بالزنا. ولا بن ابى الدنيا من مرسل سليم بن عامر الجبائرى مرفوعا :"ان مثل المؤمن فى الدنيا كمثل الجنين فى بطن امه ،اذا خرج من بطنها بكى على مخرجه حتى اذا رأى الضوء ورضع لم يحب ان يرجع الى مكانه. وكذالك المؤمن يجزع من الموت، فاذا افضى الى ربه لم يحب ان يرجع الى الدنيا ،كما لا يحب الجنين ان

یرجع الی بطن امه. وللحکیم الترمذی عن انس مرفوعا: "ماشبهت خروج المؤمن من الدنیا الا مثل خروج الصبی من بطن امه من ذالک الغم والظلمة الی روح الدنیا". ولا بن ابی الدنیا عن زید بن اسلم قال: کان فی بنی اسرائیل رجل قد اعتزل الناس فی کهف جبل، وکان اهل زمانه اذا قحطوا استغاثوا به، فدعا الله فسقاهم، فمات فاخذوا فی جهازه، فبینما هم کذالک اذا هم بسریر یرفرف فی عنان السماء، حتی انتهی الیه، فقام رجل، فاخذه فوضعه علی السریر، فارتفع السریر والناس ینظرون الیه فی الهواء حتی غاب عنهم. وللبیهقی وابی نعیم عن عروة: ان عامر بن فهیرة قتل یوم بئر معونة فیمن قتل، واسر عمرو بن امیة الضمری، فقال له عامر بن الطفیل: هل تعرف اصحابک؟ فقال: نعم، فطاف فیهم. یعنی فی القتلی. فجعل یساله عن انسابهم، فقال: هل تفقدمنهم من احد؟ قال: افقد مولی لابی بکر یقال له عامر بن فهیرة، قال: کیف کان فیکم؟، قال: کان من افضلنا، قال: الااخبرک خبره؟ هذا طعنه برمح، ثم انتزع رمحه، فذهب بالرجل علوا فی السماء حتی والله ما اراه، وکان الرجل الذی قتله من کلاب، فاتی الضحاک بن سفیان الکلابی فاسلم، وقال: دعانی الی الاسلام ما رایت من مقتل عامر بن فهیرة ومن رفعه الی السماء علوا، فکتب الضحاک الی رسول الله صلی الله علیه وسلم با سلامه وما رای من مقتل عامر، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: فان الملائکة وارت جثته، وانزل فی علیین.

قال البیھقی :والحدیث اخرجه البخاری فی الصحیح، وقال فی آخره :ثم وضع .وفی مغازی موسی بن عقبة قال عروة بن الزبیر:لم یوجد جسد عامر،یرون ان الملائکة وارته .ولا حمد وغیره عن عمرو بن امیة الضمری :ان رسول الله صلی الله علیه وسلم بعثه عینا وحده ، قال: فجئت الی خشیة خبیب ،فرقیت فیھا وانا اتخوف العیون فاطلقته فوقع بالارض ، ثم اقتحمت فانتبذت غیر بعید، ثم التفت فلم ارخبیبا ،فکانما ابتلعته الارض .فلم یر لخبیب اثر حتی الساعة .وللنسائی وغیره عن جابر :ان طلحة اصیبت انا مله یوم احد، فقال:حس فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم :"لوقلت :بسم الله . لرفعتک الملائکة والناس ینظرون الیک حتی تلج بک فی جو السماء".واخرج ابن عساکر من طرق عن عطاء الخراسانی:ان اویسا القرنی اصابه البطن فی سفر فمات ، فوجد فی جرابه ثوبان لیسا من ثیاب الدنیا،وفی روایة:لیسا مما ینسج بنو آدم ،وذھب رجلان لیحفرا له قبرا فجاءا فقالا:قد اصبنا قبرا محفورا فی صخرة ،کانما رفعت الایدی عنه الساعة.فکفنوه و دفنوه ،ثم التفتوا فلم یروا شیأ .واخرجه احمد فی الزھد عن عبدالله بن سلمة، وفی آخره فقال بعضنا لبعض :لورجعنا فعلمنا قبره ،فرجعنا فاذا لا قبر ولا اثر.اخرج ابن ابی شیبة عن ھذیل قال:ارواح آل فرعون فی جوف طیر سود ،تغدو وتروح علی النار،فذالک عرضھا.واخرج اللالکائی وغیره عن ابن مسعود قال:ارواح آل فرعون فی اجواف طیر سود ،

فیعرضون علی النار کل یوم مرتین ،فیقال لهم :هذه دارکم ،فذالک قوله تعالی: (النار یعرضون علیها غدوا وعشیا) (غافر آیت ۴۶) .

ولا بن ابی حاتم عن عبدالرحمن بن زید فی الآیة قال :فهم الیوم یغدی بهم ویراح الی ان تقوم الساعة. وللشیخین عن ابن عمر ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:"ان احدکم اذا مات عرض علیه مقعده بالغداة والعشی ،ان کان من اهل الجنة. فمن اهل الجنة، وان کان من اهل النار ، فمن اهل النار ، یقال:هذا مقعدک حتی یبعثک الله یوم القیامة" وللالکائی الحدیث بلفظ :"ما من عبد یموت الاوتعرض روحه "الخ .ولهناد عنه مرفوعا :ان الرجل لیعرض علیه مقعده من الجنة والنار غدوة وعشیة فی قبره .وللبیهقی عن ابی هریرة :انه کان له صرختان فی کل یوم غدوة وعشیة ، کان یقول فی اول النهار:ذهب اللیل وجاء النهار، وعرض آل فرعون علی النار، فلا یسمع صوته احد الا استعاذ بالله من النار ،فاذا کان العشی ،فذکر مثله .ولا حمد وغیره عن انس مرفوعا :ان اعمالکم تعرض علی اقاربکم وعشائرکم من الاموات ،فان کان خیرا استبشروا، وان کان غیر ذالک قالوا:اللهم لا تمتهم حتی تهدیهم کما هدیتنا .وللطیالسی معناه من حدیث جابر. ولا بن المبارک وغیره عن ابی ایوب قال:تعرض اعمالکم علی الموتی فان رأوا حسنة فرحوا، وان رأوا سیئة قالوا:اللهم راجع به .ولا بن ابی شیبة وغیره عن ابراهیم بن میسرة قال:غذا ابو ایوب القسطنطنیة ، فمر بقاص وهو

يقول :اذا عمل العبد العمل في صدر النهار، عرض على معارفه اذا امسى من اهل الاخرى ،،واذا عمل العمل فى آخر النهار، عرض على معارفه اذا اصبح من اهل الاخرى، فقال ابو ايوب :انظر ما تقول ،فقال :والله انه لكما اقول، فقال ابو ايوب :اللهم انى اعوذبک ان تفضحنى عند عبادة بن الصامت وسعد بن عبادة بما عملت بعدهما ،فقال القاص :والله لا يكتب الله ولايته لعبد الاستر عوراته ، واثنى عليه باحسن عمله. وللبيهقى وغيره عن النعمان بن بشير مرفوعا :الله الله فى اخوانكم من اهل القبور ، فان اعمالكم تعرض عليهم .ولابن ابى الدنيا وغيره عن ابى هريرة مرفوعا: لا تفضحوا موتاكم بسيئات اعمالكم ،فانها تعرض على اوليائكم من اهل القبور. وله عن ابى الدرداء :انه كان يقول :اللهم انى اعوذبک ان عقتنى خالى عبدالله بن رواحة اذا لقيته . ولا بن المبارک وغيره عنه:ان اعمالكم تعرض على موتاكم ،فيسرون ويساءون، ويقول:اللهم انى اعوذ بک ان اعمل عملا يخزى به عبدالله ابن رواحة .وله عن عثمان بن عبدالله بن اوس :ان سعيد بن جبير قال :استاذن على ابنة اخى . وهى زوجة عثمان ،وهى ابنة عمرو بن اوس . فاستاذن له عليها ، فدخل فقال: كيف يفعل بک زوجک ؟قالت :انه الى لمحسن ما استطاع ،فقال :احسن اليها ،فانک لاتصنع بها شياء الا جاء عمرو بن اوس ،فقلت :وهل ياتى الاموات اخبار الاحياء؟قال نعم . مامن احدله حمو الاوياتيه اخبار اقاربه ،فان كان خيرا

سـربـه وفـرح وهنى ء به وان كان شرا ابتاس وحزن، حتى انهم ليسالون عـن الـرجـل قدمات، فيقال :اولـم ياتكم ؟فيقولون :لا ، خولف به الى امه الهـاوية .ولابى نعيم عن ابن مسعود قال :صل من كان ابوک يصل ،فان صـلة الـميـت في قبره ان تصل من كان ابوک يواصله.ولا بن حبان عن ابن عمر مرفوعا :من احب ان يصل اباه في قبره ،فليصل اخوان ابيه بعده .ولـه ولابـى داؤد عـن ابـى اسيد قال :جاء رجل اى النبى صلى الله عليه وسـلـم فـقـال :يا رسول الله ، هل بقي على من بر والدى شيء ابرهما به بـعـد مـوتهما ؟قال :نعم ، اربع خصال بقيت عليک :الدعاء والاستغفار لهـمـا ، وانـفـاذ عهـدهما ، واكرام صـديقهما ،وصلة الرحم التى لارحم لک الا مـن قبلهما .وللترمذى وغيره عن ابى هريرة قال :قال رسول الله صـلـى الـلـه عـليه وسلم :نفس المؤمن معلقة بدينه حتى يقضى عنه .ولا حمد وغيره عن جابر :ان رجلا مات وعليه دين :دينار ان فلم يصل عليه الـنبى صلى الله عليه وسلم ، فتحملهما ابو قتادة ،فصلى عليه ،ثم قال له بـعـد ذالک بيوم :"ما فعل الدينار ان ؟قال : انما مات امس ،فعاد اليه من الـغد ، فقال :قضيتهما ،فقال :"الآن بردت عليه جلدته ".وله عن سعد بن الاطـول قال :مات ابونا ، وتـرک ثلاثمائة درهم وعيالا ودينا ،فاردت ان انفق على عياله ،فقال رسول الله عليه وسلم :" ان ابـک محبوس بدينه ، فـاقـض عنه ".وللطبرانى عن البراء مرفوعا :"صاحب الدين ماسور بدينه ،يشكو الى الله الوحدة ".وله عن انس قال :كنا عند النبى صلى الله عليه

وسلم ، واتی برجل یصلی علیه، فقال:ہل علی صاحبکم دین؟فقالوا: نعم ، فقال :"وما ینفعکم ان اصلی علی رجل روحه مرتهن فی قبره ، لا یصعد روحه الی السماء ، فلو ضمن رجل دینه قمت فصلیت علیه ، فان صلاتی تنفعه.وله عن سمرة ان رسول الله صلی الله علیه وسلم صلی صلاة الصبح، فقال:"اههنا احد من بنی فلان ؟فان صاحبکم قد احتبس بباب الجنة بدین علیه فان شئتم فادوه ،وان شئتم فاسلموه الی العذاب". واخرج ابو الشیخ عن قیس قبیصة مرفوعا :"من لم یوص لم یؤذن له فی الکلام مع الموتی "قیل:یا رسول الله ، وهل یتکلم الموتی ؟قال:نعم ، ویتزاورون.وروی ابن منده باسناده عن سعید بن جبیر عن ابن عباس فی هذه الآیة:(الله یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها (زمر آیت ۴۲) قال: تلتقی ارواح الاحیاء والاموات فی المنام ، فیتساء لون بینهم ، فیمسک الله ارواح الموتی ، ویرسل ارواح الاحیاء الی اجسادها .ولا بن ابی حاتم عن السدی قال:(والتی لم تمت فی منامها) قال:یتوفاها فی منامها ، قال :فتلتقی روح الحی وروح المیت ، فتذاکران وتتعارفان ، قال:فترجع روح الحی الی جسده فی الدنیا الی بقیة اجلها فی الدنیا ، قال:وترید روح المیت ان ترجع الی جسده فتحبس.وللحاکم فی المستدرک وغیره عن کثیر بن الصلت قال:اغفی علی عثمان فی الیوم الذی قتل فیه ، فاستیقظ ، فقال :انی رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی منامی هذا ، فقال :انک

شاهد معنا الجمعة. وله عن ابن عمر :ان عثمان اصبح ، فحدث ، فقال :انی رایت النبی صلی الله علیه وسلم اللیلة فی المنام ، فقال "یا عثمان، افطر عندنا " فاصبح عثمان صائما ، فقتل من یومه .وله عن حسین بن خارجة قال:لما جاء ت الفتنة الاولی ، اشکلت علی ، فقلت :اللهم ارنی من الحق امرا امسک به، فاریت فیما یری النائم الدنیا والآخرة ، واذا بینهما حائط غیر طویل، واذا انا تحته ، فقلت :لو تسفلت هذا الحائط حتی انظر الی قتلی اشجع فیخبرونی ،قال:فانهبطت بارض ذات شجر، واذا بنفر جلوس ، فقلت:انتم الشهداء؟ فقالوا:نحن الملائکة ، قلت: فاین الشهداء؟ قالوا:تقدم الی الدرجات ، فارتفعت درجة الله اعلم بها من الحسن والسعة، فاذا انا بمحمد صلی الله علیه وسلم ، واذا ابراهیم شیخ ، واذا هو یقول لا براهیم :استغفر لامتی، وابراهیم یقول:انک لا تدری ما احد ثوا بعدک ، اهراقوا دماء هم ، وقتلوا امامهم ، فهلا فعلوا کما فعل سعد خلیلی، فقلت :والله لقد رایت رؤیا لعل الله ان ینفعی بها ، اذهب فانظر مکان سعد ،فاکون معه ، فاتیت سعدا، فقصصت علیه القصة ، فما اکثر بها فرحا ، وقال:لقد خاب من لم یکن ابراهیم خلیله، قلت :مع ای الطائفتین انت؟قال:مانا مع واحد منهما ، قلت فما تامرنی؟قال:الک غنم ؟قلت :لا. قال:فاشتر شیأ ، فکن فیها، حتی تنجلی.وله عن ام سلمة:رایت رسول الله صلی الله علیه وسلم فی المنام یبکی وعلی راسه ولحیته التراب فقلت:مالک یا رسول الله؟قال

"شهدت قتل الحسين آنفا". واخرج ابو نعيم وغيره عن عطاء الخراسانی قال: حدثنی ابنة ثابت بن قیس بن شماس :ان ثابتا قتل یوم الیمامة ، وعلیه درع له نفسیة ،فمر به رجل من المسلمین ، فاخذها، فبینما رجل من المسلمین نائم، اذ اتاه ثابت فی منامه ، فقال:اوصیک بوصیة فایاک ان تقول:هذا حلم فتضیعه ، اننی لما قتلت امس ، مربی رجل من المسلمین ، فاخذ درعی ، ونزل فی اقصی الناس،وعند خبائه فرس یستن فی طوله، وقد اکفا علی الدرع برمة، وفوق البرمة رحل ، فات خالد بن الولید ، فمره فلیبعث الی درعی فیاخذها، واذا قدمت المدینة علی خلیفة رسول الله صلی الله علیه وسلم .یعنی ابابکر الصدیق ،فقل له:ان علی من الدین کذا، وفلان من رقبتی عتیق وفلان، فاتی الرجل خالدا فاخبره، فبعث الی الدرع، فاتی بها ، وحدث ابابکر برؤیاه ، فاجاز وصیته ، قال: ولا نعلم احدا اجیزت وصیته بعد موته غیر ثابت. وللحاکم عن معمر قال:حدثنی شیخ لنا:ان امراة جاء ت الی بعض ازواج النبی صلی الله علیه وسلم فقالت:ادعی الله ان یطلق لی یدی، قالت:وما شان یدک؟قالت :کان لی ابوان، فکان ابی کثیر المال والمعروف ، ولم یکن عند امی شی ءمن ذالک ، ولم ارها تصدقت بشی ء غیر انا نحرنا بقرة، فاعطت مسکینا شحمة، والبسته خرقة ، فماتت امی ومات ابی ، فرأیت ابی علی نهر یسقی الناس ، فقلت:یا ابتاه ، هل رأیت امی ؟قال:لا ، فذهبت التمسها ، فوجدتها قائمة عریانة لیس

عليها الا تلک الخرقة، وفي يدها تلک الشحمة، وهی تضرب بها فی يدها الاخری ، ثم نمص اثرها ، وتقول :واعطشاه ، فقلت :يا امه ، الاا سقیک ؟قالت:بلی، فذهبت الی ابی، واخذت من عنده انا ء، فسقيتها ، فنبه بی بعض من کان عندها قائما ، فقال :من سقاها ؟شل الله يده ، فاستيقظت وقد شلت يدی. وللحاکم فی المستدرک وغيره عن ابن عمر قال:لقی عمر عليا فقال:يا ابا الحسن ، الرجل يری الرؤيا، فمنها ما يصدق، ومنها ما يکذب، قال:سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول:"ما من عبد ولا امة ينام فيمتلی ء نوما ، الا يعرج بروحه الی العرش ، فالذی لا يستيقظ الا عند العرش فتلک الرئويا الی تصدق ، والذی يستيقظ دون العرش فتلک الرؤيا التی تکذب".ورواه ابن منده باسناده عن سالم بن عبدالله عن ابيه قال:لقی عمر عليا فقال:يا ابا الحسن ، ربما شهدت وغبنا ، وربما شهدنا وغبت ، ثلاث اسالک عنهن ، فهل عندک منهن علم ؟فقال:وما هن؟فقال:الرجل يحب الرجل ولم يرمنه خيرا ، والرجل يبغض الرجل ولم يرمنه شرا، قال:نعم سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول :"ان الارواح جنود مجندة، تلتقی فی الهواء فتشام ، فما تعارف منها ائتلف ، وما تناکر منها اختلف " قال عمر:واحدة ، قال عمر :والرجل يحدث الحديث اذ نسبه ، فبينما هو قد نسيه اذ ذکره ، فقال :نعم ، سمعت رسول الله صلی الله عليه وسلم يقول :"ما من القلوب قلب الا وله سحابة کسحابة القمر، فبينما القمر

يضـي ء ، اذا تجللته سحابة فاظلم ، اذ تجلت عنه فاضاء ، وبينما القلب يتحدث ، اذ تجللته سحابة فنسی ، اذ تجلت عنه فذكر" فقال عمر: اثنتان، قال: والرجل یری الرؤیا، فذکر نحو ما تقدم فقال عمر: ثلاث کنت فی طلبهن، فالحمد لله الذی اصبتهن قبل الموت . ورواه من وجه آخر عن ابن ابی طلحة ، ان ابن عباس سال عمر: مم یذکر الرجل ، ومم ینسی ؟فذکر نحو ماتقدم ، ومم تصدق الرئویا،ومم تکذب؟قال: فان الله یقول: (الله یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها) فمن دخل منها فی ملکوت السماء فهی التی تصدق، وما کان منها دون ملکوت السماء فهی التی تکذب .ولا بن ابی حاتم باسناده عن سلیم بن عامر :ان عمر قال لعلی: اعجب من رؤیا الرجل ، انه یبیت فیری الشی ء لم یخطر علی باله، فیکون کاخذ بالید، ویری الرجل الشی ء ، فلا تکون رویاه شیا، فقال: افلا اخبرک بذالک یا امیر المؤمنین ، ان الله یقول: (الله یتوفی الانفس حین موتها والتی لم تمت فی منامها) الآیة، فالله یتوفی الانفس کلها ، فما رات وهی عنده فی السماء فهی الرویا الصادقة، وما رات اذا ارسلت الی اجسادها ، تلقتها الشیاطین فی الهواء ، فکذبتها، فاخبرتها بالا باطیل وکذبت فیها . قال ابن منده: هذا خبر مشهور عن صفوان وغیره . یعنی الذی رواه عن سلیم.قال: وروی عن ابی الدرداء اذا نام الانسان عرج بروحه، حتی یؤتی بها العرش، فان کان طاهرا ، اذن لها بالسجود، وان کان جنبا لم یوذن لها بالسجود،

ورواه ابن المبارک ایضا. وللبیهقی عن ابن عمرو معناه، وقال: ومن کان لیس بطاهر سجد بعیدا عن العرش. وقال عکرمة و مجاهد: اذا نام الانسان کان له سبب تجری فیه الروح واصله فی الجسد، فتذهب حیث شاء الله، فما دام ذاهبا فالانسان نائم، فاذا رجع الی البدن انتبه الانسان وکان بمنزلة شعاع، هو ساقط بالارض واصله متصل بالشمس. وللطبرانی عن ابن عمرو قال: اغمی علی عبدالله بن رواحة، فقامت الناعیة، فدخل علیه النبی صلی الله علیه وسلم وقد افاق، فقال: یا رسول الله ﷺ، اغمی علی فصاحت النساء: واعزاه واجبلاه، فقام ملک معه مرزبة فجعلها بین رجلی، فقال: انت کما تقول؟قلت: لا، ولو قلت: نعم، ضربنی بها. وللحاکم وصححه عن النعمان قال: اغمی علی ابن رواحة، فجعلت اخته عمرة تبکی: واجبلاه واکذا. تعد علیه، فقال حین افاق: ما قلت شیأ الا قیل لی، انت کذا؟. ولا بن ابی شیبة وغیره عن قیلة بنت مخرمة: انها ذکرت عند النبی صلی الله علیه وسلم ولدا لها مات، ثم بکت، فقال رسول الله صلی الله علیه وسلم: "ایغلب احدکم ان یصاحب صویحبه فی الدنیا معروفا، فاذا مات استرجع؟فوالذی نفس محمد بیده، ان احدکم لیبکی فیستعبر الیه صویحبه، فیا عبدا الله، لا تعذبوا موتاکم". ولسعید عن ابن مسعود: انه رای نسوة فی جنازة، فقال: ارجعن مازورات غیر ماجورات، انکن لتفتن الاحیاء وتؤذین الاموات. وللدیلمی عن عائشة مرفوعا: المیت یؤذیه فی قبره مایؤذیه فی

بیتہ .وروی ابن معین عن الحسن :ان من شر الناس للمیت اھلہ یکون علیہ ولا یقضون دینہ .وعن ابن مسعود:انہ سئل عن الوطئ علی القبر ، فقال: کما اکرہ اذی المؤمن فی الحیاۃ فانی اکرہ اذاہ بعد موتہ، اخرجہ سعید.ولا بن ابی شیبۃ عنہ:اذی المؤمن بعد موتہ کاذاہ فی حیاتہ.ولا بن ابی الدنیا عن سلیم بن عمیر:انہ مر علی مقبرۃ وھو حاقن، فقبل لہ:لو نزلت فبلت؟فقال:سبحان اللہ! واللہ انی لا ستحی من الاموات کما استحیی من الاحیاء.ولا بن ابی شیبۃ والحاکم عن عقبۃ بن عامر الصحابی قال:لان اطأ علی جمرۃ او علی حد سیف حتی تخطف رجلی احب الی من ان امشی علی قبر مسلم، وما ابالی افی القبور قضیت حاجتی ام فی السوق بین ظھرانیہ والناس ینظرون . واخرجہ ابن ماجہ من حدیثہ مرفوعا.وللطبرانی والحاکم عن عمارۃ بن حزم قال:رآنی رسول اللہ صلی اللہ علیہ وسلم جالساعلی قبر، فقال:"یا صاحب القبر، انزل من علی القبر، لا تؤذ صاحب القبر ولا یؤذیک".ولابی نعیم عن ابی سعید مرفوعا :"اذا قبض اللہ ، روح عبدہ المؤمن صعد ملکاہ الی السماء، فقالا :ربنا وکلتنا بعبدک المؤمن بقبض عملہ، وقد قبضتہ الیک ، فائذن لنا ان نسکن السماء، فقال:سمائی مملوءۃ من ملائکتی یسبحونی، ولن قوما علی قبر عبدی فسبحانی وھللانی وکبرانی الی یوم القیامۃ، واکتباہ لعبدی".واخرجہ ابن ابی الدنیا وغیرہ من حدیث انس . ولا بی نعیم وغیرہ عن ثابت البنانی قال:اذا وضع المیت فی قبرہ

احتوشته اعماله الصالحة ، وجاء ملک العذاب، فیقول له بعض اعماله:الیک عنه ، فلو لم یکن الا انا لما وصلت الیه .وللبزار والحاکم عن انس مرفوعا:"لکل انسان ثلاثة اخلاء، اما خلیل فیقول له:ما انفقت فلک ، وما امسکت فلیس لک. فذاک ماله، واما خلیل فیقول:انا معک ، فاذا اتیت باب الملک ترکتک ورجعت فذاک اهله وحشمه ، واما خلیل فیقول :انا معک حیث دخلت وحیث خرجت، فذاک عمله، فیقول:ان کنت لا هون الثلاثة علی".وللشیخین عنه مرفوعا:"اذا مات العبد تبعه ثلاثه . فیرجع اثنان، ویبقی واحد، یرجع اهله وماله، ویبقی عمله".ولا بن منده عن عمرو بن مرة قال:اذا دخل الانسان قبره ، فیجی ء ملک عن شماله، فیجی ء القرآن فیمنعه ، فیقول :مالی ولک ، فو الله ماکان یعمل بک ، فیقول :اولیس کنت فی جوفه؟فلا یزال حتی ینجی صاحبه.ولمسلم عن ابی هریرة قال:قال رسول الله صلی الله علیه وسلم :"اذا مات الانسان انقطع عمله الا من ثلاثة :صدقة حاریة وعلم ینتفع به وولد صالح یدعو له ".ولا حمد عن ابی امامة مرفوعا "اربعة تجری علیهم اجورهم بعد الموت مرابط فی سبیل الله "وذکر نحو ما تقدم.ولمسلم من حدیث جریر:"من سن سنة حسنة، ومن سن سنة سیئة".ولا بن خزیمة عن ابی هریرة مرفوعا :"ان ممایلحق المؤمن من حسناته بعد موته :علما نشره، او ولدا صالحا یدعو له، او مصحفا ورثه، او مسجدا بناه، اوبیتا لا بن السبیل بناه، اونهرا اجراه، اوصدقة

اخرجها من ماله في صحته ، تلحقه بعد موته .ولابی نعیم فی حدیث انس "سبع یجری للعبد اجرها بعد موته:من علم علما، اواجری نهرا، او حفر بئرا، او غرس نخلا ، اوبنی مسجدا ، او ورث مصحفا، اوترک ولدا یستغفر له بعد موته". وللطبرانی عن ثوبان:ان رسول الله صلی الله علیه وسلم قال:"کنت نهیتکم عن زیارة القبور، فزوروها، واجعلوا زیارتکم لها صلاة علیهم واستغفارا لهم .ولابی نعیم عن ابن طاؤوس: قلت لابی :ماافضل مایقال عند المیت؟قال:الاستغفار .وللبیهقی فی سننه عن ابی هریرة مرفوعا :"ان الله لیرفع الدرجة للعبد الصالح فی الجنة فیقول:یا رب انی لی هذه؟فیقال :بدعاء ولدک لک". واخرجه البخاری فی الادب عنه موقوفا.وللبیهقی وغیره عن ابن عباس مرفوعا: "ما المیت فی قبره الا شبه الغریق المتغوث، ینتظر دعوة تلحقه من اب او ام او ولد او صدیق، فاذا لحقته کانت احب الیه من الدنیا وما فیها ، وان الله لیدخل علی اهل القبور من دعاء اهل الارض امثال الجبال، وان هدیة الاحیاء الی الاموات الاستغفار لهم .قال:قال الحسین بن علی الحافظ :هذا غریب من حدیث ابن المبارک لم یقع عند اهل خراسان. ولا بن ابی شیبة عن الحسن قال:بلغنی ان فی کتاب ابن آدم:ثنتان جعلتهما لک ، ولم یکونا لک، وصیة فی مالک بالمعروف وقد صار الملک لغیرک ، ودعوة المسلمین لک وانت فی منزل لا تستعتب فیه من شیء ، ولا تزید فی حسن. وللدارمی فی مسنده عن ابن مسعود

قال:اربع يعطاهن الرجل بعد موته:ثلث ماله اذا كان فيه قبل ذالک مطيعا، والولد الصالح يدعو له من بعد موته ، والسنة الحسنة يسنها الرجل فيعمل بها بعد موته، والمائة اذا شفعوا فی الرجل شفعوا فيه .

وللطبرانی عن ابن عمرو مرفوعا:(اذا تصدق احدكم بصدقة تطوعا فليجعلها عن ابويه ، فيكون لهما اجرها، ولاينقص من اجره شيأ .

وللديلمی نحوه من حديث معاوية بن حيدة .ولا بن ابی شيبة عن ابی جعفر قال: كان الحسن والحسين يعتق علی بعد موته .وله عن الحجاج بن دينار مرفوعا:(ان من البر بعد البر ان تصلی عليها مع صلاتک ، وان تصوم عنهما مع صيامک ، وان تصدق عنهما مع صدقتک).

واخرج سعد الزنجانی عن ابی هريرة مرفوعا :"من دخل المقابر ثم قرأ فاتحة الكتاب ، وقل هو الله احد، والهاكم التكاثر ، ثم قال:انی جعلت ثواب ما قرأت من كلامک لاهل المقابر من المؤمنين والمؤمنات ، كانوا شفعاء له الی الله تعالیٰ.واخرج عبدالعزيز صاحب الخلال بسنده عن انس مرفوعا:"من دخل المقابر ، فقرأ سورة يٰسين ، خفف الله عنهم ، وكان له بعدد من فيها حسنات".اخرج ابو نعيم عن ابن مسعود مرفوعا :"من وافق موته عند انقضاء رمضان دخل الجنة، ومن وافق موته عند انقضاء عرفة دخل الجنة ، ومن وافق موته عند انقضاء صدقة دخل الجنة ".ولا حمد عن حذيفة قال رسول الله صلی الله عليه وسلم :"من قال لا اله الا الله ابتغاء وجه الله ختم له بها ، دخل الجنة ، ومن صام يوما

ابتغاء وجه الله ختم له به ، دخل الجنة ، ومن تصدق يوما بصدقة ابتغاء وجه الله ختم له بها ، دخل الجنة ". ولابى نعيم عن خيثمة: كان يعجبهم ان يموت الرجل عند خير يعمله ، اماحج واما عمرة واما غزوة واما صيام رمضان .اخرج النسائی وابن حبان فی صحيحه عن ابى امامة قال رسول الله صلى الله عليه وسلم :" من قرأ آية الكرسى فى دبر كل صلاة، لم يمنعه من دخول الجنة الا ان يموت ". ولا بن عساكر عن زيد بن ارقم مرفوعا:"يقول الله :توسعت على عبادى بثلاث خصال:بعثت الدابة على الحبة، ولولا ذالک لكنزها ملوكهم كما يكنزون الذهب والفضة، وتغير الجسد من بعد الموت ، ولولا ذالک لما دفن حميم حميمه، واسليت حزن الحزين ، ولولا ذالک لم يكن يسلو". ولمسلم عن ابى هريرة:ان رسول الله صلى الله عليه وسلم قال:"ليس من الانسان شی ء الا يبلى، الا عظم واحد، وهو عجب الذنب ، ومنه يركب الخلق يوم القيامة ". وفى رواية "منه خلق ، ومنه يركب ". ولابى داؤد وغيره عن اوس بن اوس قال رسول الله صلى الله عليه وسلم "اكثروا من الصلاة على فى يوم الجمعة، فان صلاتكم معروضة على"قالوا :يا رسول الله ، وكيف تعرض صلاتنا عليک وقدارمت . يعنى بليت ؟ فقال :"ان الله حرم على الارض اجساد الانبياء .ولا بن ماجه عن ابى الدرداء مرفوعا :"ان احدا لن يصلى على الا عرضت على صلاته حين يفرغ منها ". وللطبرانى عن ابن عمرو مرفوعا:"المؤذن المحتسب

كـالشهيـد الـمتشـحـط فـى دمـه ، واذا مـات لم يدود فى قبره ". ولعبد الـرزاق فـي الـمصنف عن مجاهد قال: المؤذنون اطول الناس اعناقا يوم الـقيـامة، ولا يـدودون فـى قبـورهم .ولا بن منده عن جابر مرفوعا :"اذا مـات حـامـل الـقـرآن اوحـى الـلـه الى الارض ان لا تاكل لحمه، فتقول الارض: اى رب ، كيف آكـل لـحـمـه و كـلامـك فـى جوفه". قال: وفى الـبـاب ابـو هـريـرة وابـن مسعود .واخرج ابن ابى حاتم عن عبدالله بن بريدة قال: لقد قبض النبى صلى الله عليه وسلم وما يعلم الروح .وله عن ابـن عبـاس فـى قـوله: (الله يتوفى الانفس) الآية قال: نفس وروح بينهما مثـل شـعـاع الشمس ، فيتوفى النفس فى منامه ، ويدع الروح فى جوفه، فيتقلب ويعيش، فان بدا لله ان يقبضه قبض الروح فمات، وان اخر اجله رد الـنـفـس الى مكانها من جوفه. ولا بن منده عن ابن عباس قال: مانزال الـخـصـومة بيـن الـنـاس حتـى تـخـاصـم الروح الجسد، فتقول الروح لـلـجسـد: انت فعلت، ويقول الجسد للروح: انت امرت وانت سولت، فيبـعـث الـلـه مـلـكا يقضي بينهما ، فيقول لهما : ان مثلكما كمثل رجل مـقـعـد وآخـر ضـريـر دخلا بستانا ، فقال المقعد للضرير: انى ارى ههنا ثـمـارا ولـكـن لا اصل اليها ، فقال له الضرير : اركبنى ، فركبه فتناولها ، فـايهـمـا الـمـعتدى؟ فيقولان : كلاهما ، فيقول لهما الملك : انكما قد حـكـمتما على انفسكما .وللدار قطنى عن انس مرفوعا معناه، وله شاهد عـن سـلمان موقوفا اخرجه عبد الله فى زوائد الزهد ، ولفظه: مثل القلب

والجسد مثل اعمى و مقعد. واخرج الخطيب عن محمد بن حاتم الخواص قال: رأيت يحى بن اكثم فى النوم، فقلت :مافعل الله بک ؟فقال: اوقفنى بين يديه، وقال: يا شيخ السوء لولا شيبتک لا حرقتک بالنار، فاخذنى ما يأخذ العبد بين يدى مولاه، فلما افقت قال لى: يا شيخ السوء لو لا شيبتک لاحر قتک بالنار فاخذنى ما يأخذ العبد بين يدى مولاه،فلما افقت قال يا شيخ السوء، فذكر فى الثالثة مثل الاولين، فلما افقت قلت: يا رب ، ماهكذا حدثت عنک، فقال الله تعالى: ماحدثت عنى ؟وهو اعلم بذالک . قلت :حدثنى عبدالرزاق بن همام قال: حدثنا معمر بن راشد عن ابن شهاب الزهرى عن انس بن مالک عن نبيک صلى الله عليه وسلم عن جبريل عنک يا عظيم انک قلت: ماشاب لى عبد فى الاسلام شيبة الا استحييت منه ان اعذبه بالنار. فقال الله: صدق عبد الرزاق ، وصدق معمر، وصدق الزهرى ، وصدق انس ، وصدق نبى ، وصدق جبريل ، انا قلت ذالک ، انطلقوا به الى الجنة.

انتهى ،

والحمد لله رب العالمين حمدا كثيرا طيبا مباركا فيه كما يجب ربنا ويرضى ، ولا حول ولاقوة الا بالله العلى العظيم ، اللهم صل على محمد وعلى آل محمد ، كما صليت على آل ابراهيم ، انک حميد مجيد، اللهم بارک على محمد وعلى آل محمد ،كما باركت على آل ابراهيم ، انک حميد مجيد ، والحمد لله رب العالمين .

فهرس الجلد الثانی

من قسم الفقه لشیخ الاسلام محمد بن عبدالوهاب

تمت بالخیر

رضوان شادی کارڈ اینڈ کمپوزنگ سنٹر چوک امیر حمزہ علی پور چٹھہ (گوجرانوالہ)

موبائل 0301-6613500, 0345-6655899
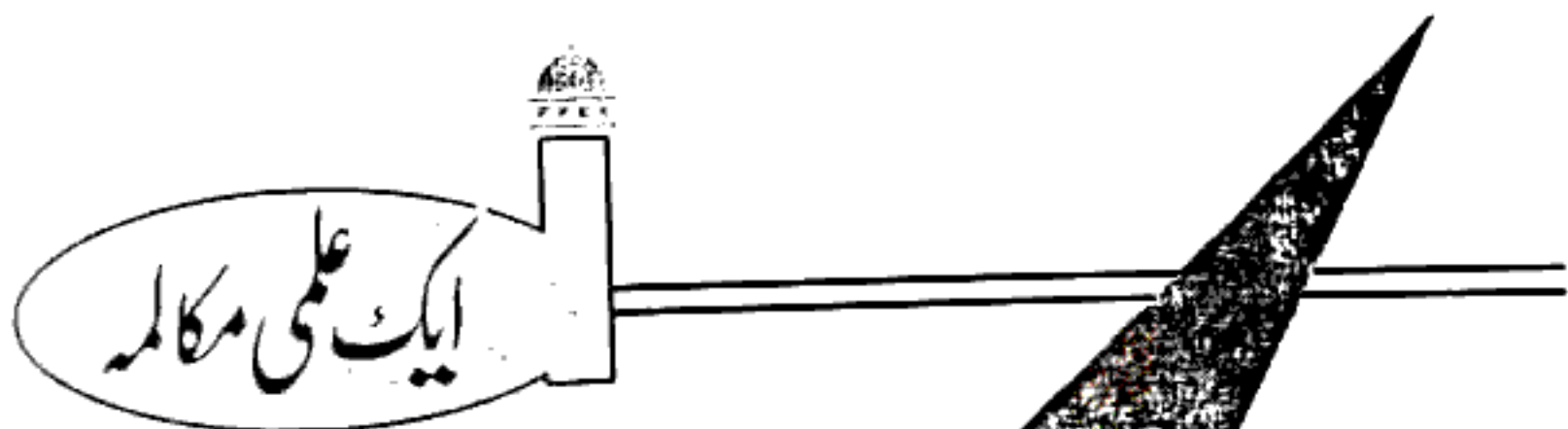
محقق العصر حضرت مولانا

مفتی محمد خان قادری مدظلہ

قادری رضوی کتب خانہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

سفرِ آخرت

اور

ہماری ذمہ داریاں

قادری رضوی کُتب خانہ۔ گنج بخش روڈ۔ لاہور

ترتیب و تدوین

مولانا محمد عبد الاحد قادری

قادری رضوی کتب خانہ ۔ گنج بخش روڈ ۔ لاہور